علم و فقر

علمائے کرام کے ساتھ علم کا تعلق ہے اس لیے علم کا معنیٰ جاننا ہے۔ لیکن فقیر کے نام کے ساتھ اسم اللہ سبحانہٗ، تبارک و تعالیٰ ہے۔ اس لیے علم اور اسم اللہ ذات میں ایسا ہی فرق ہے۔ جو اَدب کے جاننے اور اسم اللہ ذات میں فرق ہے۔

اللہ سبحانہٗ، تبارک و تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ

اور اللہ اپنے اَمر پر غالب ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ

اَمر اَدب سے بڑھ کر ہے۔

یاد رہے کہ ابلیس نے علم کا اَدب ملحوظ رکھا یعنی اِلٰہ العالمین کے بجز کسی کو سجدہ نہ کیا اور اَمر خداوندی کو پورا نہ کیا۔ سو نافرمان ہو کر اللہ ربّ العالمین سبحانہٗ، تبارک و تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہ کر لعنت کے زمرے میں پھنس گیا۔

علم و فقر میں تخصیص

علم اور فقر دونوں حقیقت پر مبنی ہیں۔ لیکن علم اور فقر نفس کے خلاف ترک دنیا

اور شیطان سے جدائی، ترک و توکل، صبر و شکر سکھاتا ہے اور شریعہ مطہرہ کا علم ذکر و فکر و معرفت طلب اور اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کی محبت سکھاتا ہے۔ اس قسم کا علم اور اس قسم کا فقر بارگاہِ ربوبیت میں پسند ہے۔ اور اس کے برخلاف جس علم سے دنیا کا غرور اور دنیا کی عزت دل میں پیدا ہو اور حرص و حسد اور کبر و ریا، رشوت و خود پسندی، کینہ و نفاق اور بغض کا اندھیرا چھا جائے۔ ایسا علم و فقر انبیائے کرام علیہما السلام کو حاصل نہیں تھا اور نہ ہی اولیائے کرام کو حاصل تھا۔ بلکہ ان اصحاب کو پہلی قسم کا علم و فقر حاصل تھا۔

باہوا بہر از خدا از زن باز آ
ہر چہ باشد غیر حق از دل کن صفا

اے باہو! اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کے لیے غیر کی یاد سے باز آ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے اس کو دل سے نکال دے۔

جو شخص اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات سے نہیں ڈرتا وہ عالم اور فقیر نہیں ہو سکتا۔

ارشاد ربّ العالمین جلّ مجدہ الکریم ہے:

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔

روایت و ہدایت کا راز

جاننا چاہیئے کہ علم سے علماء صاحب روایت بنتے ہیں اور اسم اللہ سے فقیر ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ روایت ہدایت کے لیے ہوتی ہے۔ جو انبیائے کرام علیہما السلام اور اولیائے رحمٰن کا مرتبہ ہے۔ انبیاء اور عامل کا علم اُدْعُوا الْعِلْمَ

درجات والا علم ہے۔ جو شخص علم کو سرے پکڑتا ہے اور علم کا سر عین ہے جو عین عطا و بخشش ہے۔ تو وہ عارف باللہ بن جاتا ہے۔ اور وہ اعلیٰ علیین کے مراتب تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ اور جو شخص علم کو وسط سے جو کہ ل ہے پکڑتا ہے تو اسے ل لایحتاج بنا دیتا ہے۔ پھر وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ اس کا دل غنی متقی اور دیدار کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور جو علم کو آخر سے حرف م ہے' سے پکڑتا ہے تو م سے مردانِ خدا کا مرتبہ عطا کرتا ہے۔ وہ صاحب عمل اور صاحب تقویٰ ہو جاتا ہے۔

علم کلام کا انکشاف

یاد رہے کہ علم کلام حق ہے اور حق کی دلالت کرتا ہے۔ پس جو شخص حق سے برگشتہ ہوتا ہے اور حکم بجا نہیں لاتا بلکہ شیطان کی طرح اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کہتا ہے۔ وہ ع سے عاق اور ل سے لادین اور م سے مردہ دل نفس و ہوا کی طرف اٹھنے والا بن جاتا ہے۔ یہ سب کچھ نفس کے غلبات، طمع اور حرص کی شامت ہے۔ اور سب کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

دنیا کا ترک کرنا تمام عبادات کا سر ہے اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

ہیچ علمے بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

تفسیر سے بہتر کوئی علم نہیں ہے اور تاثیر سے بہتر کوئی تفسیر نہیں ہے۔

نفس کو تو بہت سے پوجتے ہیں مگر خدا کی پوجا کرنے والے بہت کم ہیں۔ شہوت،

غصہ، طمع، حرص و ہوا اور زینت کو روند ڈال تاکہ تو فوری طور پر مرد بن جائے۔

نفس کی مختلف حالتیں

جاننا چاہیئے کہ نفس مختلف حالتوں میں تبدیل ہوتا ہے:۔

۱۔ شہوت کے وقت حیوان کی طرح بے عقل ہو جاتا ہے۔

۲۔ غصے کے وقت محض شیر شیطانی ہوتا ہے۔

۳۔ بھوک کے وقت بے اختیار اور حیران درندہ ہوتا ہے۔

۴۔ سیری کے وقت فرعون بے سامان ہوتا ہے۔

۵۔ سخاوت کے وقت قارون کی طرح بخیل اور نافرمان بن جاتا ہے۔

نفس کا علاج یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے یا اسے اپنا تابع دار یا فرمانبردار بنا دیا جائے یا وہ عبادت کر کے مطمئنہ بن جائے۔

دس صفات کا حصول

یاد رہے کہ اسم اللہ ذات اور اللہ سبحانہ، تبارک وتعالیٰ کے ذکر کی تاثیر سے دل میں مندرجہ ذیل دس صفات پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص یہ دس صفات نہیں رکھتا خواہ وہ تمام عمر سخت ریاضت کرتا ہے اُس کا نفس کبھی بھی اُس کے تابع نہ ہوگا۔ وہ دس صفات یہ ہیں:۔

پہلی صفت

پہلی صفت یہ کہ دل آفتاب کی مانند روشن ہو جاتا ہے۔ جس سے وجود میں کسی قسم کا اندھیرا نہیں رہتا۔

دوسری صفت

دوسری صفت یہ کہ دل دریائے عمیق کی مانند ہو جاتا ہے۔ وہ کسی غلاظت وغیرہ

سے گدلا نہیں ہوتا۔ جس سے وجود میں کسی قسم کی تاریکی نہیں رہتی۔

تیسری صفت

تیسری صفت یہ کہ عشق کی آگ سے پُر ہوتا ہے جو اللہ کے سوا سب کو جلا دیتا ہے۔

چوتھی صفت

چوتھی صفت یہ کہ چشمہ آبِ حیات بن جاتا ہے۔ جس سے وہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتا ہے۔ اس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ اس کو خضرِ قلب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پانچویں صفت

پانچویں صفت یہ کہ بخشش کی کان بن جاتا ہے۔ جس سے ظاہر و باطن میں اللہ سبحانہ، تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں غرق رہتا ہے۔

چھٹی صفت

چھٹی صفت یہ کہ طلسمات بن جاتا ہے جس سے بغیر محنت کے خزانہ پا لیتا ہے۔

ساتویں صفت

ساتویں صفت یہ کہ ہر حقیقت کو شیشے کی طرح دیکھ لیتا ہے۔

آٹھویں صفت

آٹھویں صفت یہ کہ چراغ کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ جس سے جسم اور دل چراغ کی طرح روشن ہو جاتے ہیں۔

نویں صفت

نویں صفت یہ کہ مردہ گھاس کی طرح اللہ سبحانہ، تبارک وتعالیٰ کے ذکر کی رحمت کی بارش سے ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔

دسویں صفت

دسویں صفت یہ کہ اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کے قرب کا واصل بن جاتا ہے اور دائمی طور پر اللہ تعالیٰ اس کے مدنظر رہتا ہے۔ ایسے قلب کو منظورِ حق اور حضورِ الٰہی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

جس شخص میں قلب کی یہ دس صفات پائی جائیں تو اس ہر چہار عنصر برابر ہو جاتے ہیں۔ پھر اسے نہ نفس یاد رہتا ہے اور نہ ہی شیطان یاد رہتا ہے صرف اللہ سُبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کی ذات میں محو رہتا ہے۔ ؎

فقر دعوت ابتدا و انتہا
ہر یکے واضح شدہ از مصطفیٰؐ

فقر دعوت اور ابتدا و انتہا کے تمام علوم ہر ایک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

ہر کہ را رخصت نباشد از رسول
معرفت حق کے رسد وحدت وصول

جس کسی کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت اجازت اور راہنمائی حاصل نہ ہو وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدت اور وصال تک کب رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا ارشاد ہے۔

اُقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِسَیْفِ الْمُجَاهَدَةِ

مجاہدہ کی تلوار سے اپنے نفوس کو قتل کرو۔

وجودِ انسانی میں نفس غیب کو بھوک، محبت، اسم اللہ ذات کی آگ کی جلن اور مجاہدہ کی غائبانہ تلوار سے یکبارگی قتل کر کے دونوں جہان کو قید میں لا سکتے ہیں۔

آں جہان و ایں جہان است یک نفس
کے تواند کشت نفس با ہوس

ایک نفس سے دونوں جہان کا مقابلہ ہے۔ باہوس نفس کے ساتھ انھیں کیسے فتح کیا جا سکتا ہے۔

کار مرداں است تقویٰ باطنی
ہر کہ ایں تقویٰ ندارد او زنی

مردوں کا کام باطنی تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ جو کوئی باطنی تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ مرد نہیں وہ عورت ہے۔

تقویٰ صبر و شکر راضی با خُدا
ایں چنیں تقویٰ بود باطن صفا

صبر و شکر اور اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ پر راضی ہو جانا ہی اہل باطن کا تقویٰ ہے۔ اور باطنی صفائی حاصل کرنا ہی حقیقت میں تقویٰ ہے۔

آنچہ باشد لاسویٰ غیرت بود
عارفاں را غیرت از حیرت بود

اے محبوبِ حقیقی وہ تیرا غیر ہے جو کچھ ماسویٰ ہے۔ عارفین تیرے غیر سے دہشت اور حیرت ہوتی ہے۔

باہو بہر از خدا بے کام باش
لب بلب بستہ زباں آرام باش

اے باہو اللہ کے لیے لذّات کو ترک کر دے۔ ہونٹ کو بند کر کے زبان کو آرام دے۔

رضائے الٰہی کا راز

جاننا چاہیئے کہ جب انسان دعوت کا آغاز کرے تو دعوت خوانی کے وقت آنکھ بند کر کے سوچے کہ اللہ سُبحانہٗ تبارک و تعالیٰ سے کون سے کون سی شے اچھی ہے جس کے لیے میں پڑھوں اور اسے مسخر کروں۔ پس اگر وہ یہ جانے کہ تمام اشیاء ادنیٰ ہیں اور دو جہان سے بڑھ کر اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لیے وہ دعوت رضائے الٰہی کے لیے پڑھے اور اسے خود پر راضی کرے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

مَنْ لَهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ

جس کا مولیٰ اُس کا سب کچھ۔

جب کوئی مراتب کل تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو دنیا و آخرت اُس کی نظروں میں جزو معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے جزو کو قید میں لانا کون سا مشکل ہے۔ لیکن دعوت کے طریقے شاذ و نادر ہوتے ہیں۔ دینی اور دنیوی کام کے لیے دعوت نہیں پڑھنی چاہیئے۔ عامل اسم اعظم پر قابض ہو جاتا ہے۔ جس کی تاثیر سے فقیر کی زبان سیف رحمانی ہو جاتی ہے۔

اسمِ اعظم کیا ہے؟

یاد رہے کہ عامل اور کامل کی توجہ ہزاروں دعوتوں کے شب و روز پڑھنے سے بہتر ہے۔ جو اسمِ اعظم قرآن مجید فرقان حمید میں گم ہے وہ تیس حروف سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ انہی تیس حروف میں اسمِ اعظم ہے۔ پہلے اسے معلوم کرے پھر دعوت خوانی کرے تاکہ عامل کامل اور معظم ہو جائے۔

بر زبان اللہ اللہ در دل گاؤ
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

زُبان پر تو اللہ اللہ ہو اور دل میں گائے کا خیال تو ایسی تسبیح سے بھلا کونسا اثر رکھتی ہے۔

فقیر کی دُعا کے اثرات

جاننا چاہیئے کہ جو شخص ملک اور ولایت کو قبضے میں لاتا ہے فقیر کی دعا سے لاتا ہے جسے دائمی سعادت اور دائمی دولت حاصل ہوئی فقیر کی ذات سے حاصل ہوئی۔ بادشاہی کا استحکام اور بادشاہی کا قیامت تک رہنا فقیر کی برکت سے ہوتا ہے۔

بر در درویش رو ہر صبح و شام
تا ترا حاصل شود مطلب تمام

در درویش پر ہر روز صبح و شام حاضری دے تاکہ تجھے مکمل طور پر مطلب حاصل ہو جائے۔

لفظ درویش کا کمال

یاد رہے کہ لفظِ درویش کے پانچ حروف کے مطابق پانچ اوصاف کا ہونا جزوِ لازم ہے:۔

د:۔ حرف د سے درد ہونا چاہیئے۔

ر۔ حرف ر سے راستِ دینی ہونی چاہیئے۔

و۔ حرف و سے واحد در وحدت وحدہٗ لاشریک ہونا چاہیئے۔

ی : حرف ی سے یاد حق ہونا چاہیئے۔

ش : حرف ش سے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر فرمان سے شرم کرنا چاہیئے۔

جو درویش ان صفات سے موصوف ہے وہ درویش اہل ثروت اور کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ورنہ درویش ہر طرح سے محتاج ہے۔

اقسام دعوت کا راز

قرآن مجید فرقان حمید کے سمندر کی دعوت پیشوا، ہادی، رہبر اور معتبر ہے علاوہ ازیں دیگر دعوات یہ ہیں:

۱۔ دعوتِ جز و کل۔

۲۔ دعوتِ ذکر۔

۳۔ دعوت فکر تجلیات نورٌ نور اللہ۔

۴۔ دعوت فقیر ولی اللہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اللہ تبارک وتعالیٰ ایمان والوں کا والی ہے۔ انھیں اندھیرے سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

دعوت خوانی سے صاحب نظر اور تمام جہان کو پکڑنے والا اللہ تبارک و تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے۔

ارشاد رب العالمین جل مجدہ الکریم ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

خبردار! بالتحقیق اللہ کے دوستوں کو کسی قسم کا کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔

مرد مرشد اہل دعوت حق حضور
مرشد خود بین بود اہل الغرور

مرشد کامل حق کی دعوت دینے والا اور حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی حضوری سے سرفراز ہوتا ہے جبکہ اپنے آپ میں مرشد مغرور ہوتا ہے۔

فقیر کے غضب کی کیفیت

یاد رہے کہ صاحب منتہی دعوت اگر کسی کی طرف قہر و غضب کی نظر سے دیکھے تو امر خداوندی سے فوری طور پر اسی دن ہلاک ہو جائے گا۔ کیونکہ فقراء کا غضب اللہ تعالیٰ کے قہر کا نمونہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کی طرف اخلاص اور لطف سے نظر کریں تو اُس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور اس میں اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کا اخلاص آ جاتا ہے۔

پیر اور اخلاص کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ اکثر لوگوں کا قول ہے کہ میرا پیر ادنیٰ ہے اور میرا اعتقاد ہی میرے لیے کافی ہے۔ ان کا یہ کہنا سراسر حماقت و جہالت و نادانی اور بے علم ہونے کی نشانی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا پیر کماحقہٗ خاص الخاص اخص ہے اور یہی میرا اعتقاد بہتر ہے۔

دعوت خوانی کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ دعوت خوانی سے جنونیت، مؤکل اور حاضرات کا مسخر کرنا

اور انبیاء و اصفیاء و اتقیا و اولیاء، غوث و قطب اور شہداء کو حاضر کرنا ہو سکتا ہے۔
لیکن اس مطلب کے لیے پڑھنے والا دعوت میں کامل، عامل اور شہسوار ہو۔ اور رات کے وقت قبر کے پاس جا کر اس کے گرد پڑھے۔ اگر روحانی حاضر ہو یا موکل اشارہ کریں یا الہام ہو یا روحانی اُٹھ کر کلام کرے یا وہم و خیال سے اپنا مقصد حل کرے تو بہتر ورنہ سمجھے کہ صاحب روحانیت غالب ہے۔ یا اسے قرآن مجید فرقانِ حمید کی نعمت اور دولت سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا نور پہنچتا ہے۔ دعوت خواں پر لازم ہے کہ قبر پر اس طرح سوار ہو جائے جیسے گھوڑے پر سواری ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے روحانی پر جس قدر بوجھ پڑتا ہے پہاڑ کی مانند ہوتا ہے۔ نیز ہاتھ میں ایک تنکا تلوار گرز یا تازیانہ کی طرح پکڑے اور قرآن مجید میں سے اسے جتنا یاد ہو پڑھے اور اس تنکے کو قبر پر مارے تو روحانی فوراً زخم کھا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ میں فریادی ہو گا اور اُسی وقت دعوت خواں کی مشکل کو حل کرائے گا اور اس کے دین و دنیا کے مقاصد بر لائے گا۔ اس دعوت کو تیغ برہنہ کہتے ہیں۔ اس دعوت کا قاری مرد مذکر صاحب دعوت ظاہر و باطن اور لارجعت و لازوال ہوتا ہے۔ اس کے قاری کو قرب و وصال کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ منتہی صاحب دعوت کو کیا ضرورت ہے کہ ستاروں اور برجوں کو گنتا رہے یا اچھی اور بری گھڑیوں کی پہچان کرتا رہے۔ یہ بالکل بے خوف ہوتا ہے۔ قبر کے قریب جا کر مراقبہ کرتا ہے اور بے خود ہو کر روحانی سے جواب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔ اگر باخبر ہو تو قبر سے دلیل کا دروازہ کھلتا ہے اس لیے کہ باطنی دلیل زیادہ مشرح ہوتی ہے۔ ایسا فقیر مذکر صاحب دعوت، قلب، اور وجود کی صفائی والا ہوتا ہے۔ ایسے قاری کو قتال کا نام دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی توجہ اور نظر قتل کر دیتی ہے۔

سیف الرحمٰن کون؟ :۔ پس قتال وہ شخص ہے جو پہلے اُقْتُلُوا الْمُؤْذِیَ

قَبْلَ الْاِیْذَاءِ۔ موذیوں کو تکلیف دینے سے پہلے قتل کرو، کے مطابق نفس کو ہلاک کرو۔ اس قسم کے قاتل فقیر کو سیف الرحمٰن اور اُولالامر بھی کہتے ہیں۔ ایسا شخص کبھی تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہتا ہے عزت عطا کرتا ہے، کے مراتب میں اور کبھی تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، کے مراتب میں ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی دوستی اور دشمنی صرف اللہ کے لیے ہوتی ہے۔

صاحبِ دعوت کون؟

جاننا چاہیئے کہ بعض شخص تو دعوت خوانی میں خود عامل ہوتے ہیں اور بعض کو اجازت ہوتی ہے۔ صاحبِ دعوت وہی ہے جو عالم بھی ہو اور کامل بھی ہو۔ صاحبِ ریاضت بھی ہو اور با اجازت بھی ہو اور با ارادت بھی ہو اور با سعادت بھی ہو۔

کفار پر غالب آنے کا عمل

اگر کسی کا ارادہ ہو کہ میں کفار پر غالب آجاؤں۔ اور کفار اور ان کے ملک کو اسلام کے قبضہ میں لے آؤں تو اُس پر لازم ہے کہ چھے نام دو کاغذوں پر تحریر کرے۔ تین نام ایک پر تحریر کرے اور تین نام ایک پر تحریر کرے۔ یعنی نمرود، شداد اور قارون ایک کاغذ پر تحریر کرے اور فرعون، ہامان اور ابلیس دوسرے کاغذ پر تحریر کرے۔ اور ان دونوں کاغذات کو دونوں پاؤں کے نیچے رکھ کر دو رکعت نماز حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رُوح پاک کے لیے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اِنَّا فَتَحْنَا اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین پڑھے اور سلام کے بعد سر سجدہ میں رکھ کر دُعا ہٰذا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجْعَلْنَا

مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ دِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

اے اللہ! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مدد کی تو اس کی مدد کر۔ ہمیں ان میں سے بنا اور اُسے ذلیل کر۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے منہ موڑا۔ اور ہمیں ان میں سے نہ بنا۔

پھر اس دو رکعت کا ثواب حضور پُرنُور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رُوح پُرفتوح کو بخشے۔ تو بحکم خداوندی بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ اللہ رب العالمین جل مجدہ الکریم کا کلام حق پر مبنی ہے۔ اگر اس سے بھی پہلے مقصد کا حل چاہتا ہو تو دونوں رکعات میں مکمل قرآن مجید فرقان حمید ختم کرے اور بلاناغہ تین دن رات پڑھے۔ ایسا کرنے سے اس کا عمل قیامت تک باز نہیں رہے گا۔ یہ تیغ برہنہ دعوت وہی پڑھ سکتا ہے جسے بحکم خداوندی اور حضور سید العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی اجازت حاصل ہو۔ اور حضرت شاہ جیلانی قطب ربانی شہباز لامکانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے بھی اجازت ہو۔ ظاہر میں اہل قبور پر ہو اور باطن میں حضور نبی کریم و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس پاک میں حاضر ہو۔

شہسوارم شہسوارم شہسوار
غوث و قطب مرکب است در زیر بار

میں شہسوار ہوں، میں شہسوار ہوں، میں شہسوار ہوں۔ غوث و قطب میری سواری اور میرے زیر بار رہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:
اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔

اگر تمہیں کسی امر میں پریشانی لاحق ہو تو اہل قبور سے استعانت طلب کرو۔

اولیاء را خلوت است زیر زمیں
لاتخف باشند آواز صدق دیں

زمین کے نیچے اللہ کے دوست تنہائی میں ہیں۔ وہ دین کے صدق کے سبب لاتخف کے اعزاز سے معزز اور سرفراز ہوتے ہیں۔

رُوح بالا عرش قالب زیر خاک
احتیاجے نیست روضہ جان پاک

اللہ والوں کی رُوح عرش سے بھی بالا ہوتی ہے اور جسم زمین کے نیچے ہوتا ہے۔ اللہ کی جان پاک کو روضہ، قبہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اولیاء را قبر ہمچوں جسم و جان
اولیاء را در قبر خفتہ بداں

اللہ والوں کی قبر جسم اور جان کی مانند زندہ ہوتی ہے اور اللہ والے قبروں میں سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔

خفتگاں را از قبر بیدار کن
ہم سخن باہم کلامش یار کن

ان سوئے ہوؤں کو بیدار کر کے اپنا ہم کلام اور ہم سخن، اپنا مددگار بنا لے۔

دل ز دل سخنش بود باہم کلام
ایں چنیں سخنش ز الہامش تمام

ان کے ساتھ دل کے ساتھ دل کا رابطہ کر کے ہم کلام ہو جا اور ان کی ہی باتیں کر۔ ایسی باتیں الہام کی طرح تیرے دل میں القا ہوں گی۔

ہر دمش سخنش بود ز دل بہ دل
اولیاء زندہ جان اند زیر گل

تیرے دل پر ہمہ وقت اُن کی باتیں القاء ہوتی رہیں گی۔ اللہ والوں کو مٹی کے اندر زندہ جان۔

وقت مشکل یاد کن از عہد اُو
طرفہ زد حاضر شود تو روبرو

ان کو اپنے عہد کے ساتھ مشکل وقت میں یاد کر۔ تو وہ فوری طور پر تیری استعانت کے لیے حاضر ہو جائیں گے۔

صد ہزاراں با موکل گرد گرد
ایں چنیں دعوت شود از مرد مرد

کئی ہزار موکل جلو میں لیے مرد کامل کی دعوت پر مرد کامل اس کی استعانت کے لیے فوراً حاضر ہو جاتا ہے۔

اہل رجعت کے شناسد دل سیاہ
لا تخف دعوت بود سِرّ اللہ

کالے دل والا بھلا اہل رجعت کس طرح جان سکتا ہے کہ لاتخف والی دعوت اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کا راز ہے۔

گم قبر گمنام و بے نام و نشاں
جثہ را با خود برند در لامکاں

گم و گمنام قبر اور بے نام و نشان ہو کر اپنے جسم کو بھی اپنے ساتھ لامکاں میں لے جاتے ہیں۔

باہوا بہ ازیں نباشد در جہاں
خود پرستی را مبیں جز ایں آں

اے باہو! جہان میں اس سے بہتر کچھ بھی نہیں۔ خود پرستی کی جانب نظر نہ کر۔ اللہ کی طلب میں رہ۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

تحقیق اللہ کے دوست مرتے نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کر جاتے ہیں۔

پھر ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتی ہے۔

اولیاء اللہ کی زندگی اور موت کا راز

یاد رہے کہ اولیائے رحمٰن کو حیاتِ مطلق حاصل ہوتی ہے۔ اور حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل التحیۃ والتسلیمات کی مجلس پاک کی حاضری ان کی زندگی اور موت ہے نیز انھیں ہر مجلس کی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔ پس اگر اولیائے رحمٰن باطنی مراتب کے احوال کو دنیا میں دیکھیں تو اپنے ہاتھ سے اپنا پیٹ پھاڑ ڈالیں۔ اور اگر دنیادار باطنی مراتب کے احوال دیکھ لیں تو ساری زندگی اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کے سوا کچھ نہ لیں۔ اور ان کے دل دنیا سے اس طرح سرد ہو جائیں کہ دنیا کے عوض موت کو پسند کریں۔ ؎

باہو بایک نقطہ یاہو شود
ورد باہو روز و شب یاہو بود

باہو ایک نقطہ سے یاہو بن جاتا ہے۔ باہو شب و روز یاہو کا ورد کرتا رہتا ہے۔

اسم ہُو سیف است یا ہو بر زُباں
قتل کُن تو نفس کافر ہر زماں

اسم ہُو تلوار ہے۔ اے باہوؒ تو کافر نفس کو ہمہ وقت اس سے قتل کرتا رہ اور ہمہ وقت زبان پر یاہو کا وِرد رکھ۔

اسم یاہو، باہو را شد راہبر
پیشوائے شد محمد معتبر

اسم یاہو باہو کا رہبر و راہنما ہے۔ اور حضور نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ایسے پیشوا ہیں جو ہر طرح سے معتبر ہیں۔

ترکیب دعوتِ باطنی

یاد رہے کہ دعوتِ باطنی کے ذکر کی ترکیب یہ ہے کہ ذکر و فکر سے پاس انفاس کیا جائے۔ یہ شخص خاص الخاص، حق طلب زندہ قلب ہوتا ہے۔ اور اسے مطلق راہِ باطنی مطلق حاصل ہو جاتی ہے۔ دعوتِ غرق، دعوتِ جذب اور اسم اللہ ذات کی دعوت سے نور بارش کے قطرات کی طرح ظہور کرتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات میں سے نکلتا ہے۔ ان تجلیات کے گرد اور تجلیات جنونیت اور شیطانی ہوتی ہیں۔ جو طالب کی راہ زنی کرتی ہیں۔ ان تجلیات کی تاثیر سے لالچ، حسد اور بدعت پیدا ہوتی ہیں۔ پس صاحبِ عقل وہ ہے جو تجلیات کے وقت لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے تاکہ شیطانی اور جنونیت کی تجلیات دُور ہو جائیں۔ ورنہ ایسا کرنے سے بہت سے مقلد اور بدعتی گمراہ ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کو شیطانی اور ناری تجلیات کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ ؎

ہر کہ ظاہر باطن او شد یک وجود
ہم چنیں اش عارف حق یافت زود

جس کسی کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے ایسا عارف اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کی معرفت جلدی پا لیتا ہے۔

درحقیقت دعوت ریاضت اور ہے اور دعوتِ راز اور ہے ؎

دم رواں باشد بمثل تیغ تیز
دعوتے چوں تیر ہم از دل بخیز

تیرا سانس تیز تلوار کی طرح کام کرے گا اور تیری دعوت تیر کی طرح دل سے چھٹ کر ہدف تک پہنچے گی۔

یہ دعوت قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت کے بارے میں ہے اور اللہ والوں کی قبور کی ہم نشینی کے بارے میں۔ طالب یہ دعوت زندہ دل اور مردہ جسم ہو کر شروع کرتا ہے جب یہ دعوت خوانی کے لیے بیٹھتا ہے تب تمام مخلوقات انبیائے کرام اولیائے عظام اہل اسلام اور ایک لاکھ تیرہ ہزار دیگر صحابہ کرام شک و شبہ کے بغیر حاضر ہوتے ہیں اور موکل فرشتے جنونیت غیب اور اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق پڑھتے وقت اُس کی قید میں ہوتی ہے اور وہ اسی طرح اس کی قید میں رہتی ہے۔ اس دعوت سے سخت اور کوئی دعوت نہیں ہے اگر زیادہ دن مسلسل پڑھے تو یقین ہے کہ ملائکہ ملک اور ولایت کی زمین کو جنبش دیں اور پیٹھ پر ڈال کر زیر و زبر کر دیں جب تک کہ قاری کا مقصد حل نہ ہو جائے۔ خواہ اس ملک و ولایت میں انبیائے کرام اور اولیائے عظام ہی کیوں نہ ہوں۔ اس دعوت کی قرأت کا مقصد اوّل تو ایک رات میں نہیں تو دوسری رات میں اگر سخت مشکل ہو تیسری رات میں ہر صورت پورا ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ پڑھے تو محشر تک اس کا عمل باز نہیں رہ سکتا۔ پس جو شخص قرآن مجید فرقان حمید اور دُعائے سیفی اور درگاہ نہ کلامِ خداوندی پر یقین نہیں رکھتا وہ مطلقاً کافر ہو جاتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کا کلام حقیقت پر مبنی ہے۔

دل کا لامحتاج ہونا

جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ پارہ کشتہ نہیں ہوتا اور نہ ہی کھلنے کے قابل ہوتا ہے جب تک کہ اُسے کوئی صاحبِ طریقہ اُستاد کشتہ نہ کرے۔ اسی طرح دعوت میں کامل اور لارجعت نہیں ہوتا جبکہ اسے قبر کی ہم نشینی کی اجازت نہ ملے۔ عامل صاحبِ دعوت کے لیے اکسیر کو مطیع کر لینا کچھ نہیں علم تکسیر میں کامل ہوتا ہے۔ وہ صاحبِ اکسیر سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ جو شخص اس طریقہ سے دعوت میں کامل و عامل ہے۔ تو اس کا دل کسی کا محتاج نہیں ہوتا گو ظاہر میں محتاج ہی ہو۔

نفس را رُسوا کُند بہر اَز گدا
بر ہر درے قدمے زند بہر از خُدا

نفس کو گداگری کے واسطے سے ذلیل کرواتا ہے اور طلبِ خداوندی کے لیے ہر در پر چل کر جاتا ہے۔

یہ مراتب ان اولیائے کرام کے ہیں جو اپنے باطن میں مصفا ہیں۔

چہار لشکر کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ صاحبِ دعوت منتہی کے ساتھ ہمیشہ کے لیے چار لشکر رہتے ہیں:

پہلا لشکر

پہلا لشکر یہ کہ حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ارواح پاک کا لشکر۔

دوسرا لشکر

دوسرا لشکر یہ کہ سید الشہدا امام الہدیٰ محمد بن حسن کے نور العین اور ان کے ساتھ تمام شہدائے کرام کا لشکر۔

تیسرا لشکر

تیسرا لشکر یہ کہ مقرب ملائکہ اور موکلات کا لشکر۔

چوتھا لشکر

چوتھا لشکر یہ کہ جنونیت وغیرہ کا لشکر۔

صاحبِ دعوت ولی اللہ کے پاس ہر قسم کے اوزار بند ہوتے ہیں۔ چنانچہ، ننگی تلوار، تیر کمان، سنان دار، بندوق وغیرہ۔ پھر جب قہر و غضب کی نظر کرتا ہے، تو وہ غیب سے زخم کھا کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ لیکن فقیر خدا ترس اور انسان پر رحم کرنے والا ہو بلکہ انسان درندہ صفت نہیں ہونا چاہیئے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ لِلّٰهِ

اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے دشمنی ہونی چاہیئے۔

اولیاء اللہ سے دشمنی کا ثمرہ

جاننا چاہیئے کہ جو شخص اولیائے کرام سے بغض کرتا ہے اور انھیں ایذا پہنچاتا ہے وہ بلاشک دونوں جہان میں خستہ حال ہوتا ہے۔ جو لوگ دنیادار پر دعوت خوانی کرتے ہیں وہ نہایت احمق ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص سانپ پر منتر خوانی کرتا ہے اور سانپ کو تابع بنا لیتا ہے۔ ایسے لوگ اللہ والے نہیں ہوتے بلکہ شعبدہ باز ہوتے ہیں۔ ان کے لیے یہی لفظ بہتر ہے۔ جو شخص قرآن مجید فرقان حمید کو مخلوق کو اپنی طرف کرنے کے لیے بکثرت پڑھتا ہے اور چاہتا ہے کہ مخلوق میری طرف مسخر ہو جائے اور ان سے نیاز کے طور پر روپے پیسے لیتا ہے اور اسے روزی

کا وسیلہ بنا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر اعتبار نہیں کرتا۔ وہ صرف ریا و شرک میں پھنسا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا

اور میری آیات کو کم قیمت پر نہ بیچو۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ

متاعِ دنیا آخرت کے مقابلے میں قلیل ہے۔

دنیا کا مال واسباب کنجوس اور بخیل لوگ ہی جمع کرتے ہیں ؎

ہر کہ بر دین محمد شد فدا
می رسیدہ در مراتب اولیاء

جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے وہ اللہ والوں کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

مَنِ اتَّکٰی بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ ھَلَکَ

جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بغیر کسی اور پر بھروسہ کیا وہ ہلاک ہو گیا۔

جو صاحب دعوت کامل ہے اُسے زکوٰۃ قفل، بذل، دور بدور وقت، روحانی رجعت، عدد حساب، نیک اور بد گھڑی اور حیوانات جلالی و جمالی کے نہ کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تمام وساوس و توہمات اور رجعت ناقصوں کو پیدا ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ مخلوق کے لیے پڑھتے ہیں نہ کہ اللہ کے لیے پڑھتے ہیں۔ ان کا اصل مقصد دنیا کے مال کا اکٹھا کرنا ہوتا ہے۔

رشحات

اُنس دانی چیست استغفار غیر
فارغ آید از سواد شر و غیر

ترجمہ:۔ تجھے معلوم ہے اُنس کیا ہے وہ غیر اللہ سے پناہ و دوری چاہنا ہے وہ غیر اللہ کے شر اور محبت سے فارغ ہو جاتا ہے۔

کشف دانی چیست دیدن انجمال
محو گشتن در جمال ذوالجلال

ترجمہ:۔ تجھے معلوم ہے کشف کیا ہے وہ اس جمال جہاں آراء کا دیدار ہے ذوالجلال کے حسن و جمال میں محو و گم ہو جانا ہے۔

سکر دانی چیست باشی مست اُو ے
نیست گردے بعد ازاں در ہست وے

ترجمہ:۔ تجھے معلوم ہے سکر کیا ہے کہ تو اس کے دیدار سے مست و مدہوش رہے اس کے ہوتے ہوئے تیرے قریب اور کوئی کیا بلکہ تو خود بھی نہ ہو۔

ذوق دانی چیست خود را سوختن
شوق دانی چیست خود را در زدن

ترجمہ:۔ تجھے معلوم ہے ذوق کیا ہے وہ اپنے آپ کو آتش عشق میں جلانا ہے تجھے معلوم ہے شوق کیا ہے وہ خود کو اس میں فنا کرنا ہے۔

شکر دانی چیست عجز و فکر اُو
بر عطائے کہ بخشد است اُو

ترجمہ: تجھے معلوم ہے کہ شکر کیا ہے عاجزی و انکساری ہے اس کی فکر کرنا ہے اس کے عملیات پر جو تجھ کو اس نے عنایت فرمائے ہیں۔

دشمنِ ابلیس با تو روز و شب
قتل کن ابلیس با تیغ ادب

ترجمہ: تیرا دشمن شیطان دن رات تیرے ساتھ ہے تو شیطان کو ادب کی تلوار سے قتل کر دے۔

نفس را دریافتم بازارِ حق
کس نیاید نفس از تقویٰ دلق

ترجمہ: میں نے اللہ کے بازار میں نفس کی حقیقت کو معلوم کر لیا ہے کوئی آدمی نفس کو تقویٰ کا لباس و گدڑی نہیں پہنا سکتا ہے۔

نفس گر سیر است سیرت سرِ ہوا
گر گرسنہ می شود دشمن خدا

ترجمہ: اگر تو نفس کا شکم سیر کر دے تو اس کی عادت مزید خواہش کرنے کی ہے اگر تو اس کو بھوکا رکھے تو اللہ کے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔

باہوا در داشتن بہ نفس را
تا نیاید بوے از چون و چرا

ترجمہ: باہو نفس کو قید میں رکھنا بہتر ہے تاکہ وہ چون و چرا نہ کر سکے۔

مارا برائے نفس ستم گرچہ ماتم است
دشمن اگر چہ بقاقہ بمیرد کرا غم است

ترجمہ: مجھ کو ظالم نفس کی موت کا کیا غم ہے کہ ماتم کروں اگر دشمن موت سے مر جائے تو غم کی کونسی بات ہے۔

عالمے حاتم علم باجود بخش
عارف حاتم بحق مقصود است

ترجمہ: عالم بھی حاتم ہے کہ وہ علم کی سخاوت و تقسیم کرتا ہے۔ عارف بھی حاتم ہے کہ اس کا مقصود اللہ تعالیٰ ہے۔

سخاوت کہ ہرگز نہ ماند بیاز
یکے اسم اللہ دگر اسم ساز

ترجمہ: صرف ارادہ کرنے سے سخاوت میسر نہیں ہوتی وہ ایک اللہ کا نام دوسرا اس کے نام کی دعوت ہے۔

مرد را راہے بود از راہ صفا
ذکر و فکر و معرفت با مصطفیٰ

ترجمہ: مرد کامل کا راستہ صفا کا راستہ ہے ذکر و فکر کرنا اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا۔

مارا التجائے ما فقر باشد تمام
احتیاج از کس نباشد فقر یحتاج تمام

ترجمہ: میری ہمیشہ یہی آرزو رہی ہے کہ میں فقر میں مکمل ہو جاؤں کسی آدمی سے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو فقر تمام محتاجیوں کو پورا کر دے۔

با تو گویم بشنو اے جانِ عزیز
از خدا بہتر نباشد ہیچ چیز

ترجمہ: اے جان سے زیادہ عزیز دوست میں ایک بات کہتا ہوں غور سے سن کہ اللہ سے بہتر کوئی چیز نہ ہوگی۔

ہر کہ را باطن بود با دل صفا
باطن آں را مے برد با مصطفیٰ

ترجمہ:۔ جس کا باطن صاف ہو اس کو باطن درگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچا دے گا۔

ہر کہ باطن می برد حاضر رسول
آں ترا مرشد شود وحدت وصول

ترجمہ:۔ جو کوئی تجھ کو باطنی طور پر بارگاہِ رسالت میں حاضر کر دے وہ ہی تیرا پیر ہے اور مقام وحدت تک تجھ کو واصل کر دے گا۔

چوں بعقل و علم درکار شدم
گفتم کہ اگر محرم اسرار شدم

ترجمہ:۔ جب مجھ کو علم اور عقل کی ضرورت ہو تو میں کہتا ہوں کہ میں محرم اسرار ہو جاؤں۔

ہم عقل و غفلیہ بود ہم علم حجاب
چوں دانستم از ہر دو بیزار شدم

ترجمہ:۔ عقل میں غفلت اور علم پردہ ہے جب میں نے یہ بات جان لی تو دونوں سے بیزار ہو گیا۔

کاملم ہم عارفم ہم عالمم باطن صفا
عاشقم معشوق ہم واصل بحضرت مصطفیٰ

ترجمہ:۔ میں کامل عارف عالم صاف دل والا ہوں میں عاشق و معشوق اور دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر باش ہوں۔

غوث و قطب و پیر باشد زیر پیر
پیر باید ایں چنیں مالک اُمیر

ترجمہ:۔ وہ غوث و قطب کا پیر ہو اور وہ اس کے ماتحت ہوں پیر ایسا ہونا چاہیے جو مالک اور حاکم وقت روحانی ہو۔

آں وزیر مصطفیٰ داں با خدا
ہر مقامے زیر گامش کردہ پار

ترجمہ:۔ خدا کی قسم اس کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وزیر جان تمام مقامات کو اس کے پاؤں کے نیچے کر دیا ہے۔

غوث قطبے شد مریدش از مریدان مرید
ہر کہ منکر شد ازیں مطلق بداں اورا یزید

ترجمہ:۔ اس کے مرید غوث و قطب ہوئے بلکہ اس کے مریدوں کے مرید ہوئے جو کوئی ان کا منکر ہوا اُس کو مطلقاً یزید جان۔

بندہ باہو ہمچو گوید ہر کہ میراں شد غلام
ہم جلیس شد محمد شد برو دوزخ حرام

ترجمہ:۔ باہو بندہ اُس کو کہتا ہے جو میر میراں محی الدین غوث اعظم کا غلام ہوا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مصاحب ہوا اور اس پر دوزخ حرام ہو گئی۔

بے قراری ذرہ دانی از کجا
بے قرار از شوق گردد در ہوا

ترجمہ:۔ بے قرار ذرہ کو تو جانتا ہے کہ وہ کہاں سے کہاں پہنچتا ہے اس کے شوق میں بے قرار ہوا میں گردش کرتا ہے۔

ہمچو فانوس است خیال سوز اُو
درمیاں پردہ بیند رُو بُرو

ترجمہ:۔ اُس کے خیال کی گرمی فانوس کی گرمی کی مثل ہے وہ پردوں کے باوجود اس کو اپنے سامنے دیکھتا ہے۔

توحید چو آفتاب تاباں شدن است
از چہ شیر طبعاں ہراساں شدن است

ترجمہ:۔ توحید تو سورج ہے صرف اُس کا روشن ہوتا ہے اگرچہ شیر کی خصلت رکھنے
والوں سے خائف ہوتا ہے۔

گر خلق اینست حاجت وعزلت نیست
از کور حیہ احتیاج پنہاں شدن است

ترجمہ:۔ اگر مخلوق یہی ہے تو گوشہ نشینی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اندھے سے
چھپنے کی ضرورت نہیں ہے۔

عارفاں بے نغمہ مطرب مست حال
مستی ایشاں خاص از وحدت وصال

ترجمہ:۔ عارف گویئے کے گانے کے بغیر مستی کی حالت میں رہتے ہیں ان کی
مستی وحدت کے وصال سے مخصوص ہے۔

ہر کرا مرشد نباشد پیشوا
ایں کتابے بس بود رہبر خدا

ترجمہ:۔ جس کا کوئی مرشد اور راہبر نہ ہو اُس کو خدا تک رہبری کے لیے یہ کتاب
کافی ہے۔

در مطالعہ باش دائم صبح و شام
عارف باللہ شو باحق مدام

ترجمہ:۔ صبح و شام اس کے مطالعہ میں مشغول رہ تو تو عارف باللہ ہو کر ہمیشہ
کے لیے اس کا ہو جائے گا۔

زمین بر ناخن است در چشم درویش
نہ بیند ہر خزائن در نظر خویش

ترجمہ:۔ درویش کی آنکھ میں زمین اس کے ناخن پر ہوتی ہے وہ اس کے خزانوں
کو اپنی نظر سے کبھی نہیں دیکھتا ہے۔

فقر فخرے انبیاء و اولیاء
فقر فخرے را چہ داند پُر ہوا

ترجمہ:۔ فقر پر انبیاء اور اولیاء نے فخر کیا ہے۔ فخر کے فقر کو نفسانی خواہشات
والا کیا جان سکتا ہے۔

اے طالب ترا گر بہشت آرزو است
مرد در پے آرزوئے ہوا

ترجمہ:۔ اے طالب اگر تجھ کو جنت کی آرزو ہے تو تُو آرزو اور نفسانی
خواہش کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

دل ولایت ملکِ اعظم لامکان
کے تواند کرد وصفِ دل بیان

ترجمہ:۔ دل لامکان کے ملکوں میں سے ایک عظیم ملک ہے دل
کے اوصاف کون بیان کر سکتا ہے۔

فقر را تحرق کردم از فقر
فقر طالب نیست دنیا سیم و زر

ترجمہ:۔ فقر کو میں نے فقر سے جلا دیا ہے کیونکہ فقر دنیا کے سونے
چاندی کا طالب نہیں ہے۔

پاک روشن را مکن از فاقہ عیب
گنج الٰہی نگہ کن او را بجیب

ترجمہ:۔ روشن اور پاک دل والے کو فاقہ کشی کی تہمت مت لگا کیونکہ تو
اس کے گریبان میں اللہ کے خزانے دیکھ لے۔

شیخ کجا داند ذوق کباب
شیشہ چہ زبوئے گلاب

ترجمہ:۔ شیخ کباب کا ذائقہ و لطف کب جانتا ہے اور شیشہ کے گلاس کو گلاب کے عرق کی خوشبو کا کیا پتہ ہے۔

داد راں باور نمی دانند گویا رائے ایں
کیں ہمہ قلب و غل درکار وارد می کنند

ترجمہ:۔ عقلمند حاکم لوگ اس رائے کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ الٹ پلٹ باتیں اس کے کام کے حصول میں داخل کرتی ہیں۔

اہل باطل کے شود با حق شناس
گر دلائل صد بیاری با قیاس

ترجمہ:۔ باطل پرست اللہ تعالیٰ کو کب پہچان سکتے ہیں اگرچہ تو قیاسی سو دلیلیں پیش کرے۔

دل دفاتر مردہ افسانہ پسند
حرف حیرت بخشش اللہ سودمند

ترجمہ:۔ مردوں کی فہرست میں لکھے ہوئے لوگوں کا دل افسانہ کو پسند کرتا ہے اللہ کے لیے حیرت کا ایک حرف بخش دے تو وہی فائدہ مند ہے۔

نام اللہ گشت آساں بہ زباں
کنہ اللہ مشکل است سرِّ نہاں

ترجمہ:۔ اللہ کا نام زبان سے لینا آسان ہے اللہ کی حقیقت کو جاننا بہت مشکل ہے وہ پوشیدہ راز ہے۔

اسم اللہ ہمچو در دل آفتاب
ظلمت از انوارِ او گردد خراب

ترجمہ:۔ اللہ کا نام دل میں سورج کی مثل ہے۔ دل کی سیاہی اس کے نور سے خراب و ختم ہو جاتی ہے۔

راہ می باید مرا راہِ رسولؐ
ہر دمے عارف شود با حق قبول

ترجمہ:۔ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی چاہیئے کہ عارف ہمہ وقت اللہ کو دل و جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔

احتیاجے نیست دم بستن ہوا
یک دمے معراج حاضر مصطفیٰؐ

ترجمہ:۔ سانس اور خواہش کو رد کرنے کی حاجت نہیں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری سے ایک لمحہ میں معراج ہوتی ہے۔

صد ہزاراں شکر باہو باز شد
ابتدا و انتہائش راز شد

ترجمہ:۔ ایک ہزار مرتبہ شکر ہے کہ باہو باز ہو گیا اس کی ابتدا و انتہا مکمل راز ہو گئی۔

کُن راز آں کن شود زاں روز کُن
جاوداں در راہ کُن از سخن

ترجمہ:۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے کُن فرمایا تو کُن اُس کن کا راز ہو گیا کن کے راستہ میں ہمیشگی ہو گی اس بات سے۔

ز بہر زر چرا کردی خموشی
ز بہر زر چرا تو دلق پوشی

ترجمہ:۔ پیسے کے لالچ میں حق بات کہنے سے تو خاموش کیوں ہو گیا۔ پیسے کے لالچ میں تو نے گدڑی کیوں پہن لی ہے۔

ز بہر زر چرا درویش خوانی
ز بہر زر چرا عرفاں مکانی

ترجمہ:۔ پیسے کے لالچ میں تو اپنے آپ کو درویش کیوں کہلاتا ہے۔ پیسے کے لالچ میں تو اپنے آپ کو صاحبِ عرفان کیوں کہلاتا ہے۔

ز بہر زر چرا گریہ کشائی
ز بہر زر چرا صورت نمائی

ترجمہ:۔ تو سونے کے واسطے کیوں روتا ہے تو سونے کے لیے اپنی شکل لوگوں کو کیوں دکھاتا ہے۔

ز بہر زر چرا تسبیح خوانی
ز بہر زر چرا اسمی بدانی

ترجمہ:۔ سونا حاصل کرنے کے لیے تسبیح کیوں پڑھتا ہے سونا حاصل کرنے کے لیے اس کا نام کیوں لیتا ہے۔

ز بہر زر چرا خلوت نشینی
ز بہر زر چرا مردم گزینی

ترجمہ:۔ سونا حاصل کرنے کے لیے تنہائی دخلوت میں کیوں بیٹھتا ہے سونا حاصل کرنے کے لیے نیک بندوں کی خصلت کیوں اختیار کرتا ہے۔

ز بہر زر چرا غوغا فروشی
ز بہر زر چرا اللہ فروشی

ترجمہ:۔ سونا حاصل کرنے کے لیے شور ڈال کر کیوں بیچتا ہے سونا حاصل کرنے کے لیے اللہ کے نام کو کیوں بیچتا ہے۔

ز بہر زر چرا تو شاہ طلبی
ز بہر زر چرا تو ذکر قلبی

ترجمہ:۔ سونا حاصل کرنے کے لیے تو بادشاہ کی صحبت کا کیوں طلب گار ہے سونا حاصل کرنے کے لیے تو دل کا ذکر کیوں کرتا ہے۔

چہار علوم کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ پہلے انسان کو دعوت کا علم ہونا چاہیئے۔ اسے علمِ تکثیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جو علمِ تکثیر کا عامل ہے وہ لارجعت اور لازوال ہے۔ اسے علمِ تکثیر سے چار علوم حاصل ہوتے ہیں:۔

پہلا علم

پہلا علم، علمِ تفسیر ہے۔

دوسرا علم

دوسرا علم، علمِ اکسیر ہے۔

تیسرا علم

تیسرا علم، علمِ تاثیر ہے۔

چوتھا علم

چوتھا علم، علمِ تزکیہ و تجلیہ روشن ضمیر ہے۔

یہ مراتب اُس شخص کے ہوتے ہیں جس کی نگاہ کیمیا جیسی ہے، جو کہ صرف نگاہ سے مردہ دل کو زندہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ باآوازِ بلند دل اللہ اللہ کہنے لگتا ہے۔

نظرِ کیمیا کا انکشاف

کیمیا نظر وہ شخص ہوتا ہے جو ایک ہی نگاہ سے جاہل کو عالم بنا دے اور اس پر تمام علوم منکشف کر دے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کیمیا نظر نہیں بلکہ کیمیا نظر وہ ہوتا ہے جس کا دل زندہ نفس مردہ اور رُوح زندہ ہو اور زندہ کر سکے بلکہ ذکرِ نور تک رسائی حاصل کرے اور پھر حضور نبی پاک صاحبِ لولاک اَحمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی متابعت

بدرجۂ کمال کرے۔ چنانچہ سنت کو زندہ کرنے والا ہو اور بدعتی نہ ہو۔ اور جسے حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی سنت اور راز کے بغیر اور کوئی چیز بہتر معلوم نہ ہوتی ہو ایسے شخص کو حضور نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور منظورِ نظر کہتے ہیں کیونکہ ایسا شخص ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت کا نور اور راہِ ہدایت پر ہوتا ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

خُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

علماء میرے سینے سے اور سید میری پیٹھ سے اور فقیر میرے اللہ کے نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔

پھر ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

اے محبوب! جو لوگ صبح شام اپنے رب تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اُس کی رضا کو چاہتے ہیں اُن کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے پر اپنے نفس کو مجبور کیجیے اور آپ کی نظرِ پاک ان پر سے ہٹنے نہ پائے ایسا نہ ہو کہ دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کا پاس کرنے لگو اور ایسے شخص کا کہنا ہرگز نہ مانو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اس کی دنیاداری حد سے بڑھ گئی ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا

اے میرے رب تو مجھے مظلوم بنا ظالم نہ بنا۔

پھر ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ۔

اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں مار اور میرا حشر بھی مسکینوں کے زمرے میں کر۔

مسکین کسے کہتے ہیں؟

مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کے سوا اور کچھ نہ ہو یا یہ خاک ملکیت رکھتا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی زمین پر جہاں چاہے بیٹھے۔ پس مسکین عارف باللہ اور مفلس اولیاء کو کہتے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی امان میں ہوں۔ دنیا کی حلال چیزوں کا حساب ہوگا اور حرام چیزوں پر عذاب ہوگا۔ چونکہ اللہ والوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس لیے نہ وہ گنتے ہیں نہ وہ رکھتے ہیں اور نہ ہی قیامت کے دن اُن سے حساب لیا جائے گا۔

اللہ ربُّ العالمین جل مجدہ الکریم کا ارشاد ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

خبردار! بتحقیق اللہ والوں کو کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔

اللہ والوں کی شناخت

اللہ والوں کی شناخت یہ ہے کہ وہ دائمی طور پر اللہ سبحانہٗ تبارک وتعالیٰ کی یاد میں مستغرق

رہتے ہیں۔ ان کی عبادت کی مندرجہ ذیل کیفیات ہوتی ہیں:۔

۱۔ اللہ والوں کا سر سجدہ میں ہوتا ہے۔

۲۔ اللہ والوں کی زبان ثناء میں ہوتی ہے۔

۳۔ اللہ والوں کا دل ذکر میں ہوتا ہے۔

۴۔ اللہ والوں کی رُوح فکر میں ہوتی ہے۔

۵۔ اللہ والوں کا ہاتھ سخاوت میں ہوتا ہے۔

۶۔ اللہ والوں کی آنکھ معرفت میں ہوتی ہے۔

۷۔ اللہ والوں کا قدم اہل اسلام کی زیارت میں مشغول ہوتا ہے۔

۸۔ اللہ والوں کی کمر امر معروف پر بستہ رہتی ہے۔

۹۔ اللہ والوں کے کان قرآن حکیم سننے کے لیے کھلے رہتے ہیں۔

پس اللہ والے سرود نغمہ اور حسن پرستی کے سخت مخالف ہوتے ہیں۔ ایسے ناشائستہ افعال کو اپنے وجود میں آنے نہیں دیتے ؎

سرود مہر درد یست سر نفس و ہوا
طالباں اُو دُور باشند از خُدا

سرود سر کا درد اور نفس کی حرص اور خواہشات کا نتیجہ اور طلب ہے۔ سرود کا طالب اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرب سے دُور رہتا ہے۔

تین مقامات کا حصول

جاننا چاہیئے کہ تین مقامات سے نکلنا نہایت مشکل ہے:۔

پہلا مقام

دنیا کا تارک ہونا۔ دنیا کا تارک ہونا اس قدر مشکل ہے جس طرح کہ کافر کو کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا مشکل ہے۔

دوسرا مقام

دوسرا مقام یہ کہ اہل کشف کا لوگوں سے رجوعاتِ خلق کے لیے اخلاص سے پیش آنا۔ یہ مقام طریقت کا ہے اور مقام طریقت میں نفس کو آرام اور آسائش حاصل ہوتی ہے۔ معرفت وحقیقت کے نام وناموس تک رسائی نہایت مشکل ہے۔ اہل طریقت اپنے آپ کو اہل حضور کہتے ہیں لیکن مرشد کامل کی مدد کے بغیر معرفت حضور تک رسائی بھی بہت مشکل ہے۔

تیسرا مقام

تیسرا مقام وجود خام کے لیے مقامِ دعوت مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے پڑھنے سے بعض لوگ دیوانے ہوجاتے ہیں اور بعض پریشان اور بعض لوگ دائمی طلو۔ یہ سفر میں رہتے ہیں۔ بعض لوگ بدعتی اور شرابی بن کر نماز کے تارک ہوجاتے ہیں۔ اور بعض لوگ جنونیت میں پڑ کر خراب ہوجاتے ہیں۔ بڑی مشکل سے کسی کو فقر کا راستہ حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمُكِبِّ

میں بارگاہ خداوندی سے منہ کے بل گرنے والے فقر سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ

فقر دارین میں چہرے کی سیاہی ہے۔

دعوت ایک گہرا سمندر ہے۔ اس کے پڑھنے کے لیے صاحب توفیق اللہ والے ہوتے ہیں۔

موت سے پہلے موت کا راز

واضح ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور بندے کے مابین کونسی شے واسطہ رکھتی ہے اور اس سے کیا کچھ حاصل ہوتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ اللہ اور بندے کے درمیان مرشد واسطہ ہوتا ہے اور اس سے محبت حاصل ہوتی ہے اور محبت سے محرومیت سرالاسرار حاصل ہوتا ہے۔ اور محرومیت سرالاسرار سے مقامِ خوف اور مقامِ خوف سے مقامِ موت اور مقامِ موت سے مقامِ حیرت اور مقامِ حیرت سے مقامِ فنا اور مقامِ فنا سے مقامِ رجائے بقا، مقامِ بقا سے مقامِ مُوتُو اقبلَ اَن تموتو ا یعنی مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ اور اس مقام سے مقام سے مقامِ اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ یعنی اللہ والے مرتے نہیں ہیں، حاصل ہوتا ہے، اسی لیے فقیر صاحب رضا اور قضا و قدر سے جُدا ہوتا ہے۔

حضور نبیٔ پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا:۔

"مجھے جبریل امین نے کہا کہ اہلِ اسلام کا قول ہے کہ اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے اسلام پر پیدا کیا، یہودی پیدا نہیں کیا، یہودی کا قول ہے کہ اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے نصرانی پیدا نہیں کیا۔ نصرانی کا قول ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے مجوسی پیدا کیا۔ مجوسی کا قول ہے کہ اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے مجوسی پیدا کیا منافق پیدا نہیں کیا۔ منافق کا قول ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے منافق پیدا کیا مشرک پیدا نہیں کیا۔ مشرک کا قول ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے مشرک پیدا کیا بیدین پیدا نہیں کیا۔ بے دین کا قول ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے بے بیدین پیدا کیا کافر

پیدا نہیں کیا۔ کافر کا قول ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے کافر پیدا کیا کتا پیدا نہیں کیا۔ کتا کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے کتا پیدا کیا سئور پیدا نہیں کیا۔ سئور کا کہنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے سئور پیدا کیا بے نمازی پیدا نہیں کیا۔"

روایت ہے کہ ایک روز حضرت شیخ جلال الدین تبریزی علیہ الرحمۃ قاضی بدوان کے مکان پر پہنچے جو قاضی نجم الدین سنائی کے نام سے معروف ہیں۔ شیخ نے پوچھا کہ قاضی صاحب کیا کرتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ نماز میں مشغول ہیں۔ شیخ نے کہا کیا قاضی نجم الدین نماز پڑھنا جانتا ہے۔ قاضی صاحب یہ سُن کر فوراً باہر آئے اور شیخ سے کہا کہ آپ نے یہ کیا کہا۔ شیخ نے کہا قاضی صاحب علماء اور فقراء کی نماز میں فرق ہوتا ہے۔ علماء کی نماز یہ ہے کہ جب تک قبلہ رُخ نہ ہوں نماز نہیں پڑھتے اور اگر وہ قبلہ سے بے خبر ہوں تو وہ تحری کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اور جس سمت ان کا دل گواہی دے اُسی سمت نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اور فقراء کی نماز یہ ہے کہ جب تک عرش کو برابر نہیں دیکھ لیتے نماز نہیں پڑھتے بالآخر یہ کہ نجم الدین اُس وقت گھر میں واپس چلے گئے اور اُنھوں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ شیخ جلال الدین عرش پر مصلّیٰ بچھائے نماز پڑھ رہے ہیں۔ قاضی نجم الدین خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے اور شیخ کے پاس آکر اُنھوں نے جو مجھے عرش پر مصلّیٰ بچھائے نماز پڑھتے دیکھا ہے یہ مقام درویشوں کے مقام میں سے ایک اُدنیٰ سا مقام ہے۔ ان کے مقامات اس سے بھی آگے ہیں مگر میں تم پر ان مراتب کو ظاہر کروں تو تمھیں اپنے حال کی بھی خبر نہ ہو گی اور نور کی بجلی سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ فقیر اس مقام کے علاوہ دیگر ستّر ہزار مقام حاصل کرتا ہے اور ہمہ وقت عرش پر پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے۔ جب وہاں سے آتا ہے تو خود کو بیت اللہ شریف دیکھتا ہے اور جب وہاں سے واپس آتا ہے تو پوری دنیا کو اپنی دل انگلیوں

سکے درمیان دیکھتا ہے۔ یہ بات اُس درویش کی ہے جو اس مقام کو طے کرے۔ اور جب
درویش اُن ستر ہزار مقامات سے گذر جاتا ہے تو وہ پھر لامکان کا سیّاح ہوتا ہے۔ اس
مقام سے بکثرت بے خبر ہیں۔ ؎

عاشقاں را زہد و تقویٰ خلوت درکار نیست
کارہا باغم عشق وحدت ہر بمنزل می رسد

اہل عشق کو زہد اور تقویٰ اور خلوت سے کیا کام وحدت کا عشق وغم لازم ہے
جو ہر منزل تک پہنچا دیتا ہے۔

حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی شان ہے:
" تمام مقامات شیطانی ہیں فنا فی اللہ اور مکان باری تعالیٰ کے سوا۔

نماز میں ندائے حق سُننا

یاد رہے کہ ایک روز حضرت شیخ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت
شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ صحرا کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ ہی میں نماز کا وقت ہو گیا۔ ان دونوں
نے وضو کر کے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا اور دیکھا کہ ایک مزدور آیا اور اُس نے لکڑیوں
کا گٹھا اُتار کر وضو کیا اور ان کے پاس چلا گیا۔ اُنہوں نے ان کے بارے میں جان لیا
کہ یہ اولیائے کرام میں سے ہے۔ انھیں نماز کے لیے امام بنایا گیا اور خود دونوں صاحب
مقتدی بنے۔ اُس امام نے بہت لمبا سجدہ کیا۔ جب نماز سے فراغت حاصل ہوئی
تو امام صاحب سے پوچھا گیا کہ اس قدر لمبا سجدہ کیوں کیا۔ امام صاحب نے جواب
دیتے ہوئے کہا کہ میں ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تسبیح پڑھتا تھا جب تک لبیک عبدی
نہ سنتا سجدہ سے سر نہیں اُٹھاتا تھا۔ اس لیے رکوع اور سجدہ لمبا ہو گیا۔

یاد رہے کہ جو نماز باصواب نہیں ہوتی وہ نماز نہیں بلکہ وہ دل کی پریشانی ہے۔

ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ زندہ اور قائم ہے اور نعوذ باللہ وہ بُت اور مردہ نہیں۔ اور اس
کی عبادت بُت پوجنے والوں اور کفار کی نہیں کہ انھیں بُت کی طرف سے کوئی جواب نہیں
ملتا۔ کیونکہ بُت مردہ ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ زندہ ہیں اور قائم ہیں۔ جب اُسے کوئی پکارتا
ہے تو وہ اسے جواب دیتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

حضور قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اس لیے نماز اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف کامل توجہ اور یکسوئی سے پوری ہوتی ہے ورنہ وہ
ایک پریشانی اور جدائی ہوتی ہے۔

حضرت سلطان العارفین کا فرمان عالی شان ہے کہ:
" نمازی کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے رکوع وسجود میں لبیک
عبدی کا جواب ملتا ہے اور عارف باللہ کے لیے ہر گھڑی اور ہر دم
اور ہر لحظہ لبیک عبدی جواب موجود ہے۔

اللہ رب العالمین جل مجدہ الکریم کا ارشاد ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اگر بندہ ایک دفعہ اللہ کہے تو اللہ سبحانہٗ تبارک وتعالیٰ بیس دفعہ الہام کے ذریعہ سے
ندا کرتا ہے:

لبیک عبدی لبیک عبدی

ہاں میں حاضر میرے بندے ہاں میں حاضر میرے بندے

مگر الہام کے مراتب آسان نہیں ہیں جو افراد کو فنا فی اللہ کے مقام میں غرق ہونا چاہیے

نہ بودے آدم و حوا نہ نوح نہ موسیٰ نہ کوہ طور
نہ بودے انبیاء اولیاء من بودم عین نور

نہ ہی آدم تھا اور نہ ہی حوا تھیں، نہ ہی نوح تھا نہ ہی موسیٰ تھا نہ ہی انبیائے کرام تھے کہ میں عین نور تھا۔

ہیچ ہمہ در ہیچ بودند آں وقتش خدا
خلوتے خوش یافتم اندر مقام کبریا

جب کچھ نہیں تھا اُس وقت اللہ تھا میں اپنی خلوت کو اُس وقت بہتر پاتا ہوں جب میں مقام کبریا میں فنا ہوتا ہوں۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ خودی نہیں سماتی جس طرح کہ آگ اور پانی آپس میں نہیں سماتے۔ ؎

خدائی دیو یک در خانہ آمد
کہ عشقے دیو دیوانہ آمد

ایک خانہ میں اللہ اور دیو آئے کہ عشق نے اُسے ہلاک کر دیا اور دیو پاگل ہو گیا۔ ؎

ترا خبرش نہ اے با خود خدائی
دردنش کفر خود بیگانہ آمد

اللہ تبارک و تعالیٰ تیرے ساتھ ہے اور تجھے کچھ بھی خبر نہیں ہے کیونکہ دیو کے باطن میں کفر ہے اس لیے اس سے بیگانہ ہے۔

چراغ مقبلاں در گشتہ روشن
کہ ہر گردش بر آں پروانہ آمد

خوش قسمت کا چراغ روشن رہتا ہے مگر ہر گردش میں پروانہ کی طرح اس پر فدا ہوتا ہے۔

باہوا بیچارہ را با جان جانست
کہ ہر دم با شوق خوش ترانہ آمد

بیچارے باہو کی جان جان کے ساتھ ہے کہ وہ ہر دم شوق میں خوش ترانہ رہتا ہے۔

اور اے باہو! حقیقت میں فقیری کیا ہے ؎

حقیقت فقر را از من چہ پرسی
فقر را زیر بالش عرش و کرسی

تو فقر کی حقیقت کیا پوچھتا ہے فقیر کا تکیہ عرش اور کرسی ہے۔

فقیر دس اشیاء میں تقسیم ہے۔ نو اشیاء ایک طرف ہیں اور ایک شے ایک طرف ہے۔ ؎

دہ چیز باشد ہر مرد را با جان عزیز
نہ سیر یک گرسنہ با عقل و تمیز

دس چیزیں ہیں جو ہر ایک کو پسند ہیں اگر ان میں سے بھوکا ہے تو نو سیر اور اپنی عقل و تمیز پر رہتی ہے۔

گر می شود نہ گرسنہ یک بہ سیر
از سیر سرش یا زماند غرق غیر

اور جب ایک سیر ہوتی ہے تو گرسنہ رہتی ہے اور وحدت کے بھید سے باز رہ کر غیر میں غرق رہتی ہے۔

گوش و چشم و دست و پاؤ ہم دہن
شکم نفس و بد بلا گردن بزن

وہ دس چیزیں کان اور آنکھ اور ہاتھ اور پیٹ، نفس بد بلا ہیں ان کی گردن اُڑا دے۔

شکم پر شیطان سر نفس و ہوا
گر خدا خواہی از ایں ہا باز آ

شکم نفس اور شہوت اور شیطان کا سردار ہے اگر تو قربِ خداوندی چاہتا ہے تو اُن سے دُور رہ۔

پھر نفس و شیطان سے گزر کر بعد ازیں مکافات کرے اور اپنے گناہوں بارگاہِ خداوندی میں بخشش کی دُعا کرے۔

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:۔

مَنِ اسْتَغْفَرَ بَعْدَ الذُّنُوْبِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ

جو گناہ کرنے کے بعد مغفرت مانگتا ہے اللہ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

پھر ارشادِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

لِکُلِّ شَیْءٍ حِیْلَۃٌ وَحِیْلَۃُ الذُّنُوْبِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

ہر چیز کا بہانہ ہوتا ہے اور گناہ کا بہانہ مغفرت طلبی ہے۔

ظالم کے لیے پیٹ شیطان ہے اور اللہ والوں کے لیے پیٹ شوق ہے۔ یہ لوگ اس جہان کا کھانا کھاتے ہیں اور دوسرے جہان کا کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ اُونٹ بہت زیادہ محنت کرتا ہے اور کھانا کانٹے ہے۔ اسی طرح مشاہدہ مجاہدہ سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ انھیں لوگوں کے لیے ہے مشاہدہ اور مجاہدہ کرنے والے ہیں۔

ارشادِ ربُّ العالمین جل مجدہ الکریم ہے:۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَّکَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّکَاْسًا دِھَاقًا۔

بیشک متقین کو مراد ملتی ہے، ان کے باغ ہیں اور انگور، نوجوان عورتیں برابر عمر کی اور چھلکتا ہوا پیالہ۔

پھر کامل فقیر ہمیشہ ہمیش خوفِ خداوندی رکھتا ہے۔

ارشادِ ربُّ العالمین جلّ مجدہٗ الکریم ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ

تحقیق جو لوگ اپنے پروردگار سے خوف رکھتے ہیں غیب کے ساتھ اُن کے لیے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہے۔

وجودِ انسانی کا راز

انسان کے وجود کی مثال دودھ جیسی ہے کہ دودھ، چھاچھ، مسکہ اور گھی سب دودھ سے بنتا ہے۔ اسی طرح انسان کے وجود میں نفس اور قالب اور رُوح اور راز وغیرہ مقامات کا ایک ہی خانہ ہے۔ اور ذکر و اشغال، ریاضت و تربیت پیر سے اس میں یکے بعد دیگرے ہر ایک میں تجلی ہو کر اس کا ظہور ہوتا ہے۔ اور جُدا کر لیتا ہے اور مسکہ کو تپا کر آسے خالص گھی بناتا ہے اس طرح پیر مرید کے وجود مقامات نفس، قلب، رُوح، راز، توفیق الٰہی اور مقام شریعت اور حقیقت و معرفت اور مقامات خناس و خرطوم ابلیس، حرص و حسد، بغض و کبر و غرور کو جُدا جُدا کرتا ہے تاکہ محمودات کو قائم رکھے اور مذمومات کو نکال دے۔ جس طرح کہ قصاب ذبح کیا ہُوا جانور کی کھال جُدا کرتا ہے۔ پھر اس کے تمام اجزاء کو الگ الگ کرتا ہے اور ان میں جس قدر رگ اور پٹھے ہوتے ہیں، اُن سے واقف ہوتا ہے اور انھیں نکال کر الگ ڈال دیتا ہے اور سخت و نرم گوشت کو پہچانتا ہے اور عمدہ کو رَدّی سے الگ رکھتا ہے۔ کامل پیر ایسا ہی ہونا چاہیے کہ تمام مقامات سے بہتر طور پر واقف ہو۔

پیر چار قسم کا ہونا چاہیے:۔

پیر کی پہلی قسم:۔ صاحب شریعت پیر ہونا چاہیے۔

پیر کی دوسری قسم :- پیر کی دوسری قسم پیر کا صاحبِ طریقت ہونا ہے۔
پیر کی تیسری قسم :- پیر کی تیسری قسم پیر کا صاحبِ حقیقت ہونا ہے۔
پیر کی چوتھی قسم :- پیر کی چوتھی قسم پیر کا صاحبِ معرفت ہونا ہے۔

صاحبِ شریعت پیر کی خصوصیات :- صاحبِ شریعت پیر بنائے اسلام کلمہ، نماز، روزہ، حج، اور زکوٰۃ پر قائم رہتا ہے۔

صاحبِ طریقت پیر کی خصوصیات :- صاحبِ طریقت پیر بندگی کا گردن میں طوق ڈال کر دونوں جہان سے بے نیاز ہوتا ہے۔

صاحبِ حقیقت پیر کی خصوصیات :- صاحبِ حقیقت پیر نفس کشی اور اس کی سرکوبی میں جان تک قربان کر دیتا ہے۔

صاحبِ معرفت پیر کی خصوصیات :- صاحبِ معرفت پیر راز دانِ الٰہی ذوالجلال پر مطلع ہو کر صاحبِ راز ہوتا ہے۔

جو شخص طالب اللہ کو ان مراتب تک نہیں پہنچاتا وہ مکار اور دغا باز ہے۔ اس طرح کہ جو شخص زہد و تقویٰ میں رہتا اور ریاضت و چلہ کشی میں سرگرداں ہوتا ہے مگر باطن کا علم نہیں رکھتا وہ گمراہی کے جنگل میں پڑا ہوا ہے۔

اقسام پیر و فقیر

فقیر کی دو اقسام ہیں :-
پہلی قسم :- فقیر کی پہلی قسم صاحبِ باطن ہونا ہے۔

دوسری قسم :- فقیر کی دوسری قسم صاحبِ بطن ہونا ہے۔

صاحبِ بطن پیر کی خصوصیات :- صاحبِ بطن حیوانوں کی مانند پیٹ بھرتا ہے اور بطن باطن سے بے خبر ہوتا ہے۔ بالآخر اپنا انجام خراب کرتا ہے۔

صاحبِ باطن پیر کی خصوصیات :- صاحبِ باطن فقیر ضرورت کے مطابق کھاتا ہے اور اس سے دو چند اس کے وجود میں نور کا ظہور ہوتا ہے۔ فقیر کا پیٹ تنور اور دل بیت المعمور ہوتا ہے۔ اور فقیر کا خواب حضوری اور بیداری ہوتا ہے۔ زاہد طالب بہشت ان کے نزدیک مزدور ہے اور ان کی آخرت منظور ہے۔

اقسام پیر و مرشد

پیر و مرشد دو اقسام میں منقسم ہے :-
پہلی قسم :- پیر و مرشد کی قسم صاحبِ زر پیر ہے۔
دوسری قسم :- پیر و مرشد کی دوسری قسم صاحبِ نظر پیر ہے۔

فصلی پیر

پیر سالی فصلی یعنی جب چاہا پیر بن گیا اور جب چاہا مرید بھی نہ رہا یعنی بے پیرا پیر اور پیر لازوالی سے بھی یہی مراد ہے۔

کامل اور اصلی پیر

کامل اور اصلی پیر پھل دار اور سایہ دار درخت، اور دونوں درختوں کی خاصیت رکھتا

ہے۔ اور جس طرح لوگ پھل دار درخت سے پھل کھاتے ہیں اور سایہ دار درخت کے نیچے سورج کی گرمی سے آرام حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح کامل پیر مرید کو ہر زمانہ میں فیض پہنچاتا ہے۔ اور جس طرح پیر کو دنیا کا دشمن اور دین کا دوست ہونا چاہیئے اسی طرح مرید کو بھی صاحب یقین ہونا چاہیئے کہ پیر سے اپنی ظاہری جان و مال میں کچھ دریغ نہ کرے۔

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل التحیۃ والتسلیمات کا فرمان عالی شان ہے:۔

تَرْكُ الدُّنْيَا رَاسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔

جس طرح ترک دنیا تمام عبادات کی جڑ ہے ایسے ہی حُبِّ دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

وسیلۂ پیر

یاد رہے کہ پیر مرید کے لیے وسیلہ ہوتا ہے اور وسیلہ فضیلت سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ فضیلت گناہ سے مانع نہیں ہوتی اور وسیلہ گناہ سے مانع ہوتا ہے اور اس سے نجات پاتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اَلشَّيْخُ فِىْ قَوْمِهٖ لِنَبِيٍّ فِىْ اُمَّتِىْ

میری اُمت میں قوم کا پیر بمنزلہ نبی ہوگا۔

اور کامل پیر ایک نگاہ سے طالب علم کے علوم بھلا دیتا ہے اور جاہل مرید کو اس سے آگاہ کر دیتا ہے۔ ؎

گر ترا علم است، حلم است یا دانش عظیم
بے وسیلت می رساند مرترا راہے رجیم

اگر تجھے علم حلم اور عقل ہی حاصل ہو تب بھی بلا وسیلہ گمراہ ہو جانے کا خوف ہے۔

حضور نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اَلْوَسِيْلَةُ دَرَجَةٌ

وسیلہ ایک درجہ ہے۔

اللہ رب العالمین جل مجدہ الکریم کا ارشاد ہے:۔

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

تم اللہ کی جانب وسیلہ ڈھونڈو۔

تلقین کی حقیقت کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ تلقین دنیا کو ترک کر کے صرف اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ سے واسطہ قائم کرنے کا نام ہے۔ یعنی ماسوی اللہ باقی تمام اُمور کو فانی تصور کرے اور اللہ رب العالمین جل مجدہٗ الکریم پر توکل کرے۔ جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ پر توکل نہیں کرتا وہ صاحب تلقین نہیں ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام پاک کی تاثیر کی مثال شیر کی طرح ہے۔ جس جگہ شیر ہوتا ہے وہاں دوسرے جانور کی کیا مجال کہ دم مار سکے۔ اسی طرح جس دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر اور اسم باری تعالیٰ ہوتا ہے اُس دل میں خطرات و توہمات نہیں رہتے۔ اور اگر توہمات و خطرات پیدا ہوں تو جان لینا چاہیئے کہ ذکر خداوندی نے کبھی کچھ اثر نہیں کیا۔

کامل پیر کی نشانی سلطان العارفین کی زبانی

کامل پیر کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک سانس میں عالم روحانی کی سیر کراتا ہے اعلیٰ مقام

فی اللہ میں اس پر استغراق کی حالت طاری ہوتی ہے اور اس کا پیر ہونا صرف زبانی ذکر تک محدود نہیں ہوتا کہ صرف زبان سے ذکرِ الٰہی کرتا ہو بلکہ اس کا پیر ہونا دلالاً ما میں پہنچا دیتا ہے اور اس کا بیعت کرنے والا وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کا مصداق ہو جاتا ہے اور یہ مقام صرف جواں مردوں کو ہی حاصل ہوتا ہے اور انہی کا حصہ ہے کیونکہ وہ نفس و شیطان انسان کے رہزن اور دشمن ہیں۔ ان دونوں پر فتح ہو تو میدان محبت الٰہی میں آئے۔ اس لیے کامل پیر ایک دم میں نفس و شیطان کا سر اڑا کر میدان کو سر کر لیتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لیے اس کے محاربہ سے بے خوف ہو جاتا ہے کیونکہ کرامت سے استقامت بہتر ہے۔ کامل پیر صاحب استغراق ہوتا ہے اور ذکرِ اسم دوری میں وہ جس کی تلقین کرتا ہے اسم با مسمّٰی کے سبب ہجر و فراق ہوتا ہے۔ اس لیے کامل پیر وہی ہے جو ماسوی اللہ سے کھینچے اور اس کی تاثیر کے سبب دنیا سے ہاتھ دھونا اور سخت محنت اٹھانی پڑے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

بیشک اللہ کے نزدیک اہل تقویٰ ہی بزرگ ہے۔

اس راہ میں محنت کی ضرورت ہے نہ کہ گفت و شنید کی ضرورت ہے اور نہ ہی پند و نصیحت کی ضرورت ہے۔ عمل کے بغیر نصیحت بے اثر ہوتی ہے۔

اللہ ربّ العالمین جل مجدہ الکریم کا ارشاد ہے:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے نفوس کو بھولے ہوئے ہو حالانکہ تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو تو کیا تم کو اتنی بھی سمجھ نہیں۔

پیر کامل اور واصل کی ایک نظر بھی ہزار سال کے رکوع و سجود سے زیادہ فضیلت

اور رسمی علوم سے زیادہ اثر رکھتی ہے کیونکہ اس میں سراسر قیل و قال اور اس کی نظر ہمہ تن وصال ہے۔

کامل پیر اور مکمل طالب کے لیے ریاضت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر اور زہد و تقویٰ میں مشغول کر دیتا ہے۔ صاحب تاثیر کی نظر نفس کی تربیت کرتی ہے اور اسے دنیا کے لالچ اور خواہشات کی ہوس سے فارغ اور رزق کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔ ایسے فقیر کا دونوں جہان کا حصہ ہے مگر بعض فقیر صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو دامِ تزویر میں لانے کے لیے شب و روز زبان پر جاری رکھتے ہیں اور حقیقت میں دنیا کا طالب، دنیا کا ذکر شب و روز زبان پر رکھتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کے ذکر سے دل پر کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور دنیا کا طالب دنیا کا ذکر خلوص سے کرتا ہے اور اس کے دل میں محبت دنیا پختہ ہو جاتی ہے اور تھوڑا سا وقت بھی ذکر و فکر کے بغیر اور زہد و تقویٰ اور مقام فنا فی اللہ میں استغراق کا دعویٰ کرتا ہے اور کئی سال کی محنت کو لغو جانتا ہے اور حقیقتِ حال سے اجنبی رہتا ہے۔ ؎

اسم و جسم یک شدہ بایک وجود
آنچہ بودے سرّ پنہاں رُخ نمود

ذکر الٰہی یہ ہے کہ ذکر کی کثرت سے اسم اور جسم ایک ہو جائے اور جو کچھ راز پنہاں ہو نظر آنے لگے۔

بلکہ اس مقام پر تو ماسوی اللہ سب کچھ حرام ہو جاتا ہے ؎

چناں کن اسم و جسم پنہاں
کہ می گردد الف در بسم پنہاں

بکثرت ذکر سے اسم کو جسم میں اس طرح پنہاں کرنا چاہیئے جیسا کہ بسم اللہ کا الف پوشیدہ ہے۔

یعنی فقیر کا وجود تو ظاہر میں تو جسم ہو مگر حقیقت میں وہ ذکر ہی ذکر ہو اور جس طرح بسم کی ب الف میں پوشیدہ ہے اسی طرح جسم ذکر اللہ میں مخفی ہے۔ طالب اللہ اسم کو کپڑے کی طرح پہنتا ہے گویا کہ وہ جان ہے اور اس کی زندگی میں ھُو کا نشان ہے ذات کا ذات سے اور صفات کا صفات سے۔

ارشاد رسول کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا۔ جس نے اپنے رب کو فنا کے ساتھ پہچانا یقیناً اُس نے اپنے رب تعالیٰ کو بقا کے ساتھ جانا۔

الحاصل کلام یہ کہ ہمہ وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی یاد میں رہنا اور توحید میں غرق ہو جانا چاہیئے۔

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

خاقانی کو تیس سال کے بعد علم ہوا کہ ایک گھڑی بھی ذکر الٰہی کے ساتھ مشغول ہونا ملکِ سلیمانی سے بہتر ہے۔

بسے صد سالہا باید فنا فی اللہ شود فانی
ولے نامحرم است آنجا غلط گفت است خاقانی

باہو اس ملت کے لیے کئی سو سال چاہئیں کہ فقیر فنا فی اللہ کے مقام میں ہو جائے مگر خاقانی اس راز سے نامحرم ہے۔

اس نے تیس سال کے بعد یہ کہہ دیا کہ ایک گھڑی بھی اللہ رب العالمین کے ساتھ رہنا ملک سلیمانی سے بہتر ہے۔ یہ مقام تو فنا فی اللہ میں حاصل ہوتا ہے جس کے لیے طویل زمانہ کی ضرورت ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کو یاد کرنے سے ایک سانس کے کیا معنی حقیقت میں ایک سانس بھی اُس کی یاد سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

اللہ ربّ العالمین جلّ مجدہ الکریم کا ارشاد ہے:۔

"اور یاد کر تو اپنے رب کو جب تو اُسے بھول جائے۔

جاننا چاہیئے کہ فقیر فنا فی اللہ صاحبِ حضوری ہوتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت میں غرق کرنا اور حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات میں پہنچانا اُس کے لیے کچھ مشکل نہیں ہے بلکہ بہت ہی آسان ہے اور صرف ذکر و فکر اور زہد و تقویٰ سے یہ بات حاصل ہونا نہایت مشکل ہے کیونکہ کامل پیر مکمل طالب الٰہی کا ہاتھ پکڑ کر منزلِ مقصود پر پہنچا سکتا ہے۔ جس شخص میں یہ قوت نہ ہو وہ صحیح معنوں میں کامل نہیں ہے وہ سراسر راہزن ہے۔ راہزن عورت کو کہتے ہیں کیونکہ شیطان کی صورت بھی یہی ہے۔ ہدایت یافتہ لوگوں پہ اس کا قبضہ نہیں ہو سکتا۔

اللہ ربّ العالمین جلّ مجدہ الکریم نے فرمایا:۔

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

اس لیے رہزن کو چھوڑ کر جوانمردوں کا ہاتھ پکڑ کر جوانمردی حاصل کرنی چاہیئے۔ ان کے ہاتھ پہ اللہ کا ہاتھ ہے۔

دست مردے گیر تا مردے شوی
جز بمرداں نیست راہِ رہبری

جواں مردوں کا ہاتھ پکڑ تاکہ تو جواں مرد بن جائے کیونکہ جوانمرداں کے بغیر تیری رہبری ناممکن ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ طالب جس کا مشاہدہ کرے بصیرت کی آنکھ سے کرے تاکہ اُس کے لیے نام خداوندی ہادی ہو جائے۔ اللہ رب العالمین جلّ مجدہ الکریم نے حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ ابلیس آپ کی صورت بننے سے عاجز ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ لِي مَنْ رَآنِي هٰذَا رَأَى الْحَقَّ

بیشک شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

ارشاد ربّ العالمین جلّ مجدہ الکریم ہے:

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

اے شیطان تجھے میرے بندوں پر کچھ قدرت نہ ہوگی۔

اس لیے کامل اور مکمل پیر وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے۔ جب وہ طالب اللہ پر نظر کرتا ہے تو اُس کا دل بیدار اور اُس کی زبان پر بے گمان اللہ ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کے ہمسائے اُسے دیوانہ سمجھتے ہیں اور مخلوق اُسے بیگانہ جانتی ہے۔ مگر رب تبارک وتعالیٰ اُسے اپنا بنا لیتا ہے۔ اور وہ اپنی زبان سے اس کا ورد کرتا ہے ؎

خلقیم ہر کہ پندارد رد
خلق اوست والفقر لا یرد رد

جو کوئی یہ خیال کرے کہ ہم لوگ مخلوق کے رد کیے ہوئے ہیں سو وہی مخلوق سے رد کیا ہوا ہے۔ فقیر کسی سے ردّ نہیں ہوتا۔ اور اللہ کے ذکر کے سوا وہ کسی چیز کی جانب رجوع نہیں کرتا ؎

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

لا یشغلھم شیءٌ عن ذکر اللہ طرفۃ عینٍ

اللہ کے ذکر کے سوا کسی اور چیز سے ایک سانس بھی تشفی نہیں ہوتی۔

دیدہ کہ جمال دوست بدید
تا بود زندہ مبتلا باشد

جس آنکھ نے دوست کے جمال کو دیکھ لیا جب تک وہ زندہ ہے پھنسی رہتی ہے۔

باہو ہر دو جہانش یاد نیاید
ہر دو جہانش آزاد باید

اے باہو! فقیر کو ہر دو عالم کی خبر نہیں رہتی بلکہ وہ دونوں عالم سے آزاد رہتا ہے۔

تجلّی اور اُس کی اقسام

تجلّی سے مراد روشنی ہے اور تجلّی چودہ اقسام میں منقسم ہے اور ہر ایک کے لیے ایک جدا مقام ہے اور ہر مقام پر اُس کی تجلّی کے آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ فقر کے تمام مقامات میں سے تجلّی ایک سخت اور دشوار کام ہے اور ہزاروں عارف، واصل، محقق، موحّد، اور ذاکر اور طالب تجلّی کے دریا میں غوطہ کھا کر گمراہ ہو گئے ہیں اور اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچ سکے۔ بعض مرتد ہو گئے اور بعض اپنے نام کے معروف ہونے کے جنون میں گرفتار ہو گئے اور شرک و بدعت اور استدراج میں مبتلا ہو گئے۔ اور ان کے گناہوں کے حساب سے عذاب جہنم میں مبتلا ہوں گے۔

تجلّی کی قسم اوّل حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی شریعت ہے اور اُس کا واسطہ آنکھ سے ہے کہ جو دیکھے اُس کا معائنہ کرے۔

تجلّی کی دوسری قسم طریقت ہے کہ اس سے دل میں نُور پیدا ہوتا ہے۔

تجلّی کی تیسری قسم حقیقت کی ہے کہ اس سے رُوح میں نُور بڑھ جاتا ہے۔

تجلّی کی چوتھی قسم معرفت ہے اور اس میں راز و نیاز بڑھ جاتے ہیں۔
تجلّی کی پانچویں قسم عشق ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسرار کے نور میں اضافہ ہوتا ہے۔
تجلّی کی چھٹی قسم پیر و مرشد کی ہے کہ اس سے نورِ محبت اور اپنے مربی سے خلوص میں اضافہ ہوتا ہے
تجلّی کی ساتویں قسم فقر ہے کہ اس سے نورِ حق میں اضافہ ہوتا ہے۔
تجلّی کی آٹھویں قسم فرشتہ ہے کہ اس سے تسبیح کے نور میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
تجلّی کی نویں قسم جنات ہے کہ اس سے جنون اور دیوانگی میں اضافہ ہوتا ہے۔
تجلّی کی دسویں قسم نفس ہے کہ اس سے حرص و ہوا میں اضافہ ہوتا ہے۔
تجلّی کی گیارھویں قسم ابلیس ہے کہ اس سے معصیت بڑھ جاتی ہیں۔
تجلّی کی بارھویں قسم سورج ہے کہ اس سے نورِ برق میں اضافہ ہوتا ہے۔
تجلّی کی تیرھویں قسم چاند ہے کہ اس سے نور کے پرتو میں اضافہ ہوتا ہے۔
تجلّی کی چودھویں قسم اسم اعظم برزخ اللّٰہ اور اسم للّٰہ اور اسم لہٗ اور اسم ھُو اور ننانوے نام باری تعالیٰ اور اسم محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یہ ایک لفظ شمع کی طرح روشن و تاباں ہوتا ہے۔ مگر مقامات تجلّی چاند کی پہلی شب کی مانند ہیں۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

سکر دانی چیست مرگ معنوی
ہر زماں سوئے عدم دریا روی

ترجمہ:۔ تجھے معلوم ہے سکر کیا ہے وہ نفس کی باطنی موت ہے ہمہ وقت عدم کے دریا کی طرف روانگی ہے۔

رشحات

تفکر باوہام وحدت دہد
رساند بمولیٰ کہ از خود رہد

ترجمہ:۔ اوہام میں غور و فکر وحدت تک پہنچا دیتی ہے وہ شخص مولیٰ تک پہنچ جاتا ہے جو اپنے رب سے گزر جاتا ہے۔

تجرّد تفکّر بکس زاد راہ
بدیں توشہ ہمّت بود عین شاہ

ترجمہ:۔ فکر و تجرید آدمی کے لیے راستہ کا توشہ ہے اس توشہ رکھنے والے کی ہمّت بادشاہ جیسی ہوتی ہے۔

چو و ہمّت رساند بعالم وصال
تنت عین گردد ز صحبت کمال

ترجمہ:۔ جب تیرا وہم تجھ کو عالم وصال تک پہنچا دے تو تیرا جسم اس کی صحبت کے کمال سے خاص ہو جائے گا۔

چو اوہام گردد یقین گیر من
جہاں جملہ آید شد بیر من

ترجمہ:۔ جب میرا وہم یقین حاصل کرنے والا ہو جائے تو تمام جہان میرا دشمن ہو جاتا ہے۔

چو سلطان ہمّت نیاید کمال
بہر ساعت آید بدل صد وصال

ترجمہ :۔ جو ہمت کا سلطان کمال نہیں پاتا تو ہمہ وقت دل سے سو مرتبہ وصال کی آرزو کرتا ہے۔

بدیں وہم خود را چہ آماستی
وصول حقیقت بخود یافتی

ترجمہ :۔ اس وہم سے اگر تونے اپنے آپ کو سنوارا ہے تو حقیقت کے ساتھ وصال تو خود پالے گا۔

باوہام حابس بر آور تو سیر
اگر وصل خواہی بر دل شوز غیر

ترجمہ :۔ تو سیر کرنے کے لیے وہموں کی قید سے باہر آ۔ اگر تو وصل چاہتا ہے تو غیر اللہ کو دل سے دھو ڈال۔

ہر دو چشمے را ببین دریک نظر
ہر دو چشمے داشتہ ہم گاؤخر

ترجمہ :۔ دونوں آنکھوں کو ایک نظر سے دیکھ کیونکہ دو آنکھیں تو گائے اور گدھا بھی رکھتے ہیں۔

چشم باطن دل بود از جان صفا
تا ترا حاصل شود رو مصطفیٰ

ترجمہ :۔ باطنی آنکھ دل کی ہوتی ہے وہ رُوح کی صفائی سے روشن ہوتی ہے تاکہ تجھ کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار حاصل ہو جائے۔

بخیالے تو زہر سو کہ نظر می کردم
پیش چشم درو دیوار مصور باشد

ترجمہ :۔ تیرے خیال میں میں ادھر اُدھر بلاوجہ دیکھا کرتا ہوں میری آنکھ کے سامنے در و دیوار پر مصور کی تصویر ہوتی ہے۔

درویش با درد است دائم دردناک
ملک خود چیزے ندارد جز بخاک

ترجمہ :۔ بغیر درد کے درویش نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ درد میں مبتلا رہتا ہے اور اپنی ملک و قبضہ میں سوائے مٹی کے کوئی چیز نہیں رکھتا۔

فقر دانی چیست فی اللہ با خدا
پوشیدہ چشم راز محرم کبریا

ترجمہ :۔ تو جانتا ہے فقر کیا ہے، خدا کی قسم وہ فنا فی اللہ ہونا ہے اس کی آنکھ بند ہوتی ہے مگر وہ اللہ کا راز دار ہوتا ہے۔

علم دین فقہ است تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث

ترجمہ :۔ دین کا علم اصل میں تفسیر و حدیث اور فقہ کا جاننا ہے جو اس کے سوا علم حاصل کرتا ہے وہ خبیث ہو جاتا ہے۔

پردہ را بردار بین از عین بین
راہ عرفان این بود حق الیقین

ترجمہ :۔ خودی کے پردے کو اُٹھا اور اپنی آنکھ سے ذات حق کا دیدار کر لے حق الیقین عرفان کا یہی ایک راستہ ہے۔

مرد مرشد می برد با مصطفیٰ
باز دارد از گناہ و از ہوا

ترجمہ :۔ مرشد کامل اپنے مرید کو دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک لے جاتا ہے اور اپنے مرید کو گناہوں اور نفسانی خواہشات سے دور رکھتا ہے۔

با بداں کم نشین کہ صحبت بد
گرچہ پاکی ترا پلید کند

ترجمہ:۔ بُروں کے پاس بہت کم بیٹھ کہ بُری صحبت تجھ کو ناپاک کردے گی اگرچہ تو پاک و نیک ہی کیوں نہ ہو۔

آفتابے ببیں چناں کہ بلند
قطرۂ ابر ناپدید کند

ترجمہ:۔ سورج کو دیکھ جیسا کہ تو دیکھتا ہے کہ بادل کا ایک ٹکڑا اُس کو چھپا دیتا ہے۔

ہیچ نفسے نیست کز آئینہ روپنہاں کند
دل چو روشن کتاب و دفترے درکار نیست

ترجمہ:۔ کوئی نفس ایسا نہیں ہے کہ چہرے کے آئینہ کو چھپا سکے اگر کسی کا دل روشن ہو گیا تو اس کو کتاب اور دفتر کی ضرورت نہیں ہے۔

علم باید از عنایت خلق را
ہر یکے پرساں کردن طبع را

ترجمہ:۔ اس کی عنایت سے علم چاہیئے مخلوق کی ہدایت کے لیے ہر شخص اس سے اپنی طبیعت کے مطابق سوال کرے گا۔

ہر چہ خوانی حق بخواں بہر از خدا
جہل را جائے نماند چوں چرا

ترجمہ:۔ ہر جو کچھ تو پڑھتا ہے درست پڑھ اور خدا کے لیے پڑھ جہالت کے لیے کیوں اور کیا کی گنجائش نہیں ہے۔

پیر ما پیغمبر از پیغمبری
پیغمبری پیغام اُمت رہبری

ترجمہ:۔ پیغمبروں میں سے میرا پیر پیغمبر ہے اور پیغمبری اُمت کی ہدایت کے لیے پیغام ہے۔

سر رشتہ بدست جاں بر کند است
دم نازدن و پائے سرے باید

ترجمہ:۔ رُوح قبض کرنے کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے تو دم مت مار سر کو اُس کے پاؤں پر رکھ دے سر جکا دے۔

علم بہر دین بود دین از خدا
نیست عالم آنکہ با رشوت ریا

ترجمہ:۔ علم دین کے لیے ہوتا ہے اور دین خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ عالم نہیں ہے جو علم کو ریا کاری یا رشوت خوری کے لیے حاصل کرے۔

دارا برفت حشمت و جاہ از جہاں نبرد
کاؤس ہم فروشد و کام از جہاں نبرد

ترجمہ:۔ دارا جہاں سے چلا گیا اور جاہ و حشمت اپنے ساتھ نہ لے جا سکا۔ کاؤس بھی نیچے گیا اور کام جہاں نہ لے جا سکا۔

جمشید جز حکایت جام از جہاں نبرد
حال است ایں چنیں کہ کسے از جہاں نبرد

ترجمہ:۔ جمشید دنیا سے جام کے قصہ کے سوا کچھ نہ لے جا سکا حقیقت حال یہ ہے کہ کوئی بھی دنیا سے کچھ نہ لے جا سکا۔

زنہار دل مبند بر اسباب دنیوی

ترجمہ:۔ دنیوی اسباب کے ساتھ ہرگز دل کو مت باندھ۔

علم سہ حرف است سہ از بہر سہ
ب و بابرکت توکل ترک ت

ترجمہ:۔ علم میں تین حرف ہیں اور تین تین کے لیے ہیں ب سے برکت ہے اور ت سے توکل ترک دنیا ہے۔

ہر کہ خواند غیر ازیں دنیا طلب
طالبِ دنیا بود اہل از کلب

ترجمہ: جو اس کے سوا پڑھے وہ دنیا کا طالب ہے اور دنیا کا طالب کتوں کی نسل سے ہے۔

دید محمد بہ چشم دگر
بلکہ بداں چشم کہ دارد بہ سر

ترجمہ: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار دوسری آنکھ سے ہوتا ہے بلکہ اس آنکھ سے جو عالم اسرار کی آنکھ ہے۔

با تو گویم بشنوی اے ہوشمند
ذکر و فکر و عقل آنجا ناپسند

ترجمہ: میں تجھ سے کہتا ہوں اے ہوش سن لے اس جگہ ذکر و فکر اور عقل کو پسند نہیں کیا جاتا۔

جسم و رُوح کے رسد آں خاص نُور
تا نہ گردد نُور کے باشد حضور

ترجمہ: جسم اور رُوح اس خاص نُور تک کب پہنچ سکتی ہے جب تک خود نورانی نہ ہو حضوری نہیں پا سکتی۔

نور پیدا می شود از حق نظر
در مطالعہ علم از حق بے خبر

ترجمہ: نور اللہ کی نظر رحمت سے پیدا ہوتا ہے جو علم کے مطالعہ میں ہے وہ حق سے بے خبر ہے۔

می شناسد نورِ حق آں زندہ دل
کے شناسد مردہ دل دیوارِ گل

ترجمہ: اللہ کے نُور کو زندہ دل ہی جان سکتا ہے مردہ دل کو تو مٹی کی دیوار کو بھی نہیں جانتا ہے۔

باہوا بہر از خدا نورش نما
نور حاصل می شود از مصطفٰے

ترجمہ: باہو خدا کے لیے اس کے نور کی جلوہ نمائی کر نُور اصل میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔

ادب تا چیست از لطفِ الٰہی
بہ سر رو برد ہر جا کہ خواہی

ترجمہ: اللہ کی مہربانیوں میں سے ادب ایک مہربانی ہے اس کو اپنے اوپر لازم کرلے جہاں جانا چاہے جا۔

ہر کہ در اُفتاد بسیلاب سیم
بہ قدم خویش نماند مقیم

ترجمہ: جو چاندی کے سیلاب میں گر پڑا وہ اپنے قدموں پر قائم نہیں رہ سکتا۔

ہر عبادت دُور گر داند تُرا
شد یقینش زانکہ حق خواند تُرا

ترجمہ: ہر عبادت تجھ کو دُور کردے گی مگر تجھ کو یہ یقین ہونا چاہیئے کہ تجھ کو اللہ نے طلب کیا ہے۔

علم را آموز اوّل آخرا ایں جا بیا
جاہلاں را پیش حضرت حقتعالیٰ نیست جا

ترجمہ: پہلے علم حاصل کر اس کے بعد اس جگہ حاضری دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاہلوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

علم حق نور است روشن مثل او انوار نیست
علم باید با عمل علمے کہ برخر بار نیست

ترجمہ :۔ اللہ کا علم نور ہے اس سے زیادہ کوئی چیز نورانی نہیں ہے ۔
علم عمل کے ساتھ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ گدھے پر بوجھ کی مثل نہیں ہے۔

گر بخوانی صرف و نحو فقہ خوانی یا اصول
از وصال قرب وحدت دور مانی اے جہول

ترجمہ :۔ اگر چہ تو صرف و نحو اور فقہ اور اصول فقہ پڑھ لے اگر تو وحدت کے مقام سے دور رہے واصل نہیں ہے تو تو جاہل ہے۔

ذاکراں ذکر باشد از اللہ
ذکر دانی چیست وحدت خاص راہ

ترجمہ :۔ ذاکروں کو ذکر کی توفیق اللہ کی طرف سے ہوتی ہے تو جانتا ہے ذکر کیا ہے وہ وحدت کا خاص راستہ ہے۔

در عشق چوں پروانہ شو از جان خود بیگانہ شو
شادی کناں مردانہ شو گر سر رود رفتن بدہ

ترجمہ :۔ عشق میں پروانہ کی طرح ہو اپنی جان کی پرواہ مت کر ۔ مردوں کی طرح خوشی کرنے والا ہو اگر سر جاتا ہے تو جانے دو۔

نہ سر ہوس تافتن پیشہ دین پروری است
ترک ہوا یافتن قوت پیمبری است

ترجمہ :۔ خواہشات کو سر سے نکالنا دین داری اور دین پروری ہے خواہشات کو مکمل ترک کر دینا پیغمبروں کی طاقت میں ہے۔

گر بخواہی خوش حیاتی نفس را گردن بزن
با رضائے دوست بگزیں یا ہوائے خویشتن

ترجمہ :۔ اگر تو اچھی آرام دہ زندگی چاہتا ہے تو نفس کی گردن مار دے زندگی دوست کی خوشنودی میں گزار یا اپنے نفس کی پیروی میں۔

مرشد آں باشد کہ در راہِ خدا
طالباں را باز دارد از ہوا

ترجمہ :۔ پیر کامل وہ کہ اللہ کے راستہ پر چلنے والوں کو اپنے مریدوں کو ہوائے نفسانی سے دور رکھے۔

فقر سری راز وحدت با خدا
زیر پائے فقر باشد سر ہوا

ترجمہ :۔ فقر ایک راز ہے وحدت کے رازوں میں سے اللہ کے ساتھ فقر کے پاؤں کے نیچے نفسانی خواہشات کا سر ہوتا ہے۔

فقر را معلوم کن اگر گو سخن
نے گدایاں اہلِ بدعت راہزن

ترجمہ :۔ فقر کو راز داری کی باتیں کرنے والوں سے معلوم کرنہ ان بدعتی ڈاکو بھیک مانگنے والے فقیروں سے۔

فقر گنج اکبر کانِ کرم
از دلش طواف کعبہ در حرم

ترجمہ :۔ فقر بہت بڑا خزانہ اور کرم کی کان ہے کہ وہ اپنے دل سے حرم میں خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے۔

باہو از گرانی فقر بس گریاں کنند
با عشق آتش سوز جاں بریاں کنند

ترجمہ:۔ باہو فقر کے بھاری بوجھ سے بس گریہ وزاری کرتا ہے۔ عشق کی آگ کی جلن سے جان کو بھون کر کباب بناتا ہے۔

دم ازل دم دنیا دوم پیش درد
ہر دم قدم ثابت بود درویش گو

ترجمہ:۔ وہ ہر وقت ازل میں ہر وقت دنیا میں اور ہمہ وقت اُس کے سامنے ہے جو ہمہ وقت ثابت رہتا ہے اُس کو درویش فقیر کہہ۔

راہ ایں و آں جہاں دم درمیان
درمیاں دیگر مبین جز عین آں

ترجمہ:۔ راستہ یہ ہے اور وہ جہاں ہر وقت درمیان میں ہے اس کی ذات کے سوا درمیان میں کسی اور کو مت دیکھ۔

نیست اُمت ظلم دنیا سیم و زر
حق پرستی اُمتی بر حق نظر

ترجمہ:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ظالم دنیادار اور سونے چاندی کی لالچی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت حق پرست اور حق پر نظر رکھنے والی ہے۔

ہر کہ از خود باز گردد بہ ہوا
کے شود اُمت بفرمانِ خدا

ترجمہ:۔ جو کوئی خود بخود نفسانی خواہشات کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اللہ کے فرمان کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی نہیں ہے۔

درویش را دلریش باید خدا
کے بوند درویش کشف سر ہوا

ترجمہ:۔ درویش کا دل ہمیشہ گداز رہنا چاہیئے۔ درویش خواہشات کے حصول میں کب رہتا ہے۔

گر بنگرم جاں می رود گر جاں رود چوں بنگرم
حیران دریں کارے شدم یا بنگرم یا جاں دہم

ترجمہ:۔ اگر میں دیکھتا ہوں تو جان جاتی ہے اگر جان نکل جائے گی تو میں کیسے دیکھوں گا تو میں اس معاملہ میں حیران ہوں کہ میں دیکھوں یا جان دیدوں۔

اگر بگوید انا الحق دلم عجب نبود
کہ رُوح خویش دمید است درونِ قالب

ترجمہ:۔ اگر میں انا الحق کہوں تو اے میرے دل یہ تعجب کی بات نہیں ہو گی کہ میری رُوح دل کے اندر روشن ہو گئی ہے۔

بہتر ز ہزار صوف و اطلس نمدم
غیر از نمدم بہر دو عالم نمدم

ترجمہ:۔ ہزار اُونی اور اطلس کے لباس سے میرے کمبل کا لباس بہتر ہے کمبل کی گدڑی کے سوا دونوں جہانوں میں میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

روزے کہ حساب ایں و آں می طلبند
غیر از نمدم بہر دو عالم نمدم

ترجمہ:۔ حساب کے دن جب تمام چیزوں کا حساب طلب کریں گے تو میرے پاس سوائے گدڑی کے اور کچھ نہیں ہوگا۔

علم کز تو ترا نہ بستاند
جہل ازاں علم بہ بود بسیار

ترجمہ:۔ جس علم سے تجھ کو فائدہ نہ پہنچے اُس علم سے جہالت بہتر زیادہ بہتر ہے۔

علم گر برتن زنی مارے بود
علم گر بر دل زنی یارے بود

ترجمہ:۔ اگر تو نے علم کو جسم پر وارد کیا تو تُو سانپ ہوگا اگر تو نے علم کو دل پر وارد کیا تو تو یارِ کردگار ہوگا۔

ترک دنیا کے تواند ہر کسے یا بوالہوس
شیر مردے بائدت در بادیہ مردانہ

ترجمہ:۔ اے ابوالہوس ہر شخص دنیا کو کب چھوڑ سکتا ہے۔ آدمی شیر دل ہونا چاہیئے تاکہ جنگل میں بہادروں کی طرح رہ سکے۔

کشاف ہدایہ اگرچہ تو می دانی
نافقہ مت خواں نکنی ہیچ ندانی

ترجمہ:۔ اگرچہ تو تفسیر کشاف اور ہدایہ کو سمجھتا ہے خرچہ مت طلب کر تو نے کچھ نہیں کیا تو کچھ نہیں جانتا۔

اے عالم ناداں کہ تو در علم مغروری
نزدیک تو معبود نہ بلکہ تو دوری

ترجمہ:۔ اے نادان مولوی تو علم پر غرور کرتا ہے تیرے قریب اللہ نہیں ہے بلکہ تو اس سے بہت دُور ہے۔

نیست مشکل دیدنش ہمراز را
بے حجاب اللہ چشم و راز را

ترجمہ:۔ اس کو ہمراز کا دیدار کرنا کچھ مشکل نہیں ہے راز دار کی آنکھ کو اللہ کے دیدار میں کوئی پردہ نہیں ہے۔

در حقیقت معرفت ہمراز را
چشم را کہ اُو بپوشد واز شد

ترجمہ:۔ حقیقت میں معرفت ہم راز کو عنایت ہوتی ہے جبکہ وہ آنکھ بند کرتا ہے تو وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

غرق را غم نیست اندر غار دل
در غارِ دل گنج بود اسرار دل

ترجمہ:۔ دل کے غار میں ڈوبنے والے کو کچھ غم نہیں ہے کہ دل کے غار میں دل کے اسرار کا خزانہ ہے۔

دل کہ بام غرق گردد بر دوام
عارفاں را معرفت زاں شد تمام

ترجمہ:۔ جب دل ڈوبنے کے کنارے پر پہنچ جاتا ہے تو اُس کو ہمیشگی ملتی ہے۔ عارفوں کو اس مقام پر معرفت مکمل حاصل ہو جاتی ہے۔

قلب دل سرّی بود ہم چوں برق
آں نباشد برق باشد دل ورق

ترجمہ:۔ دل اسرار بجلی کے مثل ہوتے ہیں وہ نہیں ہوتا بلکہ بجلی ہوتی ہے دل کے لوح پر۔

برق غرق ورقِ دل را حق حضور
در مطالعہ ورق غرقش گشت نور

ترجمہ:۔ بجلی غائب ہو جاتی ہے اور دل کی تختی کو حق کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اس تختی کے مطالعہ میں ڈوب کردہ نورانی ہو جاتا ہے۔

تا نہ بینی تو بچشم خویش را
اعتبار نیست کس درویش را

ترجمہ:۔ جب تک تو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھتا اُس کو درویش کسی کا اعتبار نہیں کرتا ہے۔

باہوا برخیز از خود شو جُدا
تاترا حاصل شود وحدت خدا

ترجمہ:۔ باہو اُٹھ اپنے آپ سے جدا ہو جا خود کو فنا کر دے تاکہ تجھ کو اللہ کی وحدانیت کا علم حاصل ہو جائے۔

کسے از معرفت محروم ماند
بود جاہل اگر صد سالہ خواند

ترجمہ:۔ جو آدمی معرفت سے محروم رہتا ہے وہ جاہل ہوتا ہے اگرچہ سو سال تک پڑھتا رہے۔

از عبادت نُور گردد نُور شد
شد یقینش زانکہ آں بحضور شد

ترجمہ:۔ عبادت سے نور پیدا ہوتا ہے عابد نُور ہو جاتا ہے اس کو یقین ہو جاتا ہے کیونکہ وہ حضور میں حاضر ہوتا ہے۔

دادۂ خود سپہر بستاند
اسم اللہ جاودان ماند

ترجمہ:۔ اپنا دیا ہوا سامان سپہر کے وقت لے لیتا ہے اللہ کا نام ہمیشہ رہتا ہے۔

ہر کہ خواند اسم اللہ را مدام
در فضیلت گشت او فاضل تمام

ترجمہ:۔ جس کسی نے اللہ کا نام ہمیشہ پڑھا تو وہ افضلیت میں فاضل کامل ہو گیا۔

ہر علم روشن شود نظر از فقر
نظر فقرش ناظر و زیر و زبر

ترجمہ:۔ ہر علم فقر کی نظر سے روشن ہو جاتا ہے اس کے فقر کی نظر ناظر کو زیر و زبر کر دیتی ہے۔

ہر کہ خواند محک را بہر خدا
مجلسے حاصل شود با مصطفےٰ

ترجمہ:۔ جو خدا کے وصل کی کسوٹی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

صورت دیگر بود سیرت دیگر
عارف باللہ بود صاحب نظر

ترجمہ:۔ ظاہر اور ہوتا ہے باطن اور ہوتا ہے عارف باللہ صاحب نظر ہوتا ہے۔

ایں کتابے مرشد حق راہبر
ہر مقامے می دہد از حق خبر

ترجمہ:۔ یہ کتاب پیر کامل اور اللہ کے طریق کی راہبر ہے ہر منزل کی صحیح خبر دیتی ہے

ہر کتابے را جواب می دہد
ہر دلی را ہم خطابے می دہد

ترجمہ:۔ ہر سوال کا جواب دیتی ہے اور ہر دل کو پند و نصیحت کرتی ہے۔

اولیاء را می نماید ہر مقام
می کند تحقیق ہر یک پختہ خام

ترجمہ:۔ ہر دل کو اس کا مقام و منزل دکھاتی ہے ہر ناقص کو حقیقتاً کامل کرتی ہے۔

خلاف پیمبر کسے راگزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ترجمہ:۔ جو شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے خلاف چلا وہ منزل پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

کلید قفل جناں لا الٰہ الا اللہ
نجات مردم جاں لا الٰہ الا اللہ

ترجمہ:۔ جنت کے دروازے کی چابی لا الٰہ الا اللہ ہے آدمیوں کے روح کی نجات لا الٰہ الا اللہ میں ہے۔

چہ خوش آتش دوزخ چہ باک دیو لعین
دلا کہ کرد بیاں لا الٰہ الا اللہ

ترجمہ:۔ دوزخ کی آگ کا کیا خوف اور مردود شیطان کا کیا ڈر اے دل جس نے لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا۔

نبود ملک دو عالم نبود چرخ کبود
کہ بود در اماں لا الٰہ الا اللہ

ترجمہ:۔ نیلے آسمان کی وسعت اور دونوں جہانوں میں امان نہیں امان ہے تو فقط لا الٰہ الا اللہ میں ہے۔

مرد مرشد راز بخشد حق عطا
میکشد از شرک و کفر و از ہوا

ترجمہ:۔ مرشد آدمی کو اللہ کی طرف سے حق عنایت کرتا ہے شرک اور کفر اور نفسانی خواہشات سے دور کر دیتا ہے۔

بے طلب مولیٰ بود شیطاں مرید
ہر کہ طالب حق بود باحق رسید

ترجمہ:۔ اللہ کو نہ چاہنے والا شیطان کا مرید ہوتا ہے جو کوئی اللہ کا چاہنے والا

ہے وہ واصل باللہ ہو جاتا ہے۔

علم روشن راہ ہادی راہبر
آدمی بے علم ہمچوں گاؤ خر

ترجمہ:۔ علم راستہ کو منور کرتا ہے اور بہتر راستہ دکھاتا ہے بے علم جاہل آدمی گدھے اور بیل کی مثل ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

ترجمہ:۔ ہر ایک کی دلداری کر کہ یہ حج اکبر ہے ہزار کعبوں سے ایک دل بہتر ہے۔

ہر کہ ایں جا می رسد عارف تمام
ذکر فکر او گذشت فارغ فقر نام

ترجمہ:۔ جو اس مقام پر پہنچ گیا وہ مکمل عارف ہے وہ ذکر فکر سے فارغ ہو گیا اُسی کا نام فقر ہے۔

خشم و شہوت بزیر پائے تو دارد
تا غوی از حیات برخور دارد

ترجمہ:۔ غصہ اور شہوت کو تو اپنے پاؤں کے نیچے رکھ تاکہ تو زندگی کا پھل پا سکے۔

باہوا بہر از خدا تقویٰ نما
بے ریا تقویٰ برد جانب خدا

ترجمہ:۔ باہو خدا کے لیے تقویٰ کا اظہار کر حقیقتاً تقویٰ بغیر ریاکاری کے اللہ تک پہنچاتا ہے۔

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

ترجمہ: ہر گھاس جو زمین سے اُگتی ہے وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کہتی ہے وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

ہر کہ ایں جا نہ دید محروم است
در قیامت ز لذت دیدار

ترجمہ: جس کسی نے اس جہان میں نہیں دیکھا وہ قیامت کے دن دیدار کی لذت سے محروم ہے۔

از نگاہ نیم روشن آہِ من
درمیانِ کفر و ایماں راہِ من

ترجمہ: میری آہ زاری اَدھ کھلی نگاہ سے ہے ایمان و کفر کے درمیان میرا راستہ ہے۔

نفس را رُسوا کند بہر از خُدا
ہر درے قدمے رود بہر از خدا

ترجمہ: راہِ مولیٰ کا گدا اگر اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے کہ ہر دروازے پر جا کر خدا کے لیے سوال کرتا ہے۔

از علم عالم نہ شد واصل حضور
از علم عالم نہ شد کشف القبور

ترجمہ: عالم کو علم سے وصل وحضوری حاصل نہیں ہوتی عالم کو علم سے کشفِ قبور حاصل نہیں ہوتا۔

تو علم مغرور از حق دُور تر
از علم عالم نہ شد صاحب نظر

ترجمہ: علم پر غرور کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ دُور ہے۔ عالم علم

سے صاحب نظر روشن ضمیر نہیں ہو جاتا۔

در مطالعہ علم باشی صبح شام
کس نیابد معرفت از علم تام

ترجمہ: تو صبح و شام علم کے مطالعہ میں مشغول ہے کسی نے علم سے مکمل معرفت نہیں پائی ہے۔

طلب مرشد راز کن باطن صفا
تا ترا حاضر کنند با مصطفٰے

ترجمہ: باطن کو صاف کر کے پیر کامل سے راز کا طالب ہو تاکہ وہ تجھ کو دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کر دے۔

سربسر علمے بود از قیل و قال
سِر بود لب بستہ خاموشی وصال

ترجمہ: علم مکمل طور پر قیل و قال ہے کہ منہ زبان کسی وقت بند نہ ہو اور خاموشی سے وصال ملتا ہے۔

اے عالم ناداں کہ تو در علم مغروری
نزدیک تو معبود نہ بلکہ تو دُوری

ترجمہ: اے نادان و غافل عالم تو علم پر غرور کرتا ہے تیرے قریب معبود نہیں ہے بلکہ تو خود دُور ہے۔

کشاف ہدایہ اگر امروز تو خوانی
تا خدمت خاصاں نکنی ہیچ ندانی

ترجمہ: تفسیر کشاف اور ہدایہ کو تو اگر روزانہ پڑھے تو کچھ حاصل نہ ہو گا جب تک اللہ کے خاص بندوں کی خدمت نہیں کرے گا کچھ نہیں جانے گا۔

مقاماتِ ذکر

یاد رہے کہ انسان کے وجود میں ذکر کے چار مقام ہیں :۔

پہلا مقام :۔ پہلا مقام زبان ہے ۔

دوسرا مقام :۔ دوسرا مقام دل ہے ۔

تیسرا مقام :۔ تیسرا مقام رُوح ہے ۔

چوتھا مقام :۔ چوتھا مقام سِر ہے ۔

ان چہار اذکار کی مراقبہ میں صورتیں ظاہر ہوتی ہیں اور صاحب مراقبہ کے تابع ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ایک نفس مر جاتا ہے ۔ انسان کا وجود اربعہ عناصر سے ہے اور ایک کی صورت جدا ہے جیسا کہ آگ اور خاک کی صورت منفرد ہے مگر ان چہار میں سے ہر ایک کی ستر ستر ہزار صورتیں ہیں جو ظاہر و باطن میں چاندی پر ظاہر ہوتی ہیں اور دو لاکھ اسی ہزار صورتیں اُس کی ہم نشین ہوتی ہیں۔ پھر وہ فقر کے مرتبہ پر پہنچتا ہے۔ جب فقیر مراتب کو طے کر لیتا ہے تو وہ تنہا رہ کر سلامتی کا مستحق ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے :۔

اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَةُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ۔

سلامتی تنہائی میں ہے اور آفات مجمع میں ہیں۔

اور اب وہ کسی وقت کی نماز قضا نہیں کرتا اور خود امام اور باطنی صورت کو مقتدی بنا کر

جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے ؎

خود امامش مقتدی با خود نماز
ایں چنیں فقرش بود باحق نیاز

اگرچہ فقیر ان مراتب کو طے کر لے پھر بھی اُس پر لازم ہے کہ شریعت مطہرہ کے خلاف قدم نہ اُٹھائے کہ ظاہر عام کا حکم رکھتا ہے اور باطن خاص کا حکم رکھتا ہے ۔

انسان خاکی اور فرشتے آبی اور شہید بادی اور جن آگ سے ہیں۔ لازم ہے کہ اپنے اصل کے مطابق یک رنگ ہو کر دوئی کو چھوڑ دے کیونکہ دو رنگ ہونا منافق کی نشانی ہے ۔ دنیادار کو اس فکر سے کیا کام ۔ فقر غریبی اور یتیمی ہے۔ فقیر لوگ اپنے کنبے، مال و دولت کو ترک کر کے فقر میں قدم رکھتے ہیں اور توحید کے میدان میں نفس مرکب کو دوڑاتے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے ۔ آخر کو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اپنی جان سپردِ خدا کر دیتے ہیں مگر پھر بھی زندہ رہتے ہیں ۔ یہ لوگ حاجی بے حجاب ہیں ۔ بعض لوگ اپنے نفس پر ایک سال کا احرام باندھتے ہیں اور بعض چالیس سال کا اور اپنی ساری عمر شب و روز مراقبہ میں گذارتے ہیں۔ ؎

روئے مارا سوئے کعبہ کعبہ را با سوئے من
کعبہ قبلہ گشت در دل آنچہ دارم جان و تن

میرا منہ کعبہ کی طرف ہے اور کعبہ کا میری طرف ۔ کعبہ نے میرے دل میں آ کر جان اور تن کو کعبہ بنا لیا ۔

احرام کم آزاری اور بیداری کا نام ہے ۔ احرام ایسا ہے جیسا کہ کفن زیب تن کرنا اور مرنے سے پہلے مرنا ہے ۔ ؎

بباد عشق جاں خوش خو دیدہ خویش
کہ ہر دم می بر آید جان درویش

عشق میں آ کر خوشی سے اپنی جان دیتا ہے کیونکہ درویش کی جان ہمہ وقت نکلتی رہتی ہے۔

۵

فقیر درویش را ہفتاد جان است
بہر جانے ہزاراں جاوداں است

فقیر درویش ہزاروں جانیں رکھتا ہے اور ہر جان کے لیے ہزاروں زندگیاں۔

نہ مذہب عاشقی درویش دانی
چرا در پیش درویشے نخوانی

جبکہ تو عاشقوں کے مذہب کو نہیں جانتا تو لوگوں کے سامنے درویش کیونکر بنتا ہے۔

چشم با چشم است سخنش با سخن
گر مراتب ایں بخواہی نفس را گردن بزن

فقیری یہ ہے کہ دوست کے سامنے ہو کر اس سے ہم سخن ہو اگر تو مراتب چاہتا ہے تو اپنے نفس کو ہلاک کر دے۔

لافے مزن فقرش عظیم است
اللہ بما معین مارا چہ بیم است

فقیری لافیں نہیں مارنی چاہئیں۔ فقیری بہت بڑا مقام ہے۔ ہاں اللہ ہمارا مددگار ہے تو پھر ہمیں کوئی ڈر ہی نہیں ہے۔

علم و دانش باطن طلب کن
سجدہ با دیدار سنگ دیوار نیست

باطن کا علم و دانش طلب کر۔ پتھر کی دیوار کو سجدہ کرنا حقیقت میں سجدہ نہیں ہے۔

جملہ علمش در آید یک سخن
دیدارششں کجا باشد کہ دل بیدار نیست

تمام علم ایک بات میں آجاتا ہے کہ جب دل ہی بیدار نہیں تو سجدہ کہاں ہے۔

ترازو کردم جاودانی
فنا فی اللہ شدم با یار جانی

میں نے ہمیشہ ترازو کو قائم رکھا ہے۔ میں ہمیشہ رہنے والے یار میں فنا ہو گیا ہوں۔

ازل ابد دو چشمہ و ز چشم بر بینی ببیں
عین را با عین بینم سجدہ کردم با جبیں

آنکھ میں ازل اور ابد دو چشمے ہیں ناک سے اُوپر کے مقام پر نگاہ کر۔ میں ذات حقیقی کو دیکھ کر آنکھ سے پیشانی سے سجدہ کرتا ہوں۔

ہر کہ با معرفت یکتا معروف بردے حرام
معرفت را فخر کردن عارفے آں ناتمام

جو شخص معرفت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو اس پر معرفت حرام ہو جاتی ہے اور معرفت پر فخر کرنا ناکامی ہے۔

معرفت کا مقام بھی ایک مکان ہے جو طالب اور مولیٰ کے مابین حائل ہے اس سے گزر کر اگلے مکان میں پہنچنا چاہیئے اور اسی کی محبت میں غرق رہ کر بے پرواہ رہنا چاہیئے۔ تیرے دل میں دو خداؤں نے ڈیرہ ڈالا ہوا ہے اُن کے ہوتے

ہوئے تو خدا تک کیسے پہنچ سکتا ہے ۔

عاشقاں را راز سرم نے کسے جز آں خدا
دو خدا در خویش کشتن باہم شدن باآں یک خدا

اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا عاشقوں کے راز سے کوئی بھی واقف نہیں دو خداؤں کو اپنے بیچ سے مار نکالنا اللہ تبارک و تعالیٰ سے واصل ہونا ہے ۔

یک خدائے دو خدائے سہ خدا شد آں رحیم
دو خدا را قطع کردم یافتم آب آں رب رحیم

ایک خدا دوسرا خدا اور تیسرا خدا وہ ابلیس رحیم بنا بیٹھا ہے ۔ میں نے دو خداؤں سے واسطہ ختم کیا ہے تو اُس رحیم پروردگار کو حاصل کر لیا ۔

یار بغل کنار است تو بخلوت نشیں
ز خلوت توبہ ہزار ست یار پیش بیں

یار تو تیرے گلے کا ہار ہے تو تنہائی میں پڑا ہے ۔ اس تنہائی سے ہزار بار توبہ کر اور دوست کو سامنے رکھ ۔ قرب وصال حضوری کا حجاب ہے ۔

قرب غفلت حضوریئے حق نہ دوری
نورش نور گشتہ عین نوری

قرب غفلت ہے اور حضوری حق حقیقت میں دُوری ہے ۔ جب تو اس کے نُور میں مل کر نُور ہو جائے گا تو عین نُور ہو گا ۔

خلوت چیست دائی راہزن
صد ہزاراں قدرتش بستہ دہن

کیا تجھے علم نہیں کہ تنہائی راہزن ہے اسے ہزاروں اختیارات حاصل ہیں لیکن وہ تو منہ ڈھانپے ہوئے ہے ۔

دلا خوش باش باخوش نوش بادہ
کہ ساغر ساقیش از شوق دادہ

اے دل مسرت و شادمانی سے رہ اور خوشی سے محبت کی بادہ نوشی کر کہ ساقی نے اپنی خوشی سے تجھے محبت کا پیالہ دیا ہے ۔

جیسا کہ علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور اسی طرح غرق توحید مراقبہ سے حاصل ہوتا ہے اور علم عقل سے حاصل ہوتا ہے ۔

یاد رہے کہ عقل سے دو چیزیں حاصل ہوتی ہیں :

پہلی چیز : کھانے پینے کی خواہش ۔

دوسری چیز : علم و کتاب کے مسائل ۔

مراقبہ سے موت کا حصول ہوتا ہے اور موت سے فقر کے مراتب کا حصول ہوتا ہے ۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی دوستی سے دائمی زندگی کا حصول ہوتا ہے ۔

مراقبہ دو حالتوں میں منقسم ہے :

پہلی حالت : اگر فقیر کو مراقبہ میں وصال اور غرق فنافی اللہ حاصل ہے تو نہایت خوشنودی کا مقام ہے کیونکہ وہ مقام لی مع اللہ پہ پہنچا ہوا ہے ۔ جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا ۔

دوسری حالت : اگر فقیر کو جدائی اور فراق حاصل ہے تو پریشانی ہوتی ہے یہ مقام قبض و بسط کا ہے جس پر ہمیشہ کے لیے وبال ہوتا ہے اور نہ ہی دائمی طور پر فراق رہتا ہے ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ ہی تنگی اور کشائش کرتا ہے اور اُسی

کی اذیت تم نے دیکھا ہے۔ لوگوں سے کفر اور شرک اور گناہ جو کچھ بھی ہوتا ہے اسی دنیا کے سبب سے ہوا ہے۔ جس کسی نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے مخالفین نے کیا ہے۔ یا اہل دنیا نے کیا ہے۔ ؎

ترا مقصود معبود است دنیا
بہ نظر عاشقاں زور است دنیا

دنیا تیرا مقصود و معبود ہے مگر عاشقوں کی نظر میں مکر و فریب ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃً

دنیا ایک گھڑی ہے تو اس میں اطاعت کر لو۔

چو دنیا مزرع است آخر زراعت
تصرف راہِ مولا کن بر ساعت

جبکہ دنیا کی مثال کھیتی باڑی کی طرح ہے تو اسی کھیتی باڑی اللہ کی راہ میں صرف کرنا چاہیئے۔

کسے دارد فلوسے راہ نگاہے
ہزاراں پردہ آفتد صد گناہے

لوگ روپے پیسے کی حفاظت کرتے ہیں حالانکہ اس سے ہزاروں گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔

کامل فقیر دنیا اور عقبیٰ کو ترک کر کے فنافی اللہ کو اپناتا ہے۔ طالب پر لازم ہے کہ اس کی کماحقہ پیروی کرے۔ دنیا اور آخرت کو ترک کرے سیدھا راستہ اختیار کرے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ حقیقی پیروی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہے باقی سب دنیا داری ہے جو سراپا فتنہ ہے۔

رشحات

ہر کہ غفلت می کند اسم اللہ
ہیچ زیں ہرگز نہ باشد سر گناہ

ترجمہ:۔ جو اللہ کے نام کے ذکر سے غفلت کرتا ہے اسے کچھ فائدہ نہیں بلکہ سر پہ گناہ ہوگا۔

عارفاں را اسم اللہ شد نصیب
نفس شیطاں در نگنجد با حبیب

ترجمہ:۔ عارفوں کے مقدر میں اللہ کا ذکر کرنا لکھا ہے نفس اور شیطان حبیب یعنی اللہ کے ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔

باہوا با اسم اللہ دل بکوش
اسم اللہ را چہ داند خود فروش

ترجمہ:۔ باہو اللہ کے نام کے ذکر کی دل سے کوشش کر اپنے آپ کو بیچنے والا اللہ کے نام کی عظمت کو کیا جانے گا۔

علم دین مفروش دامے دام گیر
طالب دنیا کجا باشد فقیر

ترجمہ:۔ دین کے علم کو فروخت مت کر اس کی قیمت ہمیشہ رہنے والے سے لے دنیا کا طلب گار فقیر کب ہو سکتا ہے۔

علم را قدرے ندارد از طلب
علم عالم چیست دانی بہر رب

ترجمہ:۔ لوگوں سے مانگنے والا عالم علم کی قدر و منزلت نہیں جانتا ہے عالم کا علم کیا ہے یہ رب کی طرف سے نعمتِ عظمیٰ ہے۔

طلب کن اللہ با مطلب شوی
بے طلب اللہ بے مطلب روی

ترجمہ:۔ اللہ کو چاہ کہ تو چاہنے والے کے ساتھ ہوگا۔ اللہ کی طلب کے بغیر تو بے مُراد ہو جائے گا۔

دیدہ باید لائق دیدار اُو
این نہ دیدہ طالب مردار جیفہ

ترجمہ:۔ آنکھ اُس کے دیدار کے لائق ہونی چاہیئے وہ آنکھ نہیں جو مُردار کو طلب کرنے والی ہو۔

تو نمی دانی نہ تو نزدیک تر
درمیاں خود پردۂ اے بے بصر

ترجمہ:۔ تو نہیں جانتا کہ وہ تجھ سے بہت زیادہ قریب ہے تو خود درمیان میں پردہ ہے اے اندھے۔

پردہ را بردار دل بیدار باش
راہِ عارفاں این بود ہوشیار باش

ترجمہ:۔ پردہ کو اُٹھا دل کو بیدار رکھ ذکر قلبی جاری کر عارفوں کا یہ رستہ ہے ہوشیار رہ۔

رفت عمرش در مطالعہ روز و شب
از مطالعہ کس نشد عارف برب

ترجمہ:۔ دن رات کتابوں کے مطالعہ میں اس کی عمر گزر گئی صرف مطالعہ سے

کوئی آدمی عارف باللہ نہیں ہوا۔

دیدہ اَم دیدار حق صد بارہا
نفس و شیطان در نگنجد خارہا

ترجمہ:۔ میں نے ہزاروں بار دیدار حق کیا ہے نفس و شیطان کے لیے وہاں کوئی گنجائش نہیں۔

گر کنم حق شرح وصلش را تمام
خواب واصل را عبادت ہر دوام

ترجمہ:۔ اگر میں اللہ کے وصل کی تفصیل کو مکمل بیان کروں تو واصل کی نیند بھی ہمیشہ عبادت ہی ہوتی ہے۔

ناظراں را بر نظر باشد باللہ
لعنتے بر مال دُنیا حُبّ و جاہ

ترجمہ:۔ اُس کے دیکھنے والوں کی نظر صرف اللہ کی طرف رہتی ہے وہ دنیا کے مال اور اُس کی محبت اور جاہ و حشمت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

شہ رگ نزدیک چوں گوئیند دُور
یک دمے با حق برم وحدت حضور

ترجمہ:۔ وہ شہ رگ سے نزدیک ہے دُور کیوں کہتے ہو ایک لمحہ میں بارگاہِ خدا میں حاضر کردوں گا وحدت و حضوری حاصل ہوگی۔

فقر شاہی ہر دو عالم بے نیاز باخدا
احتیاجش کس نباشد مد نظرش مصطفےٰ

ترجمہ:۔ فقیر دونوں جہانوں کا بادشاہ ہوتا ہے واصل باللہ ہو کر بے نیاز ہو جاتا ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں ہوتی اس کی نظر صرف مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم پر رہتی ہے۔

ہر ز قطرہ دعویٰ کردند من بدریا یافتم
عین دریا یافتم خود گم بدریا یافتم

ترجمہ:۔ دریا کے پانی کا ہر قطرہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے دریا پا لیا خاص دریا کو پا لیا خود دریا میں گم ہو کر دریا کو پا لیا ہے۔

ترک دہ دنیا بیا راہِ خدا
فقر را ہادی است ہادی مصطفیٰ

ترجمہ:۔ دنیا کو چھوڑ دے اللہ کے راستہ پر چل۔ فقر کی راہ کے ہادی حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

علم سہ حرف است عین و لام و میم
عالم از علمے شود مرد و فہیم

ترجمہ:۔ علم میں عین۔ لام۔ میم تین حرف ہیں۔ عالم علم حاصل کر کے مردِ کامل ہو جاتا ہے۔

علم سہ حرف است عین و لام میم
یابد ازاں عالمے قلب سلیم

ترجمہ:۔ علم میں عین۔ لام۔ میم تین حرف ہیں عالم ان سے سلامتی والا دل پا لیتا ہے۔

علم سہ حرف است عین و لام و میم
زاں شود حاصل صراطِ مستقیم

ترجمہ:۔ علم کے تین حرف ہیں عین۔ لام۔ میم ان سے صراطِ مستقیم یعنی سیدھا راستہ حاصل ہو جاتا ہے۔

علم نماید علم سوئے مصطفیٰ است
آں حقائق بردہ سرِ اللہ است

ترجمہ:۔ علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راہ نمائی کرتا ہے یہ حقیقت میں اللہ کے اسرار کی طرف لے جاتا ہے۔

عارفاں مادام با حق ہم سخن
عارفاں از غیر حق بستہ دہن

ترجمہ:۔ عارف ہمیشہ رب کے ساتھ ہم کلام رہتے ہیں عارف غیر اللہ سے گفتگو نہیں کرتے زبان بند رکھتے ہیں۔

دم بہ دم دیوانہ ہوشیار باش
طالب حق طالب دیدار باش

ترجمہ:۔ ہر وقت بظاہر دیوانہ اور باطن میں ہوشیار رہ۔ حق کے دیدار کا طالب رہ۔

ذکر سری روح آید در قلب
عارفاں را کشف گردد راز رب

ترجمہ:۔ ذکر سری روح کی طرف سے دل پر القاء ہوتا ہے اور عارفوں پر رب کا راز منکشف ہوتا ہے۔

ہر کرا شد ذکر روحی در دماغ
خواب غفلت رفت سوزش در دماغ

ترجمہ:۔ جب کسی کی روح کا ذکر دماغ کی طرف چلا گیا وہ غفلت کی نیند سو گیا اور اس کا دماغ خراب ہو گیا۔

یا الٰہی سوز دہ ایں سوز بہ
گر کسے از سوز تر ترسد من بدہ

ترجمہ: یا الٰہی عشق کی جلن سوزش دے یہ سوزش بہت بہتر ہے اگر کوئی اس سوزش سے ڈرتا ہے تو مجھ کو دے دے۔

انتہائے عارفاں است غرق نُور
نیست آنجا عقل و فکر با حضور

ترجمہ: عارفوں کے لیے معرفت کی انتہا نُور میں فنا ہوتا ہے۔ اس جگہ عقل و فکر بے کار ہیں بس شعور حاصل رہتا ہے۔

ذکر و فکر و علم ہر سہ شد حجاب
آب با دریا رسد دریا بآب

ترجمہ: ذکر اور فکر اور علم یہ تینوں حجاب و پردہ ہیں۔ جب پانی دریا میں پہنچ جاتا ہے تو وہ دریا کا پانی کہلاتا ہے۔

فی امان اللہ دہد نورش خدا
نُورِ سرش راز وحدت کبریا

ترجمہ: اللہ اپنی پناہ میں لے کر اپنا نُور عنایت کرتا ہے نُور اس کے رازوں میں سے وحدت کی کبریائی کا راز ہے۔

ذکر و فکر و صحو و سکر و باخیال
باز دارد غرق وحدت از وصال

ترجمہ: ذکر، فکر، ہوش، مستی اور خیالات وصل کے لیے وحدت میں غرق و فنا ہونے سے باز رکھتے ہیں۔

کرد دعویٰ مدعی با خویشتن
جان مُردہ زندہ نفسے لاف زن

ترجمہ: جو اپنے ولی ہونے کا دعویٰ کرے اُس کی رُوح مردہ نفس زندہ اور ڈینگ مارنے والا ہے۔

عارفاں را چشم از دل با بصر
چشم ظاہر داشتن چوں گاؤ خر

ترجمہ: عارفوں کی آنکھ دل کی بصیرت والی آنکھ ہے ظاہر آنکھ تو گائے اور گدھے بھی رکھتے ہیں۔

کے تواند کشت نفس دیو زشت
داد آدم را ہلاکت در بہشت

ترجمہ: تو اُس بدبخت طاقتور نفس کو کیسے قتل کر سکتا ہے کہ جس نے آدم علیہ السلام کو جنت میں ہلاکت کے اندر ڈال دیا۔

آفریں صد آفریں بر نفس یار
نفس را توفیق بخشد کردگار

ترجمہ: شاباش اور سو مرتبہ شاباش اس نفس پر کہ جس نے اطاعت قبول کر لی۔ نفس کو یہ توفیق اللہ تعالیٰ ہی عنایت کرتا ہے۔

سرّ نُور حق بود اسرار راز
ہر کہ صاحب راز فرش بے نیاز

ترجمہ: سر اللہ کا نُور تھا اور اسرار پردہ میں ہوتے ہیں جس نے اس راز کو پا لیا اُس کا بچھونا بے نیازی ہے۔

بند بگسل باش آزاد اے پسر
چند باشی بند سیم و بند زر

ترجمہ: قید سے آزاد ہو اور اے بیٹے آزادہ ہی رہ تو کب تک سونے اور

اور چاندی کی قید میں گرفتار رہے گا۔

ہر کہ را جامہ ز عشقش چاک شد
اُو ز حرص و عیب کلّی پاک شد

ترجمہ:۔ جس کا لباس عشق کی مستی نے پھاڑ ڈالا وہ ہوس لالچ اور تمام برائیوں سے پاک ہوگیا۔

ہر کہ اُو از ہم زبانی شُد جُدا
بے زُبان شد گرچہ دارد صد نوا

ترجمہ:۔ جو کوئی اللہ سے ہم کلام ہوگیا وہ اپنے سے جُدا ہوگیا وہ بے زُبان ہوگیا اگرچہ وہ سو قسم کی آوازیں نکالتا ہو۔

اے ز من وابستہ جائے مردمن
اندروں تستم توئی با ما سخن

ترجمہ:۔ اے شخص تو میرے ساتھ وابستہ ہے تو کسی جگہ کسی کے پاس میرے سوا مت جا۔ میں تیرے دل میں ہوں تو مجھ ہی سے باتیں کرتا ہے۔

آنچہ خواستن از من طلب
ہر زہ گرد بگذرد گردیدن طلب

ترجمہ:۔ تو جو کچھ جانتا ہے مجھ سے طلب کر۔ فضول پھرنا چھوڑ دے اگر دیدار کی طلب ہے۔

بہر از وقت غم مخور اے مبتلا
کم نمے باشد ہماں روزیئے ما

ترجمہ:۔ وقت کا غم مت کھا اے مصیبت میں پھنسے ہوئے روز کا خرچ جو ہم دیتے ہیں اس میں کمی نہیں ہوگی۔

تا توانی سرّ رازش را بپوش
معرفت حق کے رسد ایں خود فروش

ترجمہ:۔ جب تک ہو سکے اللہ کے رازوں کی پردہ داری کر۔ اللہ کی معرفت پردہ فاش کرنے والوں کو کب حاصل ہوتی ہے۔

سرّ قرآن است رازشش مصطفیٰ
سرّ نبوی کس نہ گفتش جز الٰہ

ترجمہ:۔ قرآن کا سر ہے اور اس کے راز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نبی کے اسرار کو اللہ کے سوا کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

نام باہو مادر باہو نہاد
زانکہ باہو دائمی باہو نہاد

ترجمہ:۔ باہو کا نام والدہ نے باہو رکھا اس لیے کہ باہو ہمیشہ ہو کے ساتھ رہتا ہے۔

بردہ باہو راز وحدت را تمام
عارفاں را ختم از ہُو والسلام

ترجمہ:۔ باہو نے وحدت کے تمام رازوں کو پا لیا ہے عارف مقام ہُو تک پہنچتے ہیں والسلام۔

اسم اللہ ذوق بخشد با وصال
بے زبان گوید سخن بس قیل و قال

ترجمہ:۔ اللہ کا ذکر وصال کا ذوق بخشتا ہے اور بغیر زبان کے بات کرتا ہے اس کے سوا سب قیل و قال ہے۔

اسم اللہ رہبر است در ہر مقام
از اسم اللہ یافتند فقرش تمام

ترجمہ:۔ اللہ کا نام ہر مقام پر رہبری کرتا ہے۔ تمام فقراء اللہ کے نام سے مقامِ فقر کو پا لیتے ہیں۔

در خدا نیست خدا لامکاں است
گر خواہی دریافت خدا زندہ بجاں است

ترجمہ:۔ اگر تو کہے خدا نہیں ہے تو خُدا لامکاں میں ہے اگر تو اُس کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو وہ حیاتِ جاوداں ہے۔

محبت است کہ یک دم نمی دہد آرام
دگر نہ کیست کہ آسودگی نمی خواہد

ترجمہ:۔ محبت اس کو کہتے ہیں کہ ایک گھڑی آرام نہ کرنے دے ورنہ کون ہے جو آرام کرنا نہیں چاہتا۔

ہر کہ باہو می رود عارف خدا
ہر کہ بے ہُو می رود آن سر ہَوا

ترجمہ:۔ جو حقیقتِ ہُو تک پہنچ گیا وہ عارف باللہ ہے جس نے ہُو کی حقیقت نہیں پائی وہ نفسانی خواہشات میں ہے۔

ہر کہ باہو ہست آں را راز شد
لاتخف لاتحزن ز حق آواز شد

ترجمہ:۔ جو کوئی ہو کے ساتھ ہے وہ راز دار ہو گیا۔ مت ڈر رنج نہ کر اُس کے لیے اللہ کا فرمان ہے۔

دلم با کعبہ شد قبلہ حاجات
بقبلہ سجدۂ از بہر حق ذات

ترجمہ:۔ میرا دل کعبہ کے ساتھ قبلہ حاجات ہو گیا قبلہ کی طرف سجدہ اللہ کی ذات کے لیے ہے۔

دو دل حاجی نہ گردد با حجابش
کہ دل با قبلہ قبلہ با جوابش

ترجمہ:۔ اپنے حجاب کی وجہ سے دو دل حاجی نہیں ہوتے ایک قبلہ کی طرف کہ قبلہ اُس کا جواب دے۔

ہر کہ اندر خانہ سوزد نفس را
از دہن دُوئی نیاید چوں چرا

ترجمہ:۔ جس نے دل کے اندر نفس کو جلا دیا تو اس کے منہ سے کیوں اور کیا کی بات کبھی نہیں نکلے گی۔

پس بخور پس نوش و راہ راز گیر
مرد باقوتی کہ بر نفس امیر

ترجمہ:۔ اس کے لیے کھا اور پی اور راز کے راستہ کو اختیار کر تو طاقتور آدمی ہے اور نفس پر حاکم ہے۔

اسم اعظم راز اسم ہو بیاب
اسم یا ہو چیست یعنی گنج وہاب

ترجمہ:۔ اسم اعظم پوشیدہ ہے اسم ہُو کا ورد کر ہُو کیسا اسم ہے یہ وہاب کا خزانہ ہے۔

ہر کہ آمد بذات فانی اُو
کے بسوئے صفات بیند اُو

ترجمہ:۔ جس نے اُس کی ذات کی طرف رجوع کیا وہ فنا فی اللہ ہوا تو وہ پھر اُس کی صفات کی طرف کب رجوع کرے گا۔

ہر کہ را توفیق یاری از خُدا
قتل سازد نفس را از سر ہوا

علمِ ظاہر اور علمِ باطن

اے عزیز! معلوم ہونا چاہیئے کہ ظاہری علم باطنی علم کا نمونہ ہوتا ہے۔

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

ظاہری علم اور باطنی علم کی مثال دودھ اور مکھن جیسی ہے۔ دودھ کے بغیر مکھن نہیں بنتا اور نہ ہی بے پیر پیر ہو سکتا ہے۔

علم حقیقت میں وہی ہے جو مقصد تک رسائی حاصل کرادے ورنہ وہ پردہ ہی پردہ ہے۔

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْاَکْبَرُ — علم بھی اللہ کے حجابات میں سے ایک بہت بڑا حجاب ہے۔

علمے کہ رہ بدوست بروار کتاب نیست
اینہا کہ من بخواندم ہمہ در حساب نیست

جو علم دوست تک پہنچاتا ہے کتب کے ورد سے حاصل نہیں ہوتا جو کچھ ہم پڑھتے ہیں کوئی بھی اس حساب میں نہیں ہے۔

جو بے عمل عالم ہیں ان کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا

ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر لدے ہوئے دفتر۔

ز اہل مدرسہ اسرار معرفت مطلب
کہ نکتہ داں نشود کرم گر کتاب خورد

تو اہل مدرسہ سے معرفت کے راز نہ پوچھ کیونکہ کیڑا کتاب کے کھانے سے نکتہ دان نہیں ہو سکتا۔

اسی فقر کا جو فقر زیر تذکرہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم کے دوران فرمایا اے ابوذر! جس طرح تم زمین پر اکیلے چلتے ہو فرد ہوتے ہو اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی ذات میں فرد ہے۔ اور نہایت شفاف چیزوں کو پسند فرماتا ہے۔

اے تو میرے غم اور فکر سے واقف ہے کہ میں کس چیز کا مشتاق ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی بتا دیں تو آپ نے فرمایا میں اپنے رفیقوں کی ملاقات کا بہت شوقین ہوں جو میرے بعد ہوں گے اور جو شان میں انبیاء کے مثل ہوں گے اور بارگاہِ الٰہی سے شہداء کا مرتبہ پائیں گے۔ یہ لوگ اپنے ماں باپ بہن بھائی اور اپنی اولاد سے دُور بھاگیں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے واسطہ قائم کر لیں گے۔ یہ لوگ اپنے مال و متاع سے بے پرواہ ہوں گے اور اُسے بھی چھوڑ دیں گے اور وہ اپنے سرکش نفسوں کو عاجزی سے بدل دیں گے۔ اور خواہشاتِ نفسانی اور دنیاداروں سے نفرت کریں گے۔ پہلے وہ مجذوب ہوں گے کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے پُر ہوں گے اور ان کا طعام اللہ کا ذکر ہوگا۔ اور اُن کے کام اللہ تعالیٰ خود ہی کرتا ہے اور ان کا بیمار ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہوگا۔

اے ابوذر! تم چاہتے ہو تو اور بیان کرو۔ اُنھوں نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا:۔

"ان میں سے ایک کی موت اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک ایسی ہوگی جس طرح کہ اہل آسمان میں سے کوئی رحلت کر گیا ہو۔"

حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے پھر فرمایا:۔

"اے ابوذر! اگر تمہارا خیال ہو تو میں اور بیان کروں۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیان فرمایئے تو آپ نے فرمایا:۔

"اگر ان میں سے کوئی اپنے کپڑے کی جوں مارے گا تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ایسا ہوگا کہ گویا اس نے ستر حج و عمرے کیے اور ان کے لیے ایسا ثواب ہوگا کہ انھوں نے گویا چالیس غلام آزاد کیے اور فرض کرو کہ وہ غلام بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور ہر غلام بارہ ہزار دینار قیمت رکھتا ہے۔"

حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے پھر فرمایا:۔

"اے ابوذر! اگر تم کہو تو میں اور بیان کروں۔"

حضرت ابوذر نے حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پھر عرض کیا:۔

"ہاں یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ:۔

"ان میں سے جب کوئی محبت سے ذکر کرے گا اور سانس لے گا تو ہر سانس کے عوض ان کے حساب میں ہزار ہزار درجات تحریر ہوں گے۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر فرمایا:۔

"اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں اور زیادہ بیان کروں۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر بارگاہِ نبوی میں عرض کیا:۔

"یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تو آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"اگر ان میں سے کوئی ایک تسبیح کہے گا تو وہ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہوگی کہ اس کے عوض اس کے ساتھ دنیا کے پہاڑ سونے اور چاندی کے بن کر پھرا کریں گے۔"

پھر ارشادِ نبوی ہوا:۔

"اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں اور زیادہ بیان کروں۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! کیوں نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"جب کوئی ان میں سے ایک دوسرے پر نظر ڈالے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک وہ نظر بیت اللہ پر ڈالنے سے زیادہ بہتر ہوگی اور جو کوئی انھیں دیکھے گا گویا اس نے اپنے پروردگار کو خوش کیا اور جو انھیں کھانا کھلائے گا گویا اس نے اپنے رب تعالیٰ کو کھانا کھلایا۔"

پھر ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا:۔

"اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں اور زیادہ بیان کروں۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا:۔

"ہاں یا رسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"جو گناہ کرنے والے اپنے گناہوں پر اصرار بھی کرتے ہوں گے۔ جب ان کے پاس بیٹھ کر اٹھیں گے تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں گے۔"

یاد رہے کہ درحقیقت یہ لوگ صاحبِ مکاشفہ ہوتے ہیں کبھی تو انھیں اسرارِ ملکوتی اور رویائے صادقہ کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہیں جو نبوت کا چالیسواں حصہ ہے اور

کبھی مشاہدہ کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے اور مرتبہ پہلے مرتبہ سے بڑا ہے اور انھیں لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جن کے فقر کا یہ عالم ہے کہ وہ کبھی بھی ذکرِ خداوندی سے غافل نہیں رہتے اور شب و روز ہمہ وقت اس میں مصروف رہتے ہیں۔

ارشادِ رب العالمین جلّ مجدہ الکریم ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ لَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔

اے پیغمبر! تم خود کو روکے رہو ان کے ساتھ جو اپنے پروردگار کو یاد کرتے ہیں۔ صبح و شام اللہ کے طالب ہیں اور ان لوگوں سے اپنی آنکھ نہ اٹھانا دنیا کی زینت کو تلاش کرتے ہوئے ان کی پیروی نہ کرنا جن کے قلوب کو ہم نے غافل بنایا ہے اپنی یاد سے انہوں نے اپنی خواہش کی پیروی کی ہے اور ان کا یہ حال حد سے گزر گیا ہے۔

پھر ارشادِ رب العالمین جلّ مجدہ الکریم ہے:

يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ط فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔

جب صالحین کی روح پرواز کرتی ہے تو بارگاہِ الٰہی سے اُسے خطاب ہوتا ہے اے نفسِ مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف سے خوش خوش میرے بندوں میں داخل ہو کر بہشت میں رہ۔

پھر اہلِ فقر کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ۔

کسی آدمی کے اندر اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے۔

حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی فقر کے متعلق فرماتے ہیں:

"مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فقر سے میری مراد یہ نہیں کہ کسی کے نزدیک کچھ نہ ہو بلکہ فقر سے میری مراد یہ ہے کہ فقیر صاحبِ امر ہو کہ اگر کسی چیز کو کہے ہو جا تو وہ ہو جائے۔ اے غوث محی الدین اپنے احباب کو کہہ دو جو آپ سے ارادت رکھتے ہوں انھیں فقر اختیار کرنا ضروری ہے کیونکہ جب فقر کمال کو پہنچ کر ختم ہو جاتا اور انتہا کو پہنچتا ہے تو وہ اللہ ہی ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام کے وصال کا مقام ہوتا ہے اے غوث محی الدین اپنے مصاحب سے فرما دیجئے کہ فقراء کی دعوت کو غنیمت جانے، وہ مجھ سے اور میں اُن سے قریب ہوں۔ اے غوث جب تم کسی کو فقر کی آگ میں جلا ہوا اور فقر و فاقہ سے ٹوٹا ہوا دیکھو تو اس کے قریب ہو جاؤ۔ میرے اور اُس کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔"

پھر فقر کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْفَقْرُ شَيْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَخَزِيْنَةٌ مِّنْ عِنْدَ اللّٰهِ

عام لوگوں کے نزدیک فقر ملامت ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک ایک خزانہ ہے۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْفَقْرُ بَيَاضُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ

فقر دونوں عالم میں سرخروئی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فقیری یہ ہے کہ اگر سارے جہان کا سونا اور مال و منال فقیر کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو وہ اپنے پاس ایک درہم بھی نہ رکھے اور سب کچھ فی سبیل اللہ لٹا دے۔

رشحات

نفس دشمن جان من ایمانِ من
ایں چنیں دشمن بود در جانِ من

ترجمہ: نفس میری جان اور ایمان کا دشمن ہے ایسا دشمن میرے جسم و جان کے اندر ہے۔

زاہدا از بیم دوزخ چند ترسانی مرا
آتشِ دارم کہ دوزخ نزد او خاکستر است

ترجمہ: اے زاہد تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے کیوں ڈراتا ہے میرے اندر عشق کی وہ آگ ہے کہ دوزخ اس میں جل کر بھسم ہو جائے گی۔

شرم باید از خلائق خوف باید از خدا
ہر کہ ملت نہ نباشد اوز کسب از حق جُدا

ترجمہ: مخلوق سے شرم اور خوف خدا ہونا چاہیئے جس کا کوئی مذہب نہ ہو وہ اللہ کو حاصل کرنے سے دُور ہے۔

اے مرد دیں میداں بیا گر سر رود رفتن بدہ
با عشق در میداں بیا گر سر رود رفتن بدہ

ترجمہ: اے دیندار آدمی میدان میں آکر اگر سر جاتا ہے تو جانے دے عشق کے ساتھ میدان میں آکر اگر سر جاتا ہے تو جانے دے۔

در کنج با جاناں نشیں گر عاقلی گم شد دریں
عشاق را مردیں ہمیں گر سر رود رفتن بدہ

ترجمہ: ایک گوشے میں محبوب کے ساتھ بیٹھ اگر تجھے عقل ہے تو اس میں گم ہو جا میں ہرگز منہ نہ موڑوں گا اگر سر جاتا ہے تو جانے دے۔

مردن ازاں روز ست گر جان خیزد سر رود
ہرگز نہ تابم رود گر گر سر رود رفتن بدہ

ترجمہ: مرنا ایک دن ہے اگرچہ جان اُٹھے سر چلا جائے میں ہرگز منہ نہ موڑوں گا اگر سر جاتا ہے تو جانے دے۔

حضوری ذکر اُو مذکور باشد
وجود عارفاں پُر نُور باشد

ترجمہ: حضوری اُس کا ذکر اور وہ مذکور ہو جاتا ہے عارفوں کا وجود نورانی ہو جاتا ہے۔

فرض و سنّت واجب و ہم مستحب
دل نماز دائمی اَز بہر رب

ترجمہ: تمام فرض۔ سنت۔ واجب۔ مستحب دل اللہ کے لیے ہمیشہ نماز میں رہتا ہے۔

دو چشم پوش و جاں از جاں بدر کُن
بہ سیرے لامکان سیرے سفر کُن

ترجمہ: دونوں آنکھیں بند کر اور جان کو جان سے جُدا کر اور لامکان کی سیر کے لیے سفر اختیار کر۔

بچشم سر حق معراج دیدہ
چنیں مرد خدا. با حق رسیدہ

ترجمہ: اسرار کی آنکھ سے معراج میں حق کا دیدار ہوتا ہے ایسا آدمی خدا رسیدہ ہوتا ہے۔

دو چشم کور کہ بیند صفائی
دل از خطرات گرداند جُدائی

ترجمہ:۔ دونوں اندھی آنکھوں والا صفائی کب دیکھ سکتا ہے۔ دل خطرات میں گھرا ہوا جُدائی کر دیتا ہے۔

مستی آنکہ باشد لازوالے
نہ آنجا ذکر و فکر نے وصالے

ترجمہ:۔ مقام فنا وہ ہے کہ اس کو زوال نہیں ہے نہ اس جگہ ذکر و فکر ہے نہ وصال ہے۔

نفس نتواں کشتہ با عقل و شعور
عارف از نفس بر آید غرق نُور

ترجمہ:۔ نفس کو عقل و شعور کے ساتھ نہیں مار سکتا عارف نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر نُور میں غرق ہو جاتا ہے۔

شہ رگ نزدیک شد رحمٰن مرا
چوں زدم نعرہ بہ فریادم چرا

ترجمہ:۔ رحمٰن میری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے میں فریاد کا نعرہ کیوں ماروں۔

ایں بود تعلیم و تلقین از خدا
با دلیلش ہادیٔ حق رہنما

ترجمہ:۔ اللہ کی طرف سے تعلیم و تلقین اس طرح ہوتی ہے دلیل سے اس کو ہدایت ہوتی ہے اور حق رہنمائی کرتا ہے۔

عاقلی گم شد دریں گمنام باش
از علائق دُور شو آرام باش

ترجمہ:۔ اگر تو عقلمند ہے تو گم ہو جا اس دنیا میں گمنام رہ مخلوق سے دور رہ اور آرام حاصل کر۔

ہر یکے بگذار زاں چہار
و ز دوئی بگذشت یکتا مرد کار

ترجمہ:۔ ان چاروں میں سے سب کو چھوڑ دے دوئی سے گزر کر کام کا بے مثل آدمی بن جا۔

نفس نیک و بد بود ہادی وہم باہوا
نفس عارف نفس رہزن باخبر شو باہوا

ترجمہ:۔ نفس اچھا اور بُرا ہدایت یافتہ اور خواہشات سے پُر ہوتا ہے عارف کا نفس باخبر ہوتا ہے اور ڈاکو کا نفس خواہشات سے پُر ہوتا ہے۔

ناظراں را نظر باشد از اِلٰہ
لعنتے بر مال دنیا عزّ و جاہ

ترجمہ:۔ دیکھنے والوں کی نظر حق تعالیٰ کے نُور پر ہوتی ہے وہ دنیا کے مال اور عزت و مرتبہ پر لعنت بھیجتے ہیں۔

نظر مولیٰ روز شب ناظر کند
با شریعت مصطفیٰ حاضر کند

ترجمہ:۔ اللہ کی نظرِ رحمت دن رات نظر کرنے والا کر دیتی ہے اور شریعت میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر کر دیتی ہے۔

از پیغمبر باہو را تلقین شدہ
با ہدایت رازِ رحمت دیں شدہ

ترجمہ:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے باہو کو تلقین ہوتی ہے ان کی ہدایت سے رحمت کا راز اس کا دین ہو گیا ہے۔

شد اجازت باہو راز مصطفےٰ
خلق را تلقین بکن بہر خدا

چوں بہ بینم طالباں را زر طلب
طالب دنیا بود از اہل طلب

ترجمہ: جب میں طالبوں کو سونا طلب کرتا ہُوا دیکھتا ہوں تو وہ طالب دنیا ہوتا ہے طالب حق نہیں ہوتا۔

ہر کہ طالب ہو بہ ہو باہو یار شد
رفت عجب و لائق دیدار شد

ترجمہ: جو کوئی ہُو سے ہُو کا طالب ہے تو وہ باہو کا یار ہے خود پسندی روانہ ہو گئی اور وہ زیارت کرنے کے لائق ہے۔

کم کسے طالب ز بہر راز رب
ذکر و فکر و غرق وحدت با ادب

ترجمہ: رب کے راز تک طالب بہت کم پہنچ پاتے ہیں وہ ادب کے ساتھ ذکر و فکر اور دریائے وحدت میں غرق رہتے ہیں۔

ہر کہ طالب ہُو ز باہو می رسید
ماسوی اللہ غیر را ہرگز ندید

ترجمہ: جو کوئی ہُو کا طالب ہو وہ ہُو تک پہنچ جاتا ہے وہ اللہ کے سوا کسی کو کبھی نہیں دیکھتا ہے۔

ہر کہ طالب ہُو بہ ہُو بہ بین
از تصوّر ہُو شود حق الیقین

ترجمہ: جو کوئی ہُو کا طالب ہو وہ ہُو سے ہُو کو دیکھتا ہے وہ ہُو کے تصوّر میں رہتا ہے اور مقام حق الیقین پا لیتا ہے۔

علم با عمل است بشنو ہوش مند
نیست بر تو کتب خواندن فرض چند

ترجمہ: اے ہوشمند سُن علم عمل کے ساتھ ہے تجھ پر کتابیں پڑھنا بالکل فرض نہیں ہیں۔

ہر کہ از باہو طلب اللہ کند
در مقام غرق فی اللہ جاں دہد

ترجمہ: جو کوئی باہو سے اللہ کے وصل کی خواہش کرتا ہے تو وہ فنا فی اللہ کے مقام و مرتبہ پر پہنچ کر جان دیتا ہے۔

فقر را دریاب بایک دم بدم
ابتدا و انتہا فقرش ختم

ترجمہ: ہمہ وقت فقر کو حاصل کرنے کی کوشش کر کیونکہ ابتدا اور انتہا فقر سے ہے اور فقر پر ختم ہے۔

دل بتدبیر خود نتواں یافت
بگذر از خود کہ بخود نتواں یافت

ترجمہ: دل کی حقیقت کو اپنی تدابیر سے معلوم نہیں کر سکتا اپنے آپ کو فنا کر دے کہ تو خود کو بھی نہ پا سکے۔

بہ چراغے کہ شوی رُوئے براہ
می کند در دودت خانہ سیاہ

ترجمہ: وہ چراغ بہتر ہے کہ تجھ کو راستہ دکھائے ورنہ تو اپنے گھر کو اس کے دھوئیں سے کالا کرتا ہے۔

ہر کتاب نقطہ از دل کتاب
دل کتاب دفتر حق بے حساب

ترجمہ: تمام کتابیں دل کی کتاب کا ایک نقطہ ہیں دل اللہ تعالیٰ کے بے حساب دفتروں میں سے ایک کتاب۔

دلے از معرفت سرِّ الٰہی
دلے کاغذ باسرار سیاہی

ترجمہ:۔ دل اللہ کے اسرار کی معرفت کے لیے ہے دل کاغذ ہے اس کے اسرار سیاہی ہیں۔

زندہ جان مردہ تن را نیست خواب
خواب نتواں گفت مطلق بے حجاب

ترجمہ:۔ جس نے اپنے نفس وجسم کو مار کر رُوح کو زندہ کر لیا اُس کو خواب نہیں آتے ان کو خواب نہیں کہتے وہ تو مطلق بے حجاب ظاہر میں دیکھتا ہے۔

مرد مرشد فیض بخشد با عطا
مرشدِ نامرد ناقص خود نما

ترجمہ:۔ پیر کامل اللہ کی عطا سے فیضیاب کرتا ہے پیر ناقص خود نمائی کرتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے۔

طالباں را طلب باید سرِ راز
ایں چنیں طالب بود چوں شہباز

ترجمہ:۔ طالبوں کو اسرارِ الٰہی اور رازِ خداوندی کی طلب ہونی چاہیئے ایسا طالب شہباز کی مثل ہوتا ہے۔

نفس دانی چیست دیو بس بزرگ
بر مسلماں تاختہ مانند گرگ

ترجمہ:۔ نفس کو تو جو جانتا ہے کہ وہ کون ہے وہ بہت بڑا شیطان ہے وہ مسلمانوں پر بھیڑیئے کی مانند دوڑ کر حملہ آور ہوتا ہے۔

رُوح دانی چیست امر حق گذار
مطلع وے نیست جز آں کردگار

ترجمہ:۔ تو رُوح کو جانتا ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے وہ اللہ کے حکم پر عمل کرتی ہے اللہ کے سوا رُوح کی حقیقت سے کوئی خبردار نہیں ہے۔

قلب دانی چیست گنج معرفت
ز لطیفہ غیب شد دروے صفت

ترجمہ:۔ تو دل کو جانتا ہے کہ کیا ہے وہ اللہ کی معرفت کا خزانہ ہے غیبی لطائف سے دل میں اوصافِ حمیدہ پیدا ہوتے ہیں۔

علم دانی چیست رہ دریافتن
پس بداں رہ سوئے حق بشتافتن

ترجمہ:۔ تو علم کو جانتا ہے کہ وہ کیا ہے وہ راستہ حق کو معلوم کراتا ہے اس کے بعد اس راستہ پر اللہ کی تلاش میں دوڑتا ہے۔

عقل دانی چیست نور روغن است
تیرگیٔ دل ازاں روشن تر است

ترجمہ:۔ تو عقل کو جانتا ہے کہ وہ کیا ہے وہ نور کے لیے تیل کی مثل ہے کہ دل کی سیاہی اس نور سے نورانی و روشن ہو جاتی ہے۔

چوں پنج نظرش یک نظر شد یک وجود
از پنج پنجہ پنج گنج یافت زود

ترجمہ:۔ جب پنج تن اس کی نظر میں ایک وجود ہو گئے تو ان پنج تن سے ہاتھ میں بہت جلد پانچ خزانے پائے گا۔

ہر کہ خود را داد نظرش باخدا
نظر اللہ می برد آں را آنحضرت مصطفیٰ

ترجمہ:۔ جس نے خود کو اُس کے سپرد کر کے اللہ پر نظر رکھی اُس کا اللہ پر نظر رکھنا دربارِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا تک پہنچا دے گا۔

ہر کہ بخورد گوشت جان خویش را
صد ہزاراں لذتِ درویش را

ترجمہ:۔ جو اپنی جان کے گوشت کو کھاتا ہے تو ایسا درویش ایک لاکھ ذائقے پاتا ہے۔

نفس چوں غالب شود بر دل کہ تعبیرش مپرس
شحنہ چوں ظالم شود دہ را خرابی اکبر است

ترجمہ:۔ جب نفس دل پر غالب ہوتا ہے تو دل کی حالت کو مت معلوم کر کہ جب کوتوال ظالم ہو جائے تو دہات کی بہت بڑی خرابی کا سبب ہے۔

فرشتہ گرچہ دارد قربِ درگاہ
نہ گنجد در مقام لی مع اللہ

ترجمہ:۔ فرشتہ اگرچہ اللہ کی بارگاہ میں مقرب ہے مگر وہ لی مع اللہ (میرے ساتھ صرف اللہ ہے) کے مرتبہ تک رسائی نہیں رکھتا۔

ہر کہ دارد ملک خود دنیا تمام
قدم دنیا می برد دوزخ مقام

ترجمہ:۔ جو مکمل دنیا کو اپنی ملکیت میں رکھتا ہے تو یہ دنیا اس کے قدم کو دوزخ کے اندر لے جاتی ہے۔

از نام باہو دنیا بگریزد دوام
زانکہ باہو غرق باہو ہر مدام

ترجمہ:۔ باہو کے نام سے دنیا ہمیشہ بھاگتی ہے اس لیے کہ باہو ہمیشہ باہو میں فنا رہتا ہے۔

رحمت و غفران بود بر راستی
راستی از راستی از راستی

ترجمہ:۔ رحمت اور مغفرت سچائی پر منحصر ہے۔ سچائی سچائی سے زینت حاصل کرتی ہے۔

باہو راشد دست بیعت از ازل
گشت فارغ ترک دادہ از خلل

ترجمہ:۔ باہو نے یوم ازل میں بیعت کی ہے وہ فارغ ہو گیا ہے اور نقصان اس سے دُور ہے۔

ذکر و فکرش در دلم پُر نور شد
رفت ذکرش معرفت مذکور شد

ترجمہ:۔ اس کے ذکر و فکر سے میرا دل نورانی ہو گیا اس کا ذکر گزر گیا مذکور کی معرفت حاصل ہو گئی۔

این مقام عین را زاں راز بین
عین را زاں عین ہست حق الیقین

ترجمہ:۔ اس خاص مقام کو رازوں میں سے ایک راز جان تیری ذات اس کی ذات سے وابستہ ہے یہ یقیناً حق ہے۔

باہوا چوں شد یقین عین الوجود
روز ازلش کردہ ام با حق سجود

ترجمہ:۔ باہو جب عین الوجود کا یقین ہو گیا تو یوم ازل میں میں نے اللہ کو سجدہ کیا ہے۔

ہر کہ دارد ملک خود نام خدا
نام اللہ می برد مصطفےٰ

ترجمہ:۔ جو کہ اپنی ملک میں صرف اللہ کا نام ہی رکھتا ہے تو اللہ کا نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتا ہے۔

حقیقتِ نفس

نفس ایک سانپ ہے اور اس کی خصلت کفار کی خصلت کے مشابہ ہے ۔
جب تک سانپ پر کوئی منتر وغیرہ نہ پڑھا جائے کوئی بھی اسے شکست نہیں دے سکتا۔ کسی نے سانپ سے پوچھا کہ جب کوئی تجھ پر منتر پڑھتا ہے تو اپنے سوراخ سے باہر کیوں نہیں آتا۔ سانپ نے کہا کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام پر اپنے سر کو قربان اور اپنی جان کو فدا کرتا ہوں۔ پس جو کوئی میرے دروازے پر میرے خالق کا نام لے لیتا ہے تو مجھے باہر پاتا ہے۔ پس نفس کی بھی یہی مثال ہے جو کہ سانپ کی مثال ہے۔ اور وجودِ انسانی گویا سوراخ ہے اور اسم اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے منتر کی مانند ہے اور اس کی خصلت کفر ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہوتا مگر حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی شریعت پاک اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَ الْکُفْرُ بَاطِلٌ یعنی اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے ؎

راحتے گر خویش خواہی نفس را گردن بزن
گر وصال حق بخواہی بگذر از فرزند و زن

اگر تو اپنے لیے آرام و راحت چاہتا ہے تو نفس کو مٹا دے اور اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے تو بیوی اور بچوں سے علیحدگی اختیار کر۔

پھر فرمان ہے ؎

چوں نفس را گردن زنم نفس مردِ حق
غیر نفسے کس نیاید عشق حق

جب نفس مٹ جائے گا تو نفس مردِ حق ہو جائے گا۔ نفس کے بغیر کوئی شخص اللہ کا عشق حاصل نہیں کر سکتا۔
اس فرمان کے جواب میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

چوں نفس را گردن زنم ایں نفس مرشد پیشوا و رہنما
ہر مقامے خوش نماید می برد در کبریا

جب نفس کی گردن اڑا دی جائے تو نفس مرشد اور راہبر ہے۔ ہر مقام کی بہتر طور پر سیر کرواتا ہے اور واصل باللہ کرا دیتا ہے۔
پھر فرماتے ہیں ؎

نفس تابع یار بہ اے جانِ عزیز
نفس را احمق چہ داند بے تمیز

نفس یار کے تابع رہے اے جانِ عزیز یہی بہتر ہے۔ نفس کی حقیقت کو جاہل اور بے تمیز کیا جانے۔
پھر فرماتے ہیں ؎

نفس و راحت جاودانی را گزار
تا شوی با حق تعالیٰ یار غار

نفس دائمی راحت کو ترک کر دے تاکہ حق تبارک و تعالیٰ کے غار کا دوست بنا رہے اور تیرا کام حق تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہوتا رہے۔
پھر فرماتے ہیں ؎

گر نفس را گردن زنم ضائع شوم
از ہوائے نفس را بیروں کشم

اگر میں نفس کو خود سے الگ کردوں تو میں برباد ہو جاؤں مگر نفس کو خواہشات سے جُدا کردوں۔

پھر فرماتے ہیں ؎

نفس با من یار من با یار اُو
سرِّ وحدت آب تقسیم آب جُو

اور تب میرا نفس میرا رفیق بن گیا ہے اور میں نفس کے دوست کا رفیق اور ساتھی بنا ہوں کیونکہ بحرِ وحدت سے وحدت کی نہر نکلتی ہے۔

پھر فرماتے ہیں ؎

نفس دیو دیوانہ است آں دیوے منم
گر خدا بر خود شوم وے را کشم

نفس شیطان پاگل ہے اور میں وہ شیطان ہوں۔ اے اللہ العالمین اگر میں اُس وقت قدرت رکھوں تو اسے ہلاک کردوں۔

کافر نفس کے کفر سے تنگ آکر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا چاہیے اور اسلام قبول کرنا چاہیئے۔

طالب کے لیے ضروری اُمور

طالبِ حق پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت نفس کی مخالفت کرے اور اس سے کبھی بھی غفلت نہ کرے چہ جائیکہ خواب کی حالت ہو، چہ جائیکہ بیداری کی حالت ہو، چہ جائیکہ ہوشیاری اور مستی کی حالت ہو۔ اس کافر سے ہمیشہ کے لیے جنگ کرتا رہے۔

جاننا چاہیئے کہ نفس فقیر کا جانی دشمن ہے اور صراطِ مستقیم پر ڈاکہ ڈالنے والا ہے طالب کے لیے ضروری ہے کہ اس سے غفلت نہ کرے۔

کیا خوب فرمان عالی شان ہے:

وَجَعَلْنَا إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ۔ — ہم نے جہادِ صغیر سے جہادِ کبیر کی طرف رجوع کیا ہے۔

پر عمل پیرا ہو۔

اقسامِ وجودِ انسانی

یاد رہے کہ وجودِ انسانی بھی دو اقسام میں منقسم ہے:

پہلی قسم:۔ وجودِ انسانی کی پہلی قسم وجودِ لطیف ہے۔

دوسری قسم:۔ وجودِ انسانی کی دوسری قسم وجودِ کثیف ہے۔

اقسامِ نفس

یاد رہے کہ نفس بھی دو اقسام میں منقسم ہے:

پہلی قسم:۔ نفس کی پہلی قسم نفس امارہ ہے۔

دوسری قسم:۔ نفس کی دوسری قسم نفسِ مطمئنہ ہے۔

جاننا چاہیئے کہ وجودِ کثیف والے کا نفس امّارہ ہوتا ہے اور وجودِ لطیف والے کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے۔ نفس مطمئنہ ظاہری و باطنی اطاعت بجا لاتا ہے اور رُوح کے تابع ہوتا ہے اور رُوح توفیق الٰہی کے تابع ہوتی ہے اور اہلِ توفیق صاحب ذکر و فکر اور اشغال اور استغراق فنا فی اللہ ہوتا ہے۔

یاد رہے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام، صوفیائے کرام،

اولیائے عظام، اہلِ ایمان اور اہلِ اسلام کو نفس مطمئنہ حاصل ہوتا ہے۔ اور نفس مطمئنہ صاحبِ معرفت ہوتا ہے۔ یعنی جس کو نفس مطمئنہ حاصل ہوتا ہے وہ قربِ حق حاصل کر لیتا ہے۔ ؎

کسے در معرفت معروف گردد
کہ سرِ وحدتش مکشوف گردد

وہی شخص معرفت میں مشہور ہوتا ہے کہ جس پر سرِ الٰہی کا انکشاف ہوتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں ؎

نماند پردۂ زاں سرِ اسرار
کہ عین العین بیند یار با یار

اور جس پر رازوں کے راز کا کوئی پردہ نہیں رہتا بلکہ وہ اپنی ظاہری آنکھوں سے اپنے دوست کا معائنہ کرتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں ؎

از نفس خود گم مشو کہ بدعت نشود
و زد و جہاں دست بشو کہ رجعت نشود

اپنے نفس سے گم ہو جاتا۔ بدعت استدراج نہ ہو سکے اور دنیا و آخرت سے خیر باد کہہ کہ پھر واپس نہ آ سکے۔

پھر فرماتے ہیں ؎

خدا یک است دل یکے است یکے را جو
تو با یک چوں شوی یک پس نہ ماند دو

ایک خدا ہے ایک دل ہے۔ ایک ہی کو طلب کر جب تو ایک کے ساتھ ایک ہو تو دوئی نہ رہے۔

اور اسی طرح سے تمام منافقین تمام کفار اور تمام فاسق و فاجر اور تمام اہلِ شرب صاحبِ نفسِ امارہ ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى

نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔

یاد رہے کہ صاحبِ نفس مطمئنہ اہلِ روح ہوتا ہے اور اہلِ روح صاحبِ ذکر اور صاحبِ وجد اور صاحبِ شوق و اشتیاق و استغراق و اہلِ غرق و توحید فنا فی اللہ اور صاحبِ فقر فنا فی اللہ نفس نہیں رکھتا۔ ہمہ اوست در مغز پوست ہوتا ہے۔ جس طرح کہ لی مع اللہ وقتہ آیا ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ کا فرمان

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے کسی نے پوچھا اے رابعہ نفس شیطان اور دنیا کے متعلق آپ کیا خیال رکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اپنے دوست کے ساتھ توحید فنا فی اللہ میں اس قدر مستغرق ہوں کہ مجھے نفس و شیطان کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور نہ ہی میں دنیا کی خبر رکھتی ہوں ؎

بہ ہر دم می کند ایں نفس محتاج
کسے را نیست نفش غیر محتاج

نفس ہی آدمی کو آدمی کا محتاج بناتا ہے مگر جو نفس نہیں رکھتے وہ ان کے محتاج نہیں ہیں۔

یاد رہے کہ اولیاء اللہ محتاج نہیں ہوتے اور اولیاء اللہ سے مراد فقیر ہے۔ فقیر کسی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ ہر شے اُس کی محتاج ہوتی ہے۔

عشق دانی چیست کشتن نفس خویش
روز و شب شورش بود دل راز ریش

ترجمہ:۔ تو جانتا ہے عشق کیا ہے سُن وہ اپنے نفس کو مارنا ہے دن رات اُس کا شور رہتا ہے دل اس سے زخمی ہوتا ہے۔

می شناسد مرد را از راہِ راز
چوں شناسد شاہ نداز بے نیاز

ترجمہ:۔ راستہ کے رازوں کو مردِ حق پہچانتا ہے جیسے بادشاہ ان لوگوں کو پہچانتا ہے جو اس سے بے نیاز ہیں۔

دل کہ از اسرارِ خدا غافل است
دل نباید گفت کہ مشتِ گل است

ترجمہ:۔ جو دل اللہ کے اسرار سے بے خبر غافل ہے اس کو دل نہیں کہنا چاہیئے وہ ایک مشت مٹی ہے۔

حدیث دل اگر گویم بصد دفتر نمی گنجد
کمالِ وصف دل ہرگز بہ بحر و بر نمی گنجد

ترجمہ:۔ اگر میں دل کی حقیقت بیان کروں تو سو دفتروں میں تحریر نہیں ہو سکتی دل کے اوصاف اور کمال تری اور خشکی میں نہیں سما سکتے۔

خاصہ خلوت خانہ باشد قبور
از جُدائی خلق با خالق حضور

ترجمہ:۔ خواص کے لیے خلوت کا گھر قبر ہوتی ہے کہ وہ مخلوق سے دُور اور خالق کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

عارفاں را قبر از حق شد خبر
شد وجودی ذکر عارف سربسر

ترجمہ:۔ قبر کی خبر عارفوں کو اللہ کی طرف سے ملتی ہے عارف کا وجود مکمل ذکر ہو جاتا ہے۔

حیرت اندر حیرت است حیرت چہ چیز
حیرت بر حق برد اے جانِ عزیز

ترجمہ:۔ حیرت کیا چیز ہے یہ حیرت در حیرت ہے اے پیارے دوست حیرت حق کے ساتھ واصل کر دیتی ہے۔

نہ قبائے حق بہ درویش و فقیر
می شناسد چشم نداں روشن ضمیر

ترجمہ:۔ درویش اور فقر کے لیے جبہ و دستار یا چولا کا ہونا ضروری نہیں روشن دل والا ان کو ان کی آنکھوں سے شناخت کرتا ہے۔

دل ز دل سختش بود با ہم سخن
عارفاں را زیں سخن شد انجمن

ترجمہ:۔ عام آدمیوں کا دل بحث مباحثہ سے سخت ہو جاتا ہے عارفوں کی گفتگو سے محفل جم جاتی ہے۔

دل چہ جنید می جنباند عرش را
عرش را دل فرش سازد زیرِ پا

ترجمہ:۔ حضرت جنید بغدادی جیسا دل عرش کو ہلا کر رکھ دیتا ہے اولیاء کا دل عرش کو مسند کی طرح پاؤں کے نیچے کر دیتا ہے۔

تو نمی دانی کہ صاحب دل عظیم
عرش را عزت بود از دل سلیم

ترجمہ:۔ تو نہیں جانتا اہل دل زندہ دل والا کتنی عظمت رکھتا ہے سلامتی والے دل سے عرش کو عزت حاصل ہوتی ہے۔

سیاہی سر درونت نور گردد
دو چشمے یک نظر منظور گردد

ترجمہ: تیرے اندر کی سیاہی نور میں تبدیل ہو جائے گی۔ دونوں آنکھوں کی ایک نظر ہوتی ہے اگر منظور ہو جائے۔

کر بے کاغذ سیاہی دل کتاب است
مطالعہ دل کتاب بے حجاب است

ترجمہ: بغیر کاغذ اور سیاہی کی کتاب دل ہے دل کی کتاب کا مطالعہ کر جس پر کوئی پردہ نہیں ہے۔

کسے زاں علم عالم علم خواند
بہر دو عالمے آں زندہ ماندہ

ترجمہ: جس کسی نے اس عالم کے علم کو پڑھا وہ دونوں جہان میں زندہ رہتا ہے۔

با کسے گردد محبت حق مدام
موت آنجائے نیاید والسلام

ترجمہ: جس کسی کو اللہ کی محبت میں ہمیشگی و دوام حاصل ہو گیا اس کو موت نہیں آتی وہ سلامتی والا ہے۔

دل با حضوری شکم پُر طعام
کہ ایں است معراج واصل تمام

ترجمہ: دل اُس کے حضور حاضر ہے اور پیٹ کھانے سے پُر ہے کہ واصل باللہ کی یہ معراج ہے۔

دل پُر خطر شکم بے طعام
ریاضت بناموس کفر است تمام

ترجمہ: دل وسوسوں اور تفکرات سے لبریز ہے اور پیٹ کھانا سے خالی ہے تو ایسا مجاہدہ و ریاضت جو نیک نامی حاصل کرنے کے لیے ہو وہ مکمل و سراسر کفر ہے۔

باہوا بہر خدا بہر رسول
اطلاع زیں مدہ اہل الوصول

ترجمہ: باہو خدا اور رسول کے واسطے اہل وصول کو ایسی خبر مت دے۔

ملک و فلک بہ زیر پایہ فقیر
جاودانی بہ زیر سایہ فقیر

ترجمہ: زمین و آسمان و فرشتے فقیر کے پاؤں کے نیچے ہیں فقیر کے سایہ میں ہمیشہ رہنا بہتر ہے۔

مردم شد اہل دعوت حق حضور
مرشد خود بین بود اہل الغرور

ترجمہ: اہل دعوت آدمی اللہ کی حضوری والے ہوتے ہیں خود پسند پیر مغرور لوگوں میں سے ہوتا ہے۔

ہر کہ را رخصت نباشد از رسول
ایں مراتب کے روی وحدت وصول

ترجمہ: جس کو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت نہ ملے وہ ان وحدت اور وصل کے مرتبے تک کب پہنچ سکتا ہے۔

بہ در درویش رو ہر صبح و شام
تا ترا حاصل شود مطلب تمام

ترجمہ: ہر دن صبح اور شام کو درویش کے دروازے پر پڑا رہ تا کہ تجھ کو تیرے تیرا ہر مطلب حاصل ہو جائے

در جہانش کم بود بے غم بود
غم مرا غم می برد غم غم خورد

ترجمہ:۔ جہان میں ایسے آدمی بہت کم ہوتے ہیں کہ جن کو کوئی غم نہ ہو میرا غم غموں کو دُور کرتا ہے میرا غم غموں کو کھا جاتا ہے۔

ایں جہاں و آں جہاں است یک نفس
کے تواند کشت نفسِ بد ہوس

ترجمہ:۔ ایک یہ دنیا ہے دوسری آخرت ہے نفس ایک ہے ہوس پرست نفس کو تو کیسے مار سکتا ہے۔

کارِ مرداں است تقویٰ باطنی
ہر کہ ایں تقویٰ نداند رہزنی

ترجمہ:۔ کامل لوگوں کا کام باطن کا تقویٰ ہے جو یہ تقویٰ نہیں جانتا وہ ڈاکو ہے۔

تقویٰ صبر و شکر راضی با خدا
ایں چنیں تقویٰ بود باطن صفا

ترجمہ:۔ تقویٰ صبر ہے شکر ہے اللہ کی رضا پر راضی ہونا ہے ایسے تقویٰ سے باطن دل صاف ہو جاتا ہے۔

باہوا بہر خدا بے کام باش
لب بہ لب بستہ زباں آرام باش۔

ترجمہ:۔ باہو خدا کے لیے تمام کاموں کو چھوڑ دے ہونٹ پہ ہونٹ رکھ کر منہ بند کر کے زمانہ سے آرام پائیے۔

با فضل با رحمت درویش کو
ہر کہ باشد غیر حق از دل بشو

ترجمہ:۔ اُس کے فضل اور رحمت سے اے درویش کوشش کر اللہ کے سوا جو کچھ دل میں ہے اس کو دھو ڈال۔

روسیاہی بہتر آں درویش را
بہر لقمہ نان دواند خویش را

ترجمہ:۔ اس درویش کا منہ کالا ہونا بہتر ہے جو روٹی کے ایک نوالہ کے لیے دوڑتا پھرتا ہے۔

بہر درویشاں خلق قائم مقام
ایں بمظلوم اند لائق دہ طعام

ترجمہ:۔ درویشوں کے نزدیک مخلوق اُس کے قائم مقام ہے یہ درویش مظلوم ہیں ان کو کھانا دے یہ اسی کے لائق ہیں۔

آں روز یاد کُن کہ یارے تو کس نباشد
جز عمل او ایماں او دیگر ہیکس نباشد

ترجمہ:۔ قیامت کے دن کو یاد کر کہ اس دن تیرا کوئی مددگار نہ ہوگا ایمان اور عمل کے سوا تیرا کوئی ساتھی نہ ہوگا۔

در تفکر طیر و سیر و ہر مقام
ہر کہ آند در تفکر مرد خام

ترجمہ:۔ فکر میں اُڑنا اور سیر کرنا تمام مقاموں کا جو کوئی صرف تفکر میں ہے وہ ناقص آدمی ہے۔

زاں علم عالم شوی صاحب شعور
علم یک حرف است روشن ہم چو نُور

ترجمہ:۔ عقلمند اس علم کو پڑھ کر ناصر ہوتا ہے علم ایک حرف ہے اور وہ نور کی مثل روشن ہے۔

نظر مولیٰ می برد با مصطفیٰ
واقف اسرار گردد از الٰہ

ترجمہ:۔ مولیٰ کی نظر کرم سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی پاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اسرار کا واقف کار ہو جاتا ہے۔

ختم گردد علم و حلم ہر مقام
ایں چنیں تحصیل عارف شد تمام

ترجمہ:۔ جس مقام پر علم و حلم ختم ہو جاتے ہیں ان مقامات کو حاصل کر کے عارف کامل ہوتا ہے۔

رفت عمرش در مطالعہ بارقم
معرفت حاصل نشد افسوس ہم

ترجمہ:۔ لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ میں تیری تمام عمر گزر گئی افسوس اس پر ہے کہ معرفتِ رب حاصل نہیں ہوتی۔

ایں سرود نغمہ ہست از نفس ہوا
طالباں ایں ہوا دور از خدا

ترجمہ:۔ یہ نغمہ اور راگ نفسانی خواہش ہے اس خواہش کے طلب گار خدا سے دور ہیں۔

غیر مولیٰ نیست در دل جائے من
ہر چہ بینی غیر مولیٰ راہزن

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا میرے دل میں کسی کے لیے جگہ نہیں ہے اللہ کے سوا جو کسی اور چیز کو دیکھے وہ ڈاکو ہے۔

ہر کہ بر دینِ محمد شد فنا
می رسد در مرتبہ اولیاء

ترجمہ:۔ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین پر جان دے دی وہ اولیاء کے مرتبہ و مقام کو پہنچ گیا۔

با موکل دائرہ عدد و حساب
از بروج کوکبش ستہ اکتساب

ترجمہ:۔ موکل کے لیے حصار ہے عدد اور حساب ہے اس کے ستارے کے برج سے اس کو حاصل کرتا ہے۔

بہتر آں باشد کہ با حق راز کن
تا ترا حاصل شود آواز کن

ترجمہ:۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ رازداری کر لے تاکہ تجھ کو کن کی آواز سننا میسر ہو جائے۔

کنہ حق دریاب، دریا دل شوی
در ہر قدم ہمچو حبابش می روی

ترجمہ:۔ حق کی حقیقت کو حاصل کرنے کی کوشش کر تاکہ تیرا دل دریا ہو جائے کہ ہر قدم کے ساتھ بابلہ کی طرح تیرتا ہوا چلا جائے گا۔

ہر ز موجش در از دریا کشی
موج دم در یک شود یکتا شوی

ترجمہ:۔ دریا کی ہر موج سے موتی نکالنے والا ہو سانس کی موج ایک موتی ہوتا ہے اس کو لے کر تو بے مثل ہوتا ہے۔

گر بنگرم گر بنگرم جاں رود چوں بنگرم
حیراں در کارے شدم یا بنگرم یا جاں دہم

ترجمہ:۔ اگر میں دیکھوں تو جان چلی جاتی ہے میں جب بھی دیکھوں تو میں اس معاملے سے حیران ہوں کہ دیکھوں یا جان دوں۔

اسم باہو بیک نقطہ یاہُو شود
ورد باہو روز و شب یاہُو شود

ترجمہ:۔ باہو کا نام ایک نقطہ لگانے سے یاہُو ہو جاتا ہے باہو کا ورد دن رات یاہو ہوتا ہے۔

اسم ہُو سیف است باہو برزبان
قتل کن ایں نفس کافر ہر زمان

ترجمہ:۔ باہو زبان پر ہُو تلوار کی طرح ہے اس تلوار سے اس کافر نفس کو ہر وقت قتل کر۔

اسم یاہُو گشت باہو راہبر
پیشوائے شد محمد معتبر

ترجمہ:۔ اسم یاہُو باہو کا راہبر ہو گیا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قابل اعتبار پیشوا ہیں۔

اہل رجعت کے شناسد دل سیاہ
لاتخف دعوت بود سرّ اللہ

ترجمہ:۔ پیچھے لوٹنے والا دل کی سیاہی کو کب جانتا ہے تو خوف مت کھا اللہ کے اسرار کو دعوت دیتا رہ۔

باہوا بہ زین نباشد در جہاں
خود پرستی را مبیں جز عین داں

ترجمہ:۔ باہو اس سے بہتر دنیا جہان میں کچھ نہیں خود پرستی مت کر خود کو مت دیکھ حقیقت کا عجز جان لے۔

دم رواں باشد بمثل تیغ تیز
دعوت چوں تیر وہم از دل بخیز

ترجمہ:۔ سانس تیز تلوار کی طرح جاری رہتا ہے اس کی دعوت جب دل سے نکلتی ہے تو تیر کی طرح ہوتی ہے۔

نفس را رُسوا کند بہر از گدا
بر ہر درے قدمے زند بہر از خُدا

ترجمہ:۔ فقیر ہر دروازے پر جا کر نفس کو ذلیل کرتا ہے خدا کے لیے ہر دروازے پہ جا کر قدم رکھتا ہے۔

با تو گویم بشنو اے اہل یقین
لاتخف باشند او از صدق دین

ترجمہ:۔ اے اہل یقین میری بات غور سے سُن ان کو کسی کا خوف و ڈر نہیں ہوتا وہ دین میں صادق ہوتے ہیں۔

رُوح بالا عرش قالب زیر خاک
احتیاجے نیست روضہ جان پاک

ترجمہ:۔ اُن کی رُوح عرش کے اُوپر اور جسم زمین کے اندر ہوتا ہے ان پاک جانوں کو مقبرہ و قبہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

گم قبر گمنام و گم نام و نشان
جسد را باخود برد در لامکان

ترجمہ:۔ قبر لاپتہ نام غائب نشان تک موجود نہیں وہ جسم کو اپنے ساتھ لامکاں میں لے جاتا ہے۔

اولیاء را قبر ہمچوں جسم و جان
اولیاء را در قبر خفتہ بداں

ترجمہ:۔ اولیاء کی قبر جسم اور جان کی طرح ہوتی ہے اولیاء کو قبر میں سویا ہُوا جان۔

قادریت

قادری مندرجہ ذیل دو قسموں پر مشتمل ہے:

۱. قادری زاہدی　　۲. قادری سروری

قادری سروری یہ ہے جس طرح کہ مجھے حاصل ہے کہ میں حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلس پاک سے مشرف ہوا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست اقدس پر بیعت کی۔ آپ نے بیعت کر کے خندہ پیشانی سے فرمایا کہ مخلوقِ خدا کی خدمت کیجیے اور تلقین کے بعد حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت عبد القادر جیلانی قطبِ ربانی شہبازِ لامکانی قدس سرہٗ النورانی کے ہاتھ میں دے دیا اور آپ نے سرفرازی کی اور تلقین کی۔ اس نے ان کی ظاہری اور باطنی توجہ سے فقیر ہر ایک طالب کو برزخ اسم اللہ کے تصور کرنے کے بعد ذکر و فکر کے بغیر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے گیا۔ پھر انہوں نے جس طرف نظر اٹھائی انھیں اسم اللہ نظر آیا اور ان پر کوئی حجاب نہ رہا۔

قادری زاہدی کا مرتبہ و مقام اور حوصلہ اس سے بہت کم ہے۔ بہت سے لوگ بعض طالبوں کو تصور اسم اللہ کی طرف لے گئے ہیں مگر اُن کی سوزش و تپش کو ضبط نہ کر سکے اور اپنی جان قربان کر دی۔ بعض اسم اللہ کو برداشت نہ کر سکے اور بعض مرتد ہو گئے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

آدم چوں صراحی بود رُوح چو مے
قالب چوں نے بود صدائے وے

کامل آدمی بوتل کی طرح ہے اور رُوح شراب کی طرح ہے اور قالب نے کی طرح ہے جس سے آواز نکلتی ہے۔

دانی چہ بود آدم و خاکی و خامے
فانوس خالی و چراغے در وے

اور خام آدمی کی مثال اس فانوس کی ہے جس میں صرف خالی چراغ رکھا ہو اور روشنی نہ ہو۔

اور بعض ہمیشہ ہمیش حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلس پاک سے سرفراز رہتے ہیں اور فقیر کو بھی ہر روز اور ہر ساعت مجلس میں ترقی حاصل ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ ہمیش تک رہے گی کیونکہ قادری سروری کا حکم ہمیشہ کے لیے ہے۔ فقیر درحقیقت علم ظاہر سے واقف نہیں تھا مگر حضور نبی کریم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے ظاہری اور باطنی فتوحات بہت سی فتوحات ہوتی ہیں جس کے لیے ایک دفتر درکار ہے مگر اہل اللہ نے مَاقَلَّ وَدَلَّ فرمایا ہے۔ طالب کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک سے حجاب پارہ پارہ ہو جاتے ہیں اور اس پر فنا فی اللہ کا مقام منکشف ہو جاتا ہے اور اس پر حضرت اُویس رضی اللہ عنہ کے مراتب ظاہر ہوتے ہیں کہ ظاہر و باطن اشتغال فقر فنا فی اللہ رکھتا ہے اور اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتا ہے۔

زاہدی قادری طریقہ یہ ہے کہ طالب اللہ رنج و محنت، زہد و تقویٰ میں مشغول رہے اور دس بارہ چالیس یا پچاس سال کے بعد حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس پاک سے مشرف ہو کر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے نزدیک

پہنچے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ سے سرفراز فرمائیں۔ یہ طریقہ زاہدی قادری بلندی کا ہے۔

یاد رہے کہ طریقہ قادری منتہی اور ہے اور اس کا مرتبہ محبوبیت محمدی ہے یعنی فنا فی اللہ بقا باللہ۔ جو شخص ایسے لوگوں سے بغض کرتا ہے فقر کے مراتب کو سلب کر لیتا ہے اور شیطان کے مراتب تک پہنچتا ہے۔ یہ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب و وارث ہیں خاص طور پر حضرت غوث جیلانی شہنشاہِ یزدانی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور جو لوگ ایسے لوگوں کے بارے میں عقیدہ بد رکھتے ہیں وہ شیطان کے گروہ کے آدمی ہیں اور دنیا و آخرت میں حیران و پریشان رہتے ہیں۔

یاد رہے کہ مراقبہ ایک بہت عظیم اور ناپید اکنار دریا ہے اور وہ دریائے عشق توحید و معرفت ہے۔ جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کی توفیق سے اس دریا میں غوطہ لگاتا ہے اور دنیا کو ترک کر دیتا ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ اور اسی طرح برزخِ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی سچے طالبوں، عارفوں اور عاشقوں فنا فی اللہ کے لیے دونوں جہان کا ہادی و راہنما ہے۔

فقیر پر لازم ہے کہ وہ سات قسم کے ذکر و فکر میں مشغول رہے۔ ذکر و فکر موت کر کے غفلت کو ترک کر دے۔

ذکر و فکر منکر نکیر کرتا ہے تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے لگاؤ اور غیر اللہ سے دور رہے۔

ذکر و فکر کرتا رہے تاکہ نفس کافر عذاب کے خوف سے اسلام قبول کر لے۔ اور اپنے اعمال نامے کا ذکر کرتا رہے تاکہ بُرے کاموں سے بچنے کا موقع ہاتھ آجائے اور زبان بُری بات سے حفاظت میں رہے۔ محشر کے دن ڈراونے مصائب اور اُس دن کی نفسا نفسی پر خیال رکھے کہ وہاں کسی کے کوئی کام نہیں آئے گا تاکہ اس فکر سے اللہ تبارک

و تعالیٰ کی طرف کامل توجہ ہو۔

پل صراط کا بھی ذکر فکر کرتا رہے تاکہ دنیا سے ایمان کی سلامتی کے ساتھ خاتمہ ہو جائے اور پلصراط کا راستہ بھی آسان ہو جائے تاکہ دنیا داروں کے دل میں مبتلا در ہے۔ جنت کی اُمید اور جہنم کا خطرہ ترک کر کے ہمہ تن فنا فی اللہ میں ایسا غرق ہو جائے کہ صفت اذکار سے بقا باللہ حاصل ہو جائے۔

یاد رہے کہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے افضل کوئی ذکر نہیں ہے یہ ذکر سب سے افضل ہے جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص ذکرِ خداوندی کرتا ہے اس کی مثال اور جو شخص ذکرِ خداوندی نہیں کرتا اُس کی مثال زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جس کلام پر حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے مفارقت کی یہ ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک کونسا عمل بہتر ہے تو آپ نے فرمایا موت کے وقت زبان پر ذکر خداوندی کا جاری ہونا۔

پھر ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ میں تمھیں ایک بہتر کام بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اور جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک تمھارے مراتب بلند ہو جائیں اور جو سیم و زر خرچ کرنے سے کہیں بہتر ہو اور جس پر عمل کرتے ہوئے اگر تم اپنے دشمنوں پر حملہ کرو تو تم بھی اُن کی گردنیں کاٹو اور وہ خود بھی اپنی گردنیں کاٹنے لگیں۔ صحابہ کرام نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے وہ کونسا عمل ہے تو حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذکر الٰہی ہے۔

پھر فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر پر کوئی صدقہ بھی آگے نہیں جا سکتا۔ اللہ کا ذکر ہر ذکر سے افضل و اعلیٰ ہے۔

تیغ برہنہ

یاد رہے کہ چالیس مرتبہ ریاضت ومحنت اور چلوں سے کسی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ولی کی قبر پر کسی صاحب اجازت کے حکم سے دعوت خوانی بہتر ہے۔ کیونکہ اللہ کے ولی کی قبر ننگی تلوار کی طرح ہوتی ہے۔ جس سے زندگی میں تلوار نیام میں ہوتی ہے وہ بھی نفسانی جسم میں ہوتے ہیں۔ بعداز وصال وہ تلوار بالکل ننگی ہو جاتی ہے۔ اور پہلے کی نسبت زیادہ کام کرتی ہے۔ یعنی رُوح بادشاہ ہے اور بحکم خدا سے بادشاہی حکم جاری ہے۔ ؎

مرا ز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

مجھے پیر طریقت کی وصیت یاد ہے کہ یاد خداوندی کے سوا جو کچھ ہے وہ نیست ونابود ہو جانے والا ہے۔

دولت بسگاں دادند و نعمت بخراں
من آمن و امانیم تماشا نگراں

دولت اہل سگ کو اور نعمت گدھوں کو دے دی۔ میں امن وامان سے تماشا دیکھ رہا ہوں۔

جز بوئے نیست در دل جاہ من
ہر چہ بینی غیر مولا راہزن

میرے دل میں بال کا ایک اُدنیٰ ساحصہ بھی کسی دوسرے کے لیے جگہ نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ جو کچھ بھی تو دیکھے وہ راہزن ہے۔

صاحب عقل کی نشانی

یاد رہے کہ صاحب عقل وہ ہے جو خود کو تحقیق کرلے کہ میں ازل میں کیا تھا اور اب دنیا سے کیا کچھ لیے جارہا ہوں۔ اور مجھے آخرت میں کون سی نعمت حاصل ہوگی۔

دادہ خود سپہر بستاند
نقش اللہ جاوداں ماند

اپنا دیا ہوا تو جاتے وقت واپس لے لیں گے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا نقش ہمیشہ ہمیش رہے گا۔

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخواں
اسم اللہ با تو ماند جاوداں

جو کچھ تو پڑھنا چاہتا ہے اسم اللہ سے پڑھ کیونکہ اسم اللہ ہمیشہ ہمیش رہے گا۔

اُس روز کو یاد کرنا چاہیے جس روز محشر کا یوم ہوگا۔

کلمہ طیبہ کی اہمیت وافادیت

میں اُن لوگوں پر سخت حیران ہوں جو خود کو مسلمان سمجھتے ہیں لیکن مسلمان ہونے کی خبر اُلٹا سے ناواقف ہیں۔ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں لیکن کلمہ طیبہ کی اہمیت کو نہیں جانتے جو شخص کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت کو جان کر پڑھتا

ہے اور کلمہ طیبہ کا ذکر کرتا ہے تو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسے اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ اس کے وجود میں کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ اس طرح ترتیب کے ساتھ پڑھنے سے اُس کا مال، اُس کی جان اور اُس کی اولاد گناہوں سے پاک ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ کلمہ طیبہ میں اسمِ اعظم ہے۔ جو شخص کلمہ طیبہ یا قرآن مجید فرقان حمید میں اسمِ اعظم کو معلوم کر کے پڑھے تو وہ دنیا و آخرت میں کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ وہ ہر طرح سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

درویش کے لیے لازمی اُمور

یاد رہے کہ درویش پر لازم ہے کہ وہ لقمہ حلال کھاتے وقت حاضر الوقت ہو کیونکہ انسان کے قالب میں لقمہ بیج کی طرح ہے۔ جب غفلت سے بو دیا جائے گا تو جمعیت حاصل نہیں ہوگی خواہ وہ لقمہ حلال ہی کیوں نہ ہو۔

محبت دنیا کا راز

اے ابوالہوس! دنیا کا سکون بجلی کی چمک کی مانند بے ثبات ہے اور اس کی محبت بادل کی تاریکی کی مانند بے بقا ہے۔ نہ ہی اس کی نعمتوں کے فائدے سے محبت کرنی چاہیئے اور نہ ہی اس کے رنج اور اس کی سختیوں کا غم کرنا چاہیئے۔

عقل مند کون؟

عقلمند وہی ہے جو دشمنی سے اجتناب کرے اور اس کی پرہیزگاری قوت اور شوکت دشمن سے زیادہ ہو۔ جرأت مندوں کی جرأت مندی، بہادروں کی بہادری لڑائی

کے وقت معلوم ہوتی ہے۔ اور امانت داروں کی دیانت داری معاملات اور برتاؤ کرتے وقت معلوم ہوتی ہے۔

دولت و شہوت کا راز

اے صاحبِ عقل! جب کوئی صاحبِ ثروت ہو جاتا ہے تو شہوت اُس کی عقل کی خدمت گار ہوتی ہے اور جب وہ گناہوں میں پھنس جاتا ہے تو اس کی عقل بھی شہوت کی قیدی ہو جاتی ہے۔ جسم پالنے والے کے لیے معدہ طعام کا مقام ہے۔ جو کچھ اس میں داخل کیا گیا ہے۔ اگر حلال کے سبب سے ہے تو طاعت کی طاقت پیدا ہوگی اور اگر مشتبہ ہے تو صراطِ مستقیم تجھ سے دُور ہو جائے گی۔ اگر حرام ہے تو گناہوں کی قوت بڑھے گی۔

رازِ درویشی

جاننا چاہیئے کہ درویش کا راز خاموش رہنا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام کے بغیر کچھ کہتا ہے وہ اچھی بات نہیں ہے۔ اور جو اچھی بات ہے وہ عبارت میں نہیں سما سکتی۔ مصنف علیہ الرحمۃ کا فرمان ہے کہ میں کل کو خبر میں لایا ہوں یعنی تمام حروف کے پڑھنے سے صرف مراد اللہ کا طلب کرنا ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ

نیکی کا طلب کرنا اللہ کا طلب کرنا ہے۔

دز ہر حدیث آیت تو بشنوی
مرد عارف آں بود بر دیں قوی

اگرچہ تو ہر آیت اور حدیث کو سُنے۔ اہل معرفت آدمی وہی ہے جو
جو دین پر عمل کرنے میں صاحب طاقت ہو۔

صاحبِ دانش کون؟

یاد رہے کہ صاحبِ دانش اور نہایت عقلمند وہ شخص ہے جو سب سے پہلے نفس کی صعوبتوں کو پہچانے اور ان کا پہچاننا نفس کی مخالفت ہے۔ اور نفس کی مخالفت کرنا اللہ کے ساتھ تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

بیشک اللہ کے نزدیک سب سے مکرم اہل تقویٰ ہے۔

متقی ہونے کا سب سے بڑا اصول خواہشاتِ نفس کا روکنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی

اور جس نے خواہشاتِ نفس کو روکا پس وہ بہشت میں جائے گا۔

جو شخص خواہشاتِ نفس سے رُک جاتا ہے وہ بالکل مطمئن ہو جاتا ہے اور اسے تصفیہ اور تزکیہ حاصل ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

جس نے اپنے نفس کو پہچانا پس اُس نے اپنے رب تعالیٰ کو پہچانا۔

نفس کی پہچان اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے ہوتی ہے اور رب تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی پہچان معرفت کے نور اور صراط مستقیم پر چلنے سے ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ آئینہ روشن ضمیری سے پہلے اور دل کی تصدیق سے پہلے قلب سلیم کا حصول نہایت ضروری ہے اور پھر تسلیم اختیار کرنا چاہیئے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

اُس روز نہ مال فائدہ دے گا اور نہ ہی اولاد مگر جو شخص بارگاہِ الٰہی میں قلب سلیم لائے گا وہ فائدہ میں رہے گا۔

قلبِ سلیم اور بحقِ سلیم کیا ہے؟

یاد رہے کہ قلب سلیم اور بحق سلیم اسے کہتے ہیں کہ دل اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر میں جوش وخروش کرے اور زبان دائمی طور پر خاموش رہے۔ عارف ایسا ہونا چاہیئے جو کہ دریا پی جائے نہ کہ ایک قطرہ چکھتے ہی اپنے ہوش کھو جائے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے پس اُس کی زبان بند ہو جاتی ہے۔

اقسامِ دل

دل مندرجہ ذیل تین اقسام میں منقسم ہے:۔

پہلی قسم:۔ پہلی قسم قلب سلیم ہے۔

دوسری قسم:۔ دوسری قسم قلب منیب ہے۔

تیسری قسم:۔ تیسری قسم قلب شہید ہے۔

قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم کے سوا کسی دوسرے

کا خیال نہ ہو۔

قلبِ غیب وہ ہے کہ جس قلب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت ہو۔

قلبِ شہید وہ قلب ہے کہ جو دائمی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت میں ہو۔

قلبِ شہید اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نور سے ہوتا ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ

سب سے بہتر ذکر ذکرِ الٰہی ہے۔

یاد رہے جسے ذکرِ الٰہی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ ذکرِ خداوندی ہے اور وہ ذکرِ خفی ہے۔ ؎

ذکرِ خفیہ را طلب کن از خدا
یا طلب کن از محمد مصطفیٰ

ذکرِ خفی اللہ تبارک وتعالیٰ سے طلب کر یا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے طلب کر۔

ذکرِ خفیہ بر کسے پیغام شد
زاں بہ پیغامے بدل الہام شد

ذاکر کے لیے ذکرِ خفی محبوب حقیقی کا پیغام اور الہام ہوتا ہے جو دل پر القاء ہوتا ہے۔

ذکرِ خفیہ بے ریاضت حق عطا
ذکرِ خفیہ می شود باطن صفا

ذکرِ خفی سے باطن صاف ہو جاتا ہے اور ذکرِ خفی سے بغیر ریاضت، کے عطائے حق ہو جاتا ہے۔

ذکرِ خفیہ سرّ وحدت رازِ رب
اہلِ خفیہ غرق فی اللہ باادب

ذکرِ خفی وحدت کا راز اور رب تعالیٰ کا راز ہوتا ہے اور ذاکرِ خفی غرق فی اللہ اور باادب ہوتا ہے۔

علاماتِ ذکرِ خفی

ذکرِ خفی دو علامات میں منقسم ہے:۔

پہلی علامت:۔ پہلی علامت یہ ہے کہ ظاہر میں زمین کا سیاح ہوتا ہے۔

دوسری علامت:۔ دوسری علامت یہ ہے کہ باطن میں اُس کا قلب سیاح ہوتا ہے۔

پھر یہ علامات بھی ہوتی ہیں کہ اُن کا جسم دنیا میں اور دل عقبیٰ میں ہوتا ہے۔ قلبی ذکر اور ذکرِ خفی انبیائے کرام علیہما السلام اور اولیائے کرام کا نتیجہ ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام ہمیشہ ہمیش دل میں نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ یہ لوگ تلمیذ الرحمٰن (رحمٰن کے شاگرد) اور تلمیذ النبی (نبی کے شاگرد) ہوتے ہیں۔

غالب الاولیاء مرشد کون؟

یاد رہے کہ اہلِ قلب اور غالب الاولیاء مرشد وہ ہے جو طالب کو باطن میں حضورِ پُرنور یوم سید اہلِ نشور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء کے حضور میں منظورِ نظر کر دے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلسِ پاک میں داخل کر کے آپ کی بارگاہِ عالیہ سے تعلیم وتلقین دلائے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا سچا طالب وواصل بن جائے۔ اور پھر اپنے پیر ومرشد کی صحبت میں اعتبار کے ساتھ رہے۔

یاد رہے کہ عارف باللہ اور اہلِ دل پر فرضِ عین ہے کہ وہ بوجھ، عبادت اور رجوعات

خلق اور دنیا کی نام وری کو ترک کر دے۔ نفسانی خواہشات اس کی موج سے قطرہ پاتے ہیں لیکن میں نے دریا کو پایا۔ جب پوری طرح دریا کو پالیا تو اس میں خود کو گم کر دیا۔

اہل دل اور اہل استغراق عارف باللہ کے حق میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔

اور جو لوگ صبح و شام اپنے رب تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو اپنے نفس کو مجبور کرو اور تمہاری نظر التفات ان پر سے ہٹنے نہ پائے ایسا نہ ہو کہ دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کا پاس کرنے لگو۔ اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اس کی دنیا داری حد سے تجاوز کر گئی ہے۔

محقق عارف کون؟

یاد رہے کہ محقق عارف وہ ہے جو اپنے ظاہر کو شریعت مطہرہ کے لباس سے آراستہ کرے اور باطن میں حضور سید العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والثنا کے حضور پر نور میں ہو۔ عارف پر لازم ہے کہ صبح و شام شریعت مطہرہ کی پیروی کرے۔ جو کام کرے اس کی طرف دیکھ لے کہ یہ شریعت کے خلاف ہے یا شریعت کے مطابق ہے۔ اگر شریعت کے

مطابق ہو تو کرے اگر نہ ہو تو نہ کرے۔ شریعت کی اصل قرآن حکیم فرقان حمید ہے۔ علم اور علمائے کرام کا ادب ملحوظ رکھنا اور حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت مبارک کا ادب ملحوظ رکھنا واجب ہے۔ جو باطن ظاہر کے خلاف ہو وہ سراسر باطل ہے۔

مقامات کا منکشف ہونا

یاد رہے کہ ہر ایک مقام باطنی شریعت اور قرآن مجید فرقان حمید کے علم سے منکشف ہوتا ہے اور ہر ایک ظاہری مقام شریعت کے باطن میں آتا ہے۔ قرآن و سنت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

ارشاد رب العالمین جل مجدہ الکریم ہے:

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔

جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور ہر ایک پتا جو گرتا ہے وہ سب کا علم رکھتا ہے۔ اور زمین کے گڑھوں میں جو دانے پوشیدہ ہیں وہ بھی ایک ایک کر کے اس کے علم میں ہیں۔ کوئی چھوٹی اور بڑی چیز ایسی نہیں جو روشن کتاب میں درج نہ ہو۔

میری دلیل قرآن مجید فرقان حمید ہے۔ اور بدعتی اور جاہل کی دلیل شیطان ہے۔

قدم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دو قدم ہیں:

پہلا قدم:۔ پہلا قدم ظاہری ہے۔

دوسرا قدم:۔ دوسرا قدم باطنی ہے۔

ظاہری قدم حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مبارک شریعت ہے۔ جس اَمر بالمعروف روشن اور مکشوف ہوتا ہے۔

باطنی قدم حضور نبی اکرم رسول معظم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر و فکر سے معرفتِ خداوندی کے اسرار تک رسائی حاصل کی ہے۔ تُو بھی آپ کی پیروی کر۔ اور باطنی قدم کی پیروی کرتے ہوئے خود کو حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ میں پہنچا تاکہ اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلم تجھ پر خوش اور راضی ہو جائیں۔ اور آپ کی نگاہِ پاک سے تیرا ظاہر و باطن سنور جائے۔ جو شخص خود کو آپ، کے حضور میں نہیں پہنچاتا اور آپ کے قدم بقدم نہیں چلتا وہ آپ کی اُمّت سے کس طرح ہو سکتا ہے۔

تعجب انگیزی کا راز

اے انسان! تو ظاہری شریعت اور باطنی اسرار پر تعجب نہ کر کیونکہ عارف باللہ کے لیے یہ دونوں قدم و بال کی مانند ہیں:۔

۱۔ ایک سنّتِ عظیم۔

۲۔ دوم صراط المستقیم۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جن کے دل غافل ہیں انھیں ان دونوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ دنیا کی محبت کی کثرت سے باطنی معرفت اور بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں جاتے اور جن لوگوں کو بارگاہِ نبوی کی رسائی حاصل ہے ان کو حاسد لوگ حسد کے باعث دیکھ بھی نہیں سکتے۔

ارشادِ گرامی ہے:۔

اَلْحَسَدُ تَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

حسد حسنات کو ایسے کھا جاتا ہے جیسا کہ آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی معرفت کی باطنی راہ اسم اللہ کے ذریعہ مرشد کامل ہے۔ ؎

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

علم باطن مکھن کی مانند ہے اور علم ظاہر دودھ کی مانند جیسا کہ دودھ کے سوا مکھن تیار نہیں ہو سکتا اسی طرح پیر کے سوا پیر نہیں بن سکتا۔

راہِ حقیقی کا راز

جاننا چاہیئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اوّل اور آخر، ظاہر اور باطن ہر شے کا عالم ہے۔ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ معرفت خداوندی کی یہ راہ اس علم والے کو حاصل ہوتی ہے جو عامل بھی ہو اور زندہ قلب بھی ہو۔ اس راہ پر جاہل اور مردہ قلب نہیں چل سکتا اور نہ ہی عارف باللہ بن سکتا ہے۔ خواہ ظاہر میں کیمیا نظر اور صاحب تاثیر کیوں نہ ہو۔ کوئی عالم اور کوئی فاضل عمل کے سوا معرفتِ خداوندی کے مرتبے تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا خواہ وہ تفسیر کے علم میں مکمل ہی کیوں نہ ہو۔

عارف باللہ کون؟

یاد رہے کہ عارف باللہ وہ شخص ہے جو ظاہر میں تفسیر کے علم سے آراستہ اور باطن میں معرفت کے علم سے آراستہ ہو۔ صاحبِ تفسیر بھی ہو اور صاحب تاثیر بھی ہو۔ ایسا شخص عالم، عامل، فقیر کامل روشن ضمیر اور کیمیا نظر ہوتا ہے۔

کیمیا نظر کون؟ جاننا چاہیئے کہ کیمیا نظر وہ ہوتا ہے جو مردہ دل کو اللہ تبارک کے ذکر سے زندہ کر کے نفس کو ہلاک اور فنا فی اللہ کر دے

زندہ قلب کون ؟: زندہ قلب وہ ہے کہ جو مر بھی جائے تو اس کا قلب اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے جنبش کرتا رہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کے غلبات سے صحیح طور پر اللہ اللہ کہے اور تمام لوگ اسے سنیں۔

چرا دل زندگی با دل بکوشی
چرا زیں شربت شیریں نہ نوشی

جو قلب اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد سے زندہ ہوجاتا ہے وہ دل کبھی بھی نہیں مرتا اور جو دل اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے بیدار ہوجاتا ہے غفلت کی خواب سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

دل زندہ شود ہرگز نمیرد
دلے بیدار شد خوابش نگیرد

اپنے قلب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت جمع کرتا کہ بوقت نزع اسے اپنے ساتھ لے جاسکے۔ کیونکہ سیم وزر اور مال ودولت پر تو غیر کا قبضہ ہوگا۔

زندہ دلی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اور جب ابراہیم نے اپنے رب تعالیٰ سے عرض کی اے میرے رب! مجھے دکھا تو مردے کو کیسے زندہ کرتا ہے؛ پوچھا کیا تو یقین نہیں رکھتا۔ عرض کی یقین تو ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تسلی ہو جائے۔ پھر حکم ہوا کہ کوئی سے چار پرندے لے کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے

مختلف پہاڑوں پہ رکھ کر بلاؤ تو وہ تمہاری جانب اُڑ کر آجائیں گے۔ پھر تم جان لو گے کہ اللہ عزیز وحکیم ہے۔

زندہ دل کی نشانیاں

زندہ دل دو علامات میں منقسم ہے:

پہلی علامت: زندہ دل کی پہلی علامت زندگی میں ایک دائمی مشاہدہ اور وصالِ الٰہی ہے۔

دوسری علامت: زندہ دل کی دوسری علامت ذکر خداوندی سے دل کی زندگی ہے کہ اس کا دل کسی شے سے سلب نہیں ہوتا۔

موت میں ایک زندہ جان اور مردہ جسم ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ ایسے جسم کو کیڑے وغیرہ نہیں کھاتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے محشر تک صحیح سلامت پڑا رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرنے والا گو جسم کے لحاظ سے مٹی میں ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے اسے کیڑے اور خاک سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ ایسے آدمی کو حافظِ ربانی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اسے ہمیشہ کی زندگی عطا ہو جاتی ہے

معرفت اندوز کہ بار خود بری
کہ نصیب دگران است نصاب سیم وزری

عارف مرشد کا کمال

عارف اور زندہ قلب مرشد جس پر مہربان ہوتا ہے اُسے ایک ہی نگاہ سے حضور نبیٔ غیب دان نبیٔ مکرم رسول معظم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء کی مجلس پاک میں حاضری کا شرف عطا فرما دیتا ہے۔ اور اس کا مرتبہ اپنے مرتبہ

کے مساوی کر دیتا ہے۔ جو پیر و مرشد صاحبِ راز ہے اس کے لیے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کر دینا بھی کوئی مشکل کام نہیں۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ لِاَنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ وَلَا بِالْکَعْبَةِ اَیْ مُؤْمِنٍ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰی تَحْقِیْقًا لِاَنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَقْدِرُ عَلٰی صُوْرَةِ النَّبِیِّ بِمُوَافِقِ الْهَیْئَةِ فَمَنْ اَنْکَرَ حَدِیْثَ النَّبِیِّ عَنْ وَجْهِ الْاِنْکَارِ فَقَدْ اَنْکَرَ النَّبِیَّ وَمَنْ اَنْکَرَ النَّبِیَّ فَقَدْ کَفَرَ۔

جس نے مجھے دیکھا پس اُس نے اللہ کو دیکھا کیونکہ شیطان میری اور کعبہ کی صورت نہیں بن سکتا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے گویا مجھے ظاہر میں دیکھا۔ کیونکہ شیطان کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ میری صورت یا کعبہ اللہ کی صورت اختیار کرے۔ جو شخص ہیئت کے موافق رویت نبی کا منکر ہے وہ گویا حدیث نبی کا بھی منکر ہے اور جو حدیث کا منکر ہے وہ خود نبی کا منکر ہے اور جو نبی کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

حقیقتِ طالبِ مولا

اس راہ میں طالب کی یہ صفات ہونی چاہئیں کہ عالم، عامل، فاضل، متقی اور صاحبِ تقویٰ ہو۔ مشکل سے مشکل کا مشکلکشا، نہایت راست باز اور قابلِ اعتبار ہو۔ اگر یہ صفات نہ ہوں تو جہلا کو تو خواہ ہزاروں ہوں ایک ہی نظر میں دیوانہ کر لینا بھی کوئی مشکل کام نہیں۔ کیونکہ طالب علم ظاہری اور علم باطنی کے بغیر امتحان کے قابل نہیں ہوتا۔ اور جب امتحان ہو جاتا ہے تو پھر طالب مولیٰ بن جاتا ہے

اور طالب مولا مذکر اور سب سے اولیٰ ہوتا ہے۔

ہر کہ بیند روئے نبوی مصطفیٰ
واقفِ اسرار گردد آنِ الٰہ

جو کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا خواہش مند ہو وہ معبودِ برحق کی جانب سے رازوں سے واقف ہو جاتا ہے۔

ہر کہ منکر می شود زیں خاص راہ
عاقبت کافر شود آں رو سیاہ

اور جو کوئی اس کی خاص راہ کا منکر ہوتا ہے وہ بدبخت اور رو سیاہ ہے اور آخرت میں کافر ہو جاتا ہے۔

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل التحیۃ والتسلیمات کی مجلس پاک میں حاضری کی صحیح نشانی یہ ہے کہ جب کوئی شخص مراقبہ ذکر خداوندی یا اسم اللہ ذات کے تصور میں فکر و استغراق سے کام لے تو بے خود ہو جائے اور وہ شغلِ الٰہی اسے حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ عالیہ میں پہنچا دے جہاں پر وہ باشعور ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں عرض کرے۔ لیکن مجلس عالیہ میں حاضری سے پہلے مکمل طور پر لاحول پڑھے اور پھر درود پاک پڑھے اور پھر کلمہ طیبہ پڑھے۔ پھر دیکھے کہ لاحول، درود پاک اور کلمہ طیبہ پڑھنے سے مجلس برقرار رہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ آئے۔ اور مجلس سے بھی حکم ہوا ہے کہ اے کلمہ طیبہ کے پڑھنے والے اسے اور زیادہ پڑھ کیونکہ یہ نعمت ذکر الٰہی جنت والوں کا خاصہ ہے تو سمجھ لے کہ واقعی یہ مجلس محمدی ہے کیونکہ اللہ کے ذکر کی آواز سے ابلیس اور اس کے ہم نوا اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح کافر کلمہ سے بھاگتا ہے۔

حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے چند خاص حاصل ہوتی ہیں یعنی :۔

پہلی چیز :۔ پہلی چیز شفقت حاصل ہوتی ہے۔

دوسری چیز :۔ دوسری چیز شوق حاصل ہوتا ہے۔

تیسری چیز :۔ تیسری چیز شفقت حاصل ہوتی ہے۔

چوتھی چیز :۔ چوتھی چیز دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

پانچویں چیز :۔ پانچویں چیز ترک و توکل حاصل ہوتا ہے۔

چھٹی چیز :۔ چھٹی چیز صدق و یقین حاصل ہوتا ہے۔

ساتویں چیز :۔ غنایت قلبی حاصل ہوتی ہے جسے فقر عظیم کہتے ہیں۔

پھر حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اسم پاک میں اسم عزوجل سے تلاوت قرآن مجید فرقان حمید کا حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ ازل میں جس آیت مبارکہ کا نزول ہوا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام مبارک سے ہوا جو سراپا ہدایت خداوندی ہے۔

ارشاد رب العالمین جل مجدہ الکریم ہے :۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

پڑھ اپنے رب تعالیٰ کے نام سے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۔

پس جب تو فارغ ہو جفاکشی کر اور اپنے پروردگار کی طرف دل لگا۔

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

اور سلامتی اُس کے لیے ہے جو ہدایت پر رہا۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ

اور اپنے رب تعالیٰ کا نام لیتے رہو۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ۔

اور جب بھول جایا کرو تو اپنے رب تعالیٰ کو یاد کر لیا کرو۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

اور ہم اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ

اور ہم اُس کی طرف تم سے بھی زیادہ نزدیک ہیں لیکن تم دیکھتے نہیں۔

وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

اور خود تمھیں تو کیا تم جان بھی نہیں سکتے۔

فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

اہل تقویٰ کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ

تحقیق جو لوگ بے دیکھے اپنے رب تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اُن کے لیے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

اے ہمیشہ کے مادرزاد اندھے شاید کہ تم فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ کو فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰهِ سمجھے ہوئے ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف بھاگو۔

ارشاد رب العالمین جل مجدہ الکریم ہے :۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا۔

جو شخص یہاں اندھا ہے وہ عقبیٰ میں بھی اندھا ہی رہے گا اور راستہ ہونے کے باوجود بھی وہ گمراہ ہوگا۔

دو چشم خویش را بر بند چوں باز
درون تا دہر گم گشتہ آواز

اپنی دونوں آنکھیں باز کی طرح بند کرلے تاکہ تمہارا گم شدہ شکار تمہیں اندر سے آواز دے۔

حضور سید العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان عالی شان ہے:

غَمِّضْ عَيْنَيْكَ يَا عَلِيُّ وَاسْمَعْ فِي قَلْبِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

اے علی! اپنی دونوں آنکھیں بند کرکے اپنے دل میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز سنو۔

اگر باطنی راہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا معرفت تجلیات انوار ذات کا مشاہدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک و مطہر مجلس اور ہر ایک نبی، ہر ایک ولی، ہر ایک اہل تقویٰ، ہر ایک درویش، ہر ایک فقیر، ہر ایک غوث، ہر ایک قطب اور ہر ایک عارف باللہ کی ملاقات اور تمثیل، دلیل، توبہ، وہم، خیال، قرب، وصال، علم لدنی اور غیبی فتوحات جواب باصواب کے ساتھ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اسم اللہ اور اسم محمد کا راز

یاد رہے کہ اسم اللہ ذات اور اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے طریقت میں غرق فنا فی اللہ اور بقا باللہ اور معرفت خداوندی صحیح نہ ہوتی تو تمام باطنی سالک گمراہ اور کافر ہو جاتے۔ جو شخص حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات نہیں سمجھتا بلکہ مردہ کہتا ہے وہ شخص سراسر جھوٹا ہے اور دین سے باہر ہے کیونکہ جو آپ کی حیاتی کا قائل نہیں وہ بے دین

و بے یقین ہے۔ جو بے دین ہے وہ منافق ہے اور شیطان لعین کا تابع ہے۔ محبت الٰہی فرض ہے اور دنیا کا ترک کرنا واجب ہے۔

محبوب خدا حضرت محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والثناء کا فرمان عالی شان ہے:

اِنِّيْ اَخَافُ وَمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ اِلَّا ضُعْفَ الْيَقِيْنِ

ارشاد رب العالمین جل مجدہ الکریم ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

پیارے نبی فرما دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اللہ و رسول کی محبت کے ثمرات

یاد رہے کہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شناخت یہ ہے کہ وہ اللہ رب العالمین جل مجدہ الکریم کو حاضر و ناظر، سمیع و بصیر اور علیم و خبیر جانے اور حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات پر صحیح اور مکمل یقین رکھے۔ کیونکہ جس شخص کو باطن میں حضور سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے تعلیم اور دست بیعت اور تلقین حاصل نہیں ہوتی نہ ہی عالم بن سکتا ہے نہ ہی وہ عامل بن سکتا ہے اور نہ ہی کامل فقیر بن سکتا ہے اور نہ ہی واصل باللہ ہو سکتا ہے۔

دو مراتب کا انکشاف

اے ہیجڑے! تو سعی کر کہ ہیجڑے کے درجہ سے نکل کر مرد کامل کے مرتبہ تک رسائی حاصل کرلے۔ ہیجڑے کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ بیل و بہار نفس و شیطان سے جنگ کرتا رہتا ہے۔ لیکن مرتبہ مرد یہ ہے کہ مرد غازی کی طرح اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار لے

کر غیروں کا سر ایک بار میں ہی قتل کر دیتا ہے اور ان کی تشویش سے کھٹکے بغیر ہو جاتا ہے۔ استقامت کرامت سے اولیٰ ہے۔ ریاضت کا تعلق مخلوق کے رجوع سے ہے اور راز کا تعلق مشاہدات سے ہے۔ کامل مرشد وہ ہے جو بغیر محنت کے پہلے ہی روز عطا کر دے۔

غیر مکمل اور مکمل پیر کون؟

جاننا چاہیئے کہ دکاندار، مُردہ دل، بدعتی، حیوان سے بُرا، باپ دادا کے نام و ناموس پر غرور کرنے والا، اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور، مریدین کے بال قینچی سے کاٹتے ہیں لیکن باطن سے محروم اور معرفت سے خالی ہوتے ہیں۔ ایسے پیر مثل حجام ہیں۔ مکمل پیر وہی ہے جو طالب کو ایک ہی نظر سے اور بال کشید کرتے ہی بارگاہ ربوبیت میں پہنچا دے۔ اللہ ربُّ العالمین اور بندے کے درمیان کوئی پہاڑ تو نہیں کہ جس کا ٹکڑے کرنا مشکل ہو بلکہ وہ تو پیاز کا چھلکا ہے جسے پیر و مرشد صرف ایک نظر سے ہی ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے۔ اگر تو آنا چاہے تو در کھلا ہوا ہے اور اگر تو نہ آئے تو رب تعالیٰ بے نیاز ہے۔ یاد رہے کہ کوئی بھی شے آدمی کے مراتب تک رسائی نہیں حاصل کر سکی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

تحقیق میں زمین میں خلیفہ بنا کر بھیجنے والا ہوں

یاد رہے کہ کوئی شخص بنی آدم کے مراتب تک نہیں رسائی حاصل کر سکتا کیونکہ بنی آدم نہایت مکرم و معظم ہے۔

ارشاد رب العالمین جل مجدہ الکریم ہے:۔

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ

اور ہم اولاد آدم کو مکرم و معظم کیا۔

اللہ رب العالمین جل مجدہ الکریم نے طرح طرح نعمتیں اور لذات جو بنائیں تو یہ سب کچھ انسان کے لیے بنایا اور انسان کو اپنی پہچان کے لیے پیدا کیا۔ ؎

تا گلو پُر مخور کہ دیگ نہ

آب چنداں مخور کہ ریگ نہ

گلے تک پیٹ بھر کر نہ کھا کہ تو دیگ تو نہیں ہے اور اس قدر زیادہ پانی نہ پی کہ تو ریت تو نہیں ہے۔

زندگی کا حقیقی راز

یاد رہے کہ زندگی کا حقیقی راز معرفت خداوندی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بندگی ہے کیونکہ معرفت خداوندی کے بغیر زندگی مکمل طور پر شرمندگی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ اَیْ لِیَعْرِفُوْنَ۔

ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ وہ مجھے پہچانیں۔

جب تک تو خواہشات کو ترک نہیں کرتا تب تک ہوا تک قدم نہیں رکھ سکتا۔ ؎

اگر ہوائے بہشت ترا آرزو است

مرد درپے، آرزوئے ہوا

اگر تو جنت کی خنک ہواؤں کی آرزو رکھتا ہے تو خواہشات نفس کے پیچھے دوڑنا ترک کر دے۔

کامل مرشد کی حقیقی عطا

یاد رہے کہ کامل مرشد وہ ہے جو طالب الٰہی کو محنت و مشقت کے بغیر ہی خزانہ عطا فرما دے۔ اگر محنت و مشقت کرے تو کئی سال کرائے اور اگر عنایت کرے تو ایک لحظہ میں وصال کرا دے۔ ایسے کامل اور صاحب تصور مرشد کی نظروں میں ابتدا و انتہا برابر ہوتی ہے ؎

صحبت مردِ خدا یک ساعتے
بہتر است از صد ہزاراں طاعتے

کسی اللہ تبارک و تعالیٰ کے کامل مرد کی صحبت، ایک گھڑی کی صحبت اور ہم مجلسی ہزارہا طاعات و عبادات سے بہتر ہے۔

کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نگاہ ظاہری تقویٰ پر نہیں ہے بلکہ قلب پر ہے۔ اس لیے دل سے پرہیزگاری اور اطاعت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دل ہی بارگاہِ خداوندی میں منظورِ نظر ہے۔ جس کے ظاہری حواس اور باطنی بند کشادہ نہ ہوں اُس کے دل سے خصائلِ بد اور بُری عادات کا قلع قمع نہ ہو گا۔

قرب و وصال الٰہی کا حصول

یاد رہے کہ اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کے نام پاک کی محبت کے تصور اور عارف باللہ کی نظر کی گرمی سے خناس و خرطوم، وساوس، اوہام اور خطرات جل نہ جائیں۔ مشکل یہ ہے کہ وہ معرفتِ خداوندی کا دعویٰ کرے اور کہے کہ میں غرق فی النور، فنا فی اللہ ہوں اور مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب حاصل ہے۔ طالب الٰہی کو پہلے ہی روز ابتدا ہی میں قرب و وصال لازوال حاصل ہو جاتا ہے۔

حجابات کی دُوری کا سبب

جو شخص اسم اللہ ذات کا تصور ظاہری اور باطنی دونوں آنکھوں میں کرتا ہے اس کے لیے حجابات اُٹھ جاتے ہیں اور دل اور سر کی آنکھیں برابر ہو جاتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

تم جس طرف رُخ کرو اُدھر اللہ ہی کا چہرہ ہے۔

ظاہر ہونے لگتا ہے کہ جس طرف دیکھتا ہے، جو کچھ دیکھتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے اور جو کچھ سنتا ہے۔ اسم اللہ ہی دیکھتا ہے، اسم اللہ ہی کہتا ہے، اسم اللہ ہی سنتا ہے۔ وہ تمام اشیاء پر محیط ہے اور وہ اسم اللہ ذات کی تاثیر سے بے ریا اور ایک رنگ ہو جاتا ہے اور دائمی طور پر نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔

تجلیات کا ظاہر ہونا

جو شخص اسم اللہ ذات کا تصور دماغ میں کرتا ہے تو اس تصور سے اس کی دونوں آنکھوں سے چراغ کی طرح تجلیات کا ظہور ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ ایک لحظہ بھی نہیں سو سکتا۔ ایسی حالت میں اگر عارف ہو گا تو بے نام اور خاموش ہو گا۔ اور اگر خام ہو گا تو جوش و خروش کرے گا۔ اگر اس کا حوصلہ وسیع ہو گا تو حیرت میں آجائے گا اسی لیے کہا گیا ہے کہ معرفت حیرت ہے۔ جو زیادہ عارف ہے وہ زیادہ حیران ہے اور یہی اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرب اور حضوری کی نشانی ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ تَحَيُّرًا — اے اللہ میری حیرت کو اور بڑھا دے۔

اس قسم کا عارف باللہ ہمہ وقت مستغرق الی اللہ رہتا ہے۔ یہ ہر وقت بے خوف رہتا ہے۔ اور کبھی اُمید اور خواہشاتِ نفسانی کو ترک کر دیتا ہے۔ گو ایسا شخص ظاہر میں عام لوگوں سے مل کر بیٹھتا ہے لیکن باطن میں حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل التحیۃ والتسلیمات کا صحبت یافتہ ہوتا ہے۔

مجالس نبوی کی خاص نشانیاں

یاد رہے کہ شیطان لعین باطن میں خود کو حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃً للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے نام نامی اسمِ گرامی سے موسوم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ ہدایت کے نام سے دور بھاگتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت حسب ذیل شمائلِ نبوی علیہ التحیۃ والثناء کی رونما ہوتی ہے۔

رنگ مبارک :۔ آپ کا رنگ مبارک گندمی تھا۔

پیشانی مبارک :۔ آپ کی پیشانی مبارک کشادہ تھی۔

دانت مبارک :۔ آپ کے دانت مبارک موتیوں کی لڑی تھے۔

ناک مبارک :۔ آپ کی ناک مبارک بینی بلند تھی۔

چشمان مبارک :۔ آپ کی آنکھیں مبارک سیاہ تھیں۔

داڑھی مبارک :۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

ہاتھ مبارک :۔ آپ کے ہاتھ مبارک لمبے تھے۔

انگشت مبارک :۔ آپ کی اُنگلیاں مبارک پتلیاں تھیں۔

قد مبارک :۔ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا۔

آپ کے جسم اطہر پر بجز چھاتی سے لے کر ناف تک اور کسی حصہ میں بھی بال نہیں تھے۔